

أَسْرَارُ الْحَبِيبَةِ

لِلشَّيْخِ الْمُحَقِّقِ الْمُتَّقِنِ الصُّوفِيِّ الْحَكِيمِ الْمُحَدِّثِ

الْشَّاهِ رَفِيعِ الدِّينِ الدَّهْلَوِيِّ

بِتَصْحِيحِ وَتَقْدِيمِ

حَضْرَتِ مَوْلَانَا عَبْدِ الْحَمِيدِ صَالِحِ سَوَاتِي مَهْتَمِّ مَدْرَسَةِ نُصْرَةِ الْعُلُومِ

نَاشِرُ

دَارَةُ نَشْرِ وَاشَاعَةِ مَدْرَسَةِ نُصْرَةِ الْعُلُومِ كُوَيْتِ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



کتاب مؤلفہ حضرت مولانا محمد سرور خان صاحب

دیگر مطبوعات ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم
گوجرانوالہ

- | | |
|-----------------------------------|---|
| ۱۔ المنہاج الواضح (راہ سنت) ۵۰-۳۰ | ۹۔ ازالۃ الريب عن مسئلہ علم غیب ۸-۳۰ |
| ۲۔ تیرید النواظر ۲-۷۵ | ۱۰۔ البیان الازہر ترجمہ فقہ اکبر ۵۰-۰۰ |
| ۳۔ گلہ ستم توجید ۱-۷۵ | ۱۱۔ انکار حدیث کے نتائج ۲-۰۰ |
| ۴۔ دل کا سرور ۲-۰۰ | ۱۲۔ عیسائیت کا پس منظر ۱-۲۵ |
| ۵۔ چراغ کی روشنی ۱-۰۰ | ۱۳۔ مقام حضرت امام ابو حنیفہ ۳-۵۰ |
| ۶۔ آئینہ محمدی ۰-۳۷ | ۱۴۔ باطلہ منصورہ ۲-۵۰ |
| ۷۔ بانی طہر العلوم دیوبند ۱-۰۰ | ۱۵۔ مجموعہ رسائل حضرت شاہ فریح الدین ۲-۰۰ |
| ۸۔ چالیس دعائیں ۰-۵۰ | ۱۶۔ تفسیر آیت النور ۱-۲۵ |

یہاں سے طلب فرمائیے

- ۱۔ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ مغربی پاکستان
- ۲۔ ماسٹر المودین ناظم انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

مخدمت گرامی جناب پروفیسر محمد اقبال مجددی

عبدالحق
فادہ مدرسہ اسلامیہ
گورکھ پور
۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ

اسرار الحقیقہ

للمفتی المحقق الملتزم والصابغ الحنفی حکیم المحدث الشاہ رفیع الدین الدہلوی

بتصحیح و تقدیم

حضرت مولانا عبدالحق صاحب ^{حفظہ اللہ} مہتمم مدرسہ نصیر العلوم گورکھ پور

ناشر

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصیر العلوم گورکھ پور الہ نگر پاکستان

(طبع اول)

مقام اشاعت — مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

تعداد — ایک ہزار

تاریخ — محرم الحرام ۱۸۸۳ھ

ناشر — ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم

مطبع — اشرف پریس لاہور

قیمت — 4-5 روپے

ملنے کے پتے

(۱) ناظم ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

(۲) ماسٹر اللہ دین صاحب ناظم انجمن اسلامیہ گلپڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

(کتبہ عجمیہ عزیز سرگودھی)

فہرست کتاب

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲	مقدمہ	۱
۲۱	دیباچہ کتاب	۲
۲۳	تخصیل	۳
۴۳	تذہیب	۴
۸۷	تفصیل	۵
۱۱۹	قصیدۃ للشیخ ابی علی بن سینا	۶
۱۲۳	قصیدۃ عینیۃ	۷
۱۳۹	قصیدۃ فی معرفۃ النفس لاجمہ شوقی	۸
۱۴۵	تخمیس للشاہ رفیع الدین علی قصیدۃ والدہ	۹
۱۴۹	قصیدۃ للشاہ رفیع الدین فی بیان معراج النبی	۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشتقات کتاب پر ایک نظر۔

اس کتاب کے تین اجزا ہیں،

۱۔ تحصیل

۲۔ تزییل

۳۔ تفصیل

خطبہ کے بعد مصنف نے محبت سے بحث کرنے والوں کے طبقات کا ذکر کیا ہے، مثلاً
 ارباب شریعت، صوفیہ کرام، حکماء، اور شعراء، اور ساتھ ہی کتاب کی تصنیف کا اجمالی داعیہ
 ذکر کیا ہے، دیباچہ کے بعد سب سے پہلے حضرت شاہ زینع الدین نے
 تحصیل۔

کو جگہ دی ہے، جن میں محبت کی حقیقت اور اس کے اقسام اور مختلف شعبے مثلاً محبت
 الہیہ، محبت بشریہ، محبت جامعہ پھر ان میں سے ہر ایک کی مختلف قسمیں، مثلاً پہلی قسم کے دو شعبے
 ہیں،

محبت من اللہ

اور محبت مع اللہ

اور دوسری قسم کے بھی دو شعبے ہیں،

محبت طبعیہ

محبت عرضیہ

اور تیسرے شعبے کی ایک ہی قسم یعنی محبت مرکبہ ہے،
 پھر اس کے بعد ہر ایک شعبے کی پوری تفصیل و تشریح بیان کی ہے۔
 چنانچہ پہلے شعبے میں محبت ذاتیہ اور اہمائیہ کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور اس شعبہ میں دو
 نکتے بیان کئے ہیں،

پہلے نکتہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تربیت (تربیۃ اللہ تعالیٰ) دو قسموں میں منقسم ہے

تربیۃ ایجاد

تربیۃ ارشاد

اور پھر محبت کی مختلف شاخیں اور فروع کا بیان مثلاً اجتناب، ہدایت، توفیق، امتحان، تجاوز،
 تنبیت، تقرب، اخلاص، تکریم، تفضیل، شکر وغیرہ۔

دوسرے نکتہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت بندوں کے ساتھ (محبت اللہ تعالیٰ مع العباد) کے
 وجوہ و اسباب اور اس کی مختلف اقسام کا بیان

دوسرے شعبہ میں محبت کا فیضان مختلف نفوس پر اور کیفیت ظہور محبت اور اس کی
 نشوونما اور مراتب و توت و ضعف محبت کی کشمکش عقل کے ساتھ اور محبت کی تبدیلیاں پوری
 تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، آخر میں بعض مشکل مسائل کا حل بھی پیش کیا گیا ہے

شعبہ ثالثہ میں اتحاد کے اسباب اتحاد سے محبت کا ظہور اور افتراق سے انقطاع کا رونما
 ہونا اور پھر مناسبات محبت کا بیان پھر شاہ صاحب نے بیان کیا ہے کہ اصول المناسبات پانچ

ہیں۔

۱۔ معانی روحانیہ

۲۔ اوضاع سماویہ

تناسب فی اقدار الاصلاح

تناسب فی القوی

اور وہ اسباب جو کسی قاسر کی طرف راجع ہوتے ہیں،

شعبہ رابعہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان موجودات کی تمام قوتوں کا جامع ہے، خواہ وہ

قوتیں راضی ہوں یا سماوی، عنصری یا معدنی، ملکی ہوں یا حیوانی وغیرہ،

پھر محبت کے مختلف اوان اور اعراض متفرقہ کا بڑی بسط سے ذکر کیا ہے،

شعبہ خامسہ میں مدارک عامہ اور خاصہ کا محبت میں مختلف اور متفاوت ہونا بیان کیا ہے،

قرب و معیت کا صحیح مفہوم واضح کیا ہے، معیت حق اور معیت رسول کا بیان اور پھر محبت حق سے مستفید ہونے کے شرائط کا تعین کیا ہے،

احیاء و اموات کے ساتھ محبت اور اس کے نتائج و فوائد کا بیان اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت

اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور اہل بیت کے ساتھ محبت کی حقیقت اور اس کی

وجہ اور نتائج و ثمرات وغیرہ کا بیان،

تذیل ہے۔

اس میں کتاب (اسرار الحبۃ) کی تصنیف کا سبب بیان کیا ہے اور وہ خط و کتابت درج کی ہے

جو خواجہ حسن مودودی لکھنوی نے حضرت شاہ رفیع الدین کے ساتھ کی تھی جس میں محبت کے مختلف

نکات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اور اسی سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ محبت کے حقوق کیا ہیں اور طرفین کے لئے محبت

کن شرائط کے ساتھ مفید ہو سکتی ہے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ کفار کو بھی اللہ تعالیٰ کیساتھ محبت ہوتی ہے،

لیکن انکی محبت میں نقص ہوتا ہے پھر سبکی تفصیل بیان کی ہے۔ اور اسی وجہ سے عالم آخرت میں یہ محبت ان

کے لئے کارگر ثابت نہ ہو سکے گی۔

اس حصہ میں شاہ صاحب نے "ہو معکم" میں معیت کا مفہوم متعین کیا ہے، اور اس کا مصداق "مجت ذاتیہ" کو ٹھہرایا ہے، لیکن "المر مع من احب" میں معیت کو اطلاق پر چھوڑا ہے اور اس کی علت اور وجوہات بیان فرمائے ہیں۔

عالم آخرت ایک ایسا گھر ہے جس میں حیات (زندگی) مکمل طور پر پائی جائیگی۔ اور اسی وجہ سے نفس الامری حقائق کا انکشاف تام اور ظہور کامل صحیح اور اسی شکل میں صرف اسی گھر (جہان) میں ہو سکیگا دنیا میں چونکہ حیات ناقص ہے۔ اس لئے حقائق نفس الامری کا پوری طرح انکشاف نہیں ہو سکتا۔ اس ذیل میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "مجت روحانی" کا خصوصی حکم اور امتیازی شعار اطاعت ہے اور اسی محبت کی وجہ سے حضرت سلمان فارسی کا شمار اہل بیت میں ہوتا ہے،

تظہیر اہل البیت کا مفہوم ولایت عرفانیہ کا بیان اور یہ کہ جو شخص اولیاء اللہ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے لیکن ان کی اقتدا و اطاعت نہیں اختیار کرتا تو ایسا شخص کذاب ہے جس کے سر پر سودا باطل سوار ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کے خواص صفات اولیاء کرام آخر میں حضرت شاہ صاحب نے محبت طبعیہ کا امام قیس (مجنون) کو قرار دیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

تفصیل :-

اس بحث میں تفصیل کی بعض محفل اور مبہم باتوں کی وضاحت اور تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اور درجات محبت کی تفصیل، اور یہ کہ ادنیٰ درجہ محبت کا وہ ہے جو اعیان جمادیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ شعور کے تابع ہے، تیسرا درجہ اعیان شاعرہ کے ساتھ اور چوتھا درجہ حس (یا حسن) کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اور سالکین اور واصلین کے مراتب کی تفصیل،

موت کے بعد باہم تجاذب کے شواہد اور ان کی شرح اور پھر اس ضمن میں عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعات اور حکایات کا ذکر اور ان کے باریک اور دقیق اسرار کا بیان،

عجبت کی تاثیر اور اس کی شرح و تفسیر جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے بیان فرمائی ہے، اور اختلاف الحواس کی تشریح، انبیاء علیہم السلام کی محبت اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ اور اکل ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں پانچ اولوالعزم انبیاء علیہم السلام یعنی حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب اور درجات محبت اور ان کے مقامات کے تعین کا عجیب و غریب اور انوکھے طریق پر بیان،

اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ کسی چیز کی طرف توجہ کرنا کس طرح ہوتا ہے، اور اس کے اسباب کیا ہیں اور پھر جا بجا عمیق ابحاث آپ کو ملیں گے،

قصیدۃ شیخ الریس :-

اس کے بعد کتاب میں شیخ ابن سینا کا قصیدہ درج کیا ہے (یہ قصیدہ شیخ کے دیوان مطبوعہ طہران میں موجود ہے) جس میں شیخ نے پوچھا ہے کہ نفوس کا ابدان و اجسام میں اترنا کیوں ہوا؟ نفوس یا ارواح کے ابدان میں اترنے کے بارے میں شیخ نے سوال کیا ہے اور اس کی حکمت اور لیم دریافت کی ہے،

قصیدۃ عینیہ :-

شیخ ابن سینا کے جواب اور رد میں شاہ رفیع الدین نے ایک قصیدہ لکھا ہے یہ ایک طویل اور نہایت ہی عمدہ قصیدہ ہے جو ۲۵۱ اشعار پر مشتمل ہے، اس قصیدہ میں حضرت شاہ صاحب نے حکمت ولی اللہی کے مطابق نفوس کا ابدان کے ساتھ تعلق بیان کیا ہے، اس میں خالص ولی اللہی فلسفہ کو مد نظر رکھ کر ابن سینا کا رد کیا ہے اور ساتھ ہی فلسفہ اشراقیہ، اور مشائیہ کا بھی ضمتار دیا ہے اور ان فلسفوں کی کمزوری ظاہر کی گئی ہے۔

قصیدہ احمد شوقی بہ

اس کے بعد ہم نے احمد شوقی کا ایک قصیدہ جو ابن سینا کے قصیدہ کے وزن اور کافیہ میں لکھا گیا ہے اور اس شاعر نے بھی نفس کے بارہ میں اپنی شاعرانہ بساط کے مطابق یہ قصیدہ لکھا ہے اور یہ بھی ابن سینا کے قصیدہ سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے، زبان کی شائستگی اور خیال کے لحاظ سے یہ بھی بہت اچھا قصیدہ ہے، نفس موضوع کی مناسبت سے ہم نے اس کو یہاں نقل کر دیا ہے جو قارئین کرام کیلئے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

مخمس :-

اس کے بعد حضرت شاہ رفیع الدین کا ایک مخمس ہے جو حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ نے نفس کے بارہ میں کوئی قصیدہ لکھا تھا، اس پر شاہ رفیع الدین نے مخمس لگائی ہے۔ اس کا موضوع بھی نفس کا ابدان کے ساتھ تعلق کائنات کی تخلیق اور ارتقاء اور نوع انسانی کا درجہ کمال تک پہنچنا مسئلہ وحدۃ الوجود و وحدت اور کثرت کا ارتباط وغیرہ اس میں بیان کیا گیا ہے اس لئے اس مخمس کو ہم نے یہاں درج کر دیا ہے۔

قصیدہ معراجیہ :-

آخر میں ہم نے شاہ رفیع الدین کا ایک عمدہ قصیدہ درج کیا ہے جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا ذکر کیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل اور فضائل بیان فرمائے ہیں، یہ بھی ایک عمدہ قصیدہ ہے، مؤخر الذکر دونوں قصیدے (مخمس اور معراجیہ) حیات ولی سے لئے گئے ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ کی سوانح حیات ہے جس کے مصنف شیخ زحیم الدین دہلوی ہیں، ان دونوں قصیدوں میں بہت غلطیاں تھیں جہاں تک ہم سے ہو سکا ہم نے ان اغلاط کی تصحیح کی کوشش کی ہے، لیکن پھر بھی جا بجا کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں، اہل علم حضرات پر اگر وہ واضح ہوں تو ہمیں

سبھی مطلع فرما کر شکر یہ کا موقع دیں۔

کتاب کی اہمیت اور افادیت پر اجمالی نظر۔

یہ کتاب حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے خوہوں کے لئے لکھی ہے جیسا کہ امام الانقلاب و زعمیم السیاستہ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی دیوبندیؒ نے فرمایا ہے "خوہوں کے لئے امام ولی اللہؒ کے فلسفہ کی تشریح میں مولانا رفیع الدینؒ نے "اسرار الحجتہ" اور "تکمیل الاذہان" کے مختلف رسائل لکھے، حملہ العرش کی تحقیق میں انکا رسالہ اس قدر اعلیٰ فکر دیتا ہے کہ امام عبدالعزیزؒ نے وہ رسالہ اپنی تفسیر میں نقل کر دیا ہے ایسا ہی تفسیر آیت النور میں انکا رسالہ بے نظیر ہے۔" (حزب امام ولی اللہ دہلویؒ کی اجمالی تاریخ کا مقدمہ ص ۱۱۹)

نیز اس کا ثبوت خود کتاب میں بھی ملتا ہے، جہاں شاہ رفیع الدینؒ اپنے والد گرامی کی تصنیفات کا حوالہ دیتے ہیں اور ان میں بیان کردہ بعض باتوں کی تشریح صراحتہ فرماتے ہیں، بعض کی طرف صرف اشارہ کرتے ہیں، اور بعض باتیں ضمناً ذکر کرتے ہیں، جیسا کہ تفصیل میں تفہیمات، لمحات، مطعات اور سوامع کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اسی طرح ایک مقام میں خیر کثیر اور بار بار بازغہ کا ذکر کیا ہے یہ تمام کتابیں حکمت ولی الہی کا خزانہ عامرہ ہیں اور ان میں بہت زیادہ مضامین عالیہ بیان کئے گئے ہیں، نیز ان کتب میں بعض اصطلاحات جدیدہ اور مسائل دقیقہ اور اسرار غامضہ کا بیان ہے، حضرت شاہ رفیع الدینؒ ان کو اہل علم کے اذہان کے قریب کرتے ہیں اور ان کی تفصیل تشریح فرماتے ہیں لیکن ایک تشریح کی طرز پر نہیں بلکہ اپنے مخصوص حکیمانہ طریق پر کتاب کے مطالعہ کرنے کے بعد یہ چیز خود واضح ہو جاتی ہے۔

سطحات اور سمحات کے بعض مطالب کو شاہ رفیع الدینؒ نے تفسیر آیت النور میں حل کیا

عہ رسالہ حملہ العرش جو مجموعہ رسائل میں درج ہے اور تفسیر آیت النور یہ دونوں نہایت اہتمام سے عمدہ کاغذ پر نستعلیق کتابت سے ادارہ نشر و اشاعت مدبرہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے تحت شائع ہو چکے ہیں ۱۲ سواتی

ہے۔ الغرض کہ یہ کتاب "اسرار الہیۃ" بھی حکیم الامت شاہ ولی اللہؒ کے فلسفہ کی بہت سی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کلید کا کام دینے کے علاوہ اپنے موضوع کی جدت اور نکات افرینی کے لحاظ سے بی مثال کتاب ہے لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ شاہ رفیع الدینؒ کی یہ کتاب جو اپنی نوعیت میں موضوع اور مشتملات کے اعتبار سے بالکل ہی انوکھی اور بہت ہی بلند مرتبہ کتاب ہے اس سے قبل طباعت کے جامہ سے آراستہ نہیں ہو سکی، محبت جیسے ایک نہایت ہی لطیف وصف کو سمجھنے کے لئے اور اس کے مختلف پہلو معلوم کرنے کے لئے ضروری ہیں، محبت الہیۃ اور محبت بشریہ کی تفصیل معلوم کرنا اہل علم میں سے ہر شخص کے لئے از حد ضروری امر ہے، خواہ اس کی توضیح و تشریح کیلئے یقیناً ہر ان مشتاق ہونگے جس سے اس کتاب کی اشاعت و افادیت کا پہلو بخوبی روشن ہے اس لئے اس کتاب کی طباعت و اشاعت پر ہمیں بہت خوشی محسوس ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اور تمام اہل علم حضرات کے لئے اس سے

استفادہ آسان کر دے۔ آمین

کتاب کی ادبی حیثیت :-

ایک خاص پہلو اس کتاب کی اہمیت کا یہ بھی ہے کہ عربی ادبیات کے سلسلہ میں اس کتاب کا شمار یقیناً ادبیات عالیہ میں ہوگا، اس لئے کہ موضوع کی عظمت کے علاوہ اس میں زبان کی پاکیزگی اور سلامت انتہائی درجہ کی پائی جاتی ہے، فصاحت و بلاغت اور اظہار مافی الضمیر کے لئے جس قسم کے الفاظ شاہ صاحبؒ نے چنے ہیں وہ نہایت ہی قیمتی ذخیرہ ہے، پھر سلسلہ محبت کی تفسیر میں مختلف اشعار کا انتخاب اور پھر عمدہ قصائد ان تمام امور پر جب اہل علم حضرات غور فرمائیں گے تو یقین ہے کہ کسی بھی عربی ادب کی کتاب سے اس کتاب کے درجہ و مرتبہ کو کم نہ پائیں گے، بلکہ اپنی بعض خصوصیات کی بنا پر ان سے ممتاز ہی پائیں گے۔

شاہ رفیع الدینؒ کی تصنیفات :-

حضرت شاہ رفیع الدینؒ کی کتابوں کا کچھ اجمالی سا تعارف ہم نے شاہ صاحب کی دوسری کتاب "مجموعہ رسائل" کے مقدمہ میں لکھا ہے، اگرچہ شاہ صاحب کی تمام کتابوں کا ذکر نہیں صرف چند ایک کتابیں جو ہمیں معلوم ہو سکی تھیں، انہیں کا کسی قدر ہم نے تعارف کرایا۔ ان کے علاوہ مختلف موضوعات پر شاہ رفیع الدینؒ کی بعض قیمتی کتابیں ایسی ہیں جن میں سے کچھ طبع ہو چکی ہیں اور اکثر ابھی تک طبع نہیں ہو سکیں اور بعض تو بالکل ہی معدوم ہیں، شاید زمانہ کی دست درازی انہیں ضائع کر چکی ہے۔

ہم یہاں شاہ رفیع الدینؒ کی بعض اہم کتابوں کا ذکر کرتے ہیں جن کا ذکر مختلف تذکرہ نگاروں نے کیا ہے، یا جو ہمیں معلوم ہو سکی ہیں۔

صاحبِ نزہۃ الخواطر اور صاحبِ حدائق الخفیۃ نے شاہ صاحب کی بعض تصانیف کا ذکر کیا ہے مثلاً صاحبِ نزہۃ الخواطر نے شاہ صاحب کی مصنفات کی جو فہرست دی ہے اس میں مندرجہ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

اسرار الحجۃ، تفسیر آیت انور، ومنع الباطل، رسالہ فی العروض، رسالہ فی مقدمۃ العلماء، رسالہ فی تاریخ رسالہ فی اثبات شوق فقر و ابطال البراہین، حکمیۃ رسالہ فی تحقیق الالوان، رسالہ فی آثار القیامۃ، رسالہ فی الحجاب، رسالہ فی برہان التمانع، رسالہ فی عقد الانامل، رسالہ فی شرح اربعین کافات، رسالہ فی المنطق، رسالہ فی امور العامہ، حاشیہ علی میرزا ہدیر رسالہ، تکمیل الصناعۃ، تخمیس علی بعض القصائد لوالدہ

صاحبِ نزہۃ الخواطر حضرت مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی سابق ناظم ندوۃ العلماء، لکنؤ، حضرت سید احمد شہید بریلوی کے مبارک خاندان کے چشم و چراغ ہیں جن کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا ڈاکٹر سید عبدالحی علی تھے جن کو دیکھ کر اسداف کی یاد تازہ ہو جاتی تھی عرصہ تک وہ بھی ندوۃ العلماء کے ناظم رہے اور چھوٹے صاحبزادے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ ہیں جو اپنی علمی ذہنی اور ملی خدمات کی وجہ سے تعارف سے بے نیاز ہیں، آج کل آپ ہی ندوۃ العلماء کے ناظم ہیں اٹال اللہ جیاتہ وادام فیوضہ حضرت مولانا سید عبدالحی صاحب نے اردو زبان میں گل رعنا کے نام سے ایک نہایت ہی عمدہ تذکرہ لکھا ہے، اور نزہۃ الخواطر عربی زبان میں متعدد جلدوں میں ہندوستان کے ایک خاص عہد کا علمی، ثقافتی اور تاریخی تذکرہ ہونے کے علاوہ حیرت انگیز معلوماتی کتاب ہے جو غالباً حیدرآباد دکن میں دائرۃ المعارف سے طبع ہوئی ہے ۱۲ سوانی (باقی حاشیہ پر منتظر)

قصیدہ عارض بہا قصیدۃ شیخ رئیس ابی علی بن سینار العینیہ

اس کے بعد صاحب نزیہۃ الخواطر لکھتے ہیں۔ "ولہ غیر ذالک من المؤلفات الجیدۃ" جس سے صاف ظاہر ہے کہ صاحب نزیہۃ الخواطر نے شاہ رفیع الدین کی تمام کتابوں کا استقصا نہیں کیا۔ اور صاحب حدائق الحنفیہ نے شاہ رفیع الدین کی کتابوں میں ایک کتاب "راہ نجات اردو" کا تذکرہ بھی کیا ہے اسی طرح ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے اپنے ایک مقالہ میں جو انہوں نے "اردو ترجموں کی نوعیت اور اہمیت" کے سلسلہ میں انگریزی زبان میں لکھا تھا اور جس کا اردو ترجمہ "نگار پاکستان" جنوری ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۲۲-۱۹ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ڈاکٹر موصوف نے شاہ رفیع الدین کی دو کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

تفسیر سورۃ البقرہ

تنبیہ الخافلین

اور یہ تفسیر جس کا ذکر کیا گیا ہے بنام "تفسیر رفیعی" شاہ رفیع الدین کے ایک شاگرد کے فرزند نے ۱۳۶۲ھ میں طبع کرائی تھی۔ اور اس کے حاشیہ پر تفسیر مولانا یعقوب چرخچی "صحیح طبع کرائی گئی تھی (دیکھو مضمون مولانا عبد الحلیم چشتی فاضل دارالعلوم دیوبند مندرجہ ماہنامہ "بینات" رمضان ۱۳۸۴ھ)

صاحب نزیہۃ الخواطر نے جن کتابوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے بعض کتب کا دیگر تذکرہ نگاروں نے بھی کیا ہے مثلاً صاحب حدائق حنفیہ نے رسالہ "معجزہ شوق القمر" اور رسالہ "علم العروض" کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ رسالہ "شوق القمر" کا ذکر مولانا نظام الدین کیرانوی نے بھی حاشیہ میزان العقائد ص ۲۶ میں "اشواق القمر پر بحث کرنے کے بعد لکھا ہے" و فیہ کلام طویل ذکرہ مولانا الشاہ رفیع الدین قدس سرہ فی رسالۃ ان شئت اللہ طبع علیہ فابح الیہ۔"

(بقیہ حاشیہ ص ۱۲) عہ صاحب حدائق حنفیہ مولانا فقیر محمد صاحب چلمی بڑے صاحب علم و فضل بزرگ تھے جنہوں نے علماء احناف کی تاریخ اردو زبان میں حدائق الحنفیہ کے نام سے لکھ کر بہت بڑا احسان کیا ہے جو مطبع نو لکھنؤ میں طبع ہو کر شائع ہوئی تھی۔ جزاء اللہ۔ فضل الجرار والحقہ سلفہ الصالحین۔ آمین ۱۲ سواتی

صاحب "البيان الحنبلي" شيخ محدث محسن تميمي نے بھی شاہ رفیع الدین کی تصانیف کا ذکر کیا ہے اور خاص طور پر درمخ الباطل اور اسرار المحبۃ کی بہت تعریف کی ہے چنانچہ اس کے بارہ میں لکھتے ہیں "ولہ مختصر جامع بین فیہ سر بیان الحب فی الاشیاء کلہا وادوح الناس اطوارہ لیسوی اسرار المحبۃ" تلمذ اتفق مثلاً لغیرہ ممن تکلم علیہا (البيان الحنبلي علی ہاش رجال لطحاوی ص ۶۷) رسالہ آثار القیامت جو بنام قیامت نامہ یا علامات قیامت بارہا اصل فارسی اور اس کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے جو تقریباً ہر جگہ دستیاب ہو سکتا ہے۔ تکمیل الصناعتہ — سے اگر مراد تکمیل الاذیان ہے تو اس کتاب میں چار باب ہیں پہلا باب علم منطق پر مشتمل ہے دوسرے باب میں فن تحصیل تیسرے میں امور عامہ اور چوتھے باب میں فن تطبیق الاراد کا بیان۔ باب اول (منطق) کے علاوہ تینوں ابواب کو نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اپنی مشہور کتاب "ابجد العلوم" میں نقل کر دیا ہے واللہ اعلم منطق کا حصہ انہوں نے کیوں ترک کیا ہے۔

یہ کتاب نہایت ہی اہم کتاب ہے اور یہ غالباً شاہ رفیع الدین کی آخری تصنیف ہے۔ کیونکہ یہ سنہ ۱۲۳۰ میں اپنی وفات سے تین سال قبل تصنیف فرمائی ہے۔

یہ کتاب بمع مقارنۃ العلم کے ہم مدد سے نصرۃ العلوم کے ادارہ نشر و اشاعت کے تحت طبع کرا رہے ہیں واللہ الموفق۔

رسالہ مقارنۃ العلم "ابجد العلوم" میں درج ہے اور وہاں سے ہی ہم نے نقل کیا ہے۔ اور اگر تکمیل الصناعتہ، تکمیل الاذیان کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے تو اس کا علم ہمیں نہیں، خیال غالب یہی ہے کہ تکمیل الاذیان ہی مراد ہے واللہ اعلم۔

تصنیف عینیہ اور تصنیف معراجیہ اور محسن ہم اسرار المحبۃ کے ساتھ ہی طبع کرا رہے ہیں "المدد الدراری" شاہ رفیع الدین کی ایک بہت ہی اہم کتاب ہے جس کا ذکر انہوں نے تکمیل الاذیان میں کیا ہے اور اسی کتاب سے تطبیق الاراد کے کچھ مباحث نقل کئے ہیں، ہمیں اس کتاب کے بارہ میں کچھ علم نہیں

کہ یہ کسی کتب خانہ میں موجود ہے یا تلف ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم۔ اہل علم اگر اس پر روشنی ڈالیں تو مناسب ہوگا۔

کتاب اسرار المحبۃ کی نقل بہ

اس کتاب کی نقل ہم نے ”مجلس علمی کراچی“ کے نسخہ سے حاصل کی ہے اور ”مجلس علمی“ نے اس کی نقل انڈیا سے حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت برکاتہم کے توسط سے حاصل کی ہے چنانچہ حضرت مولانا اعظمی نے ایک مکتوب میں اس کے بارہ میں یوں انکشاف فرمایا ہے۔

”اسرار المحبۃ کی نقول بھی مجلس علمی کے پاس میری ہی بھیجی ہوئی ہیں جس کو مجلس کے سرپرستوں کی خواہش پر میں نے نقل کرایا اور بھیجا ہے۔ اسرار المحبۃ کے حاشیہ پر بھی جگہ جگہ میرے قلم سے تصحیحات ہیں، فرصت نہیں تھی ورنہ اس سے زیادہ مکمل تصحیح ہو گئی ہوتی۔“

حضرت مولانا اعظمی کی ان تصحیحات سے بہت زیادہ فائدہ ہوا، لیکن پھر بھی بعض مقامات میں غلطیاں رہ گئی تھیں۔ اس مجلس علمی سے حاصل کئے ہوئے نسخہ کا تقابل ہم نے ایک دوسرے نسخہ کے ساتھ کیا جو نسبتاً زیادہ قدیم اور صحیح تھا، یہ نسخہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع ڈاکٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی سابق پرنسپل اور نیشنل کالج لاہور کی ملکیت میں ہے۔ یہ نسخہ حضرت شاہ رفیع الدین کی وفات کے تقریباً بیس برس بعد کا لکھا ہوا ہے اور اس کے آخر میں یہ عبارت درج ہے۔

تمت بالجیر من فضلہ تعالیٰ و کریمہ و مننہ و الحمد لہ و الشکر لہ تم تم تم تمام
شد بندہ درگاہ روح اللہ بن محمد اسد اللہ خان ملقب بہ طوسی، کتاب ہذا بقدر
میسور تصحیح نمود، ارحم الراحمین و در محبت خود و محبوب خود زندہ دارد و بزمہ
مجان خود محشور گرداند، آمین یا رب العالمین مرقوم ہر دو ہم جامدی الاولیٰ ۱۲۵۳ھ

یہ نسخہ بڑی حد تک صحیح اور خوشخط لکھا ہوا ہے لیکن اس میں خرابی یہ ہے کہ یہ دیکھ خور وہ ہے اس لئے بعض بعض مقامات سے جملے الفاظ اور حروف غائب ہیں، نیز اس کے ابتدائی حصہ میں ۷ کے بعد چند صفحات بھی موجود نہیں اور اس کے علاوہ اس نسخہ کے آخر میں قصیدہ عینہ بھی موجود نہیں، البتہ اس نسخہ کی ایک مزید خصوصیت یہ ہے کہ اس کے حاشیہ میں کہیں کہیں مصنف کے قلم سے منہیات بھی درج ہیں جن کو ہم نے تبرکاً نقل کر لیا ہے۔

الغرض کہ جہاں تک ہوسکا ہم نے اس کتاب کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے لیکن بعض مقامات پر ہم تصحیح میں کامیاب نہیں ہو سکے بالخصوص قصیدہ کی تصحیح میں ہمیں اعتراف ہے کہ بہت کوتاہیاں رہ گئی ہیں۔

یہ قصیدہ کتاب "جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین" للعلامة السيد نعمان خير الدين الشهبازي الاوسی البغدادی مطبوعہ مصر ۱۲۹۸ء میں بھی درج ہے لیکن پورے اشعار اس میں درج نہیں، صرف ۱۱۶ اشعار ہیں۔ جبکہ قصیدہ پورے ۲۵۱ اشعار پر مکمل ہوتا ہے۔ نقل کرنے والوں نے ان اشعار کو بالکل ہی تقریباً مسخ کر دیا ہے۔ اس لئے بہت سے اشعار بہت زیادہ تصحیح طلب ہیں ان کے علاوہ ہمیں کوئی اور نسخہ نہیں مل سکا تاکہ اس کے ساتھ بھی تقابل کر لیا جاتا۔

شکر :-

سب سے پہلے ہم حضرت مولانا محمد طابین صاحب مدظلہ ناظم مجلس علمی کراچی کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہمیں ان مخطوطات کی نقل کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی صرف اجازت ہی نہیں بلکہ ہماری خواہش پر یہ قلمی نسخے ہمارے پاس نہایت ہی فراخ دلی سے بھیج دیئے اور اس کے علاوہ بعض قیمتی معلومات اور گرفتار مشوروں سے بھی مستفید فرماتے رہے اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت کی بہتری عطا فرمائے۔

اسی طرح حضرت مولانا عظمیٰ دامت برکاتہم کے بھی ہم از حد ممنون ہیں جن کی تصحیحات سے ہم نے فائدہ اٹھایا اور جو اپنے گرانقدر علمی مشوروں سے ہم جیسے کم علم لوگوں کو نوازتے ہیں اور جو صلہ افزائی فرماتے ہیں۔ ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم۔

اس سلسلہ میں ہم محترم مولوی ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اسرار الحجۃ کا قلمی نسخہ ہمیں تصحیح کی خاطر عنایت فرمایا۔ اور وقتاً فوقتاً دیگر مفید مشورے بھی دیتے رہے آپ کی اس علم نوازی اور فیاضی کے ہم شکر گزار ہیں۔

● ابھی چار پانچ ہی دن ہوئے تھے کہ یہ مقدمہ جعفر نے لکھ کر تیار کیا تھا۔ اور خیال تھا کہ اسرار الحجۃ کی طباعت کے بعد مولوی ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کے پاس کتاب کا نسخہ بھیج دیا جائیگا جیسا کہ اس سے قبل ”مجموعہ مسائل“ اور تفسیر آیت النور جب ان کے پاس ہم نے بھیجے تھے تو موصوف نے نہایت ہی پسندیدگی کا اظہار کیا تھا اور ایک مکتوب انہوں نے شاہ رفیع الدین کی کتابوں کی اشاعت پر بہت زیادہ تحسین و آفرین فرمائی تھی۔ خیال تھا کہ اسرار الحجۃ کے طبع ہو جانے پر موصوف کو بہت زیادہ خوشی ہوگی کیونکہ وہ خود بھی اس کتاب سے بہت زیادہ دلچسپی رکھتے تھے اور اس کا اظہار انہوں نے ایک مکتوب میں کیا تھا۔ مگر افسوس کہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء کی شب ڈاکٹر صاحب موصوف پر کوس رحلت نچ گیا۔ اور وہ اس عالم آب و گل سے کوچ فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موت سے کسے مفر ہے۔

انا الموت الذی آتی علیک

فلیس لہارب منی نجا (جبریل) ●

ہم حضرت مولانا محمد ابوالخیر صاحب اسدی مدظلہ (مخدوم رشید بلتان) کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے ہماری خواہش اور طلب پر ”جلد العینین“ سے قصیدہ عینینہ نقل کر کے ارسال فرمایا پیراہ

التدخیر الجزائر

حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم نے کتاب کی تصحیح میں تعاون فرما کر ہمیں ممنون احسان بنایا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ فاضل نوجوان عزیز مولوی عزیز الرحمن صاحب (فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم) کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ انہوں نے کتاب کے مسودات نقل کر کے ہمارے کام میں تعاون کیا اور ہمارے بوجھ کو ہلکا کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزائر۔ مولوی عبدالعزیز صاحب (فاضل دارالعلوم دیوبند، ناظم مدرسہ نصرۃ العلوم و ناظم شعبہ نشر و اشاعت) کا بھی ہم بہت بہت شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی کتابت کا بیڑا اٹھایا اور حسن سعی سے اس کی کتابت کی۔

آخر میں ہم ان تمام حضرات کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے کرم بے پایاں سے نوازے۔

جو حضرات اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں تو اس عاجز مصحح کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان اکابر کے طفیل ان کی جماعت کے ساتھ ہی وابستہ رکھے اور ان کے علوم و فیوض سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

حضرت شاہ رفیع الدینؒ کے حالات :-

ابجد علوم، البیان الحنبی۔ نرہۃ الخواطر اور حدائق الحنفیہ کے علاوہ شاہ صاحب کے حالات ان کی تصنیفات اور علمی خدمات پر لائیڈن انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (طبع اول) میں ایک مفصل مقالہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب نے سپرد قلم کیا ہے اس میں حضرت شاہ صاحب کے حالات کا ذکر ہے۔

شاہ رفیع الدینؒ کی ولادت ۱۶۳۳ء میں ہوئی ہے اور وفات ستر سال کی عمر میں ۱۶۶۳ء میں ہوئی ہے جیسا کہ بشیر الدین احمد صاحب نے واقعات دہلیؒ مطبوعہ ۱۹۱۸ء ج ۲ صفحہ ۵۸۸ میں لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ علوم ولی اللہی کی نشر و اشاعت اور تفہیم و تسہیل میں حضرت شاہ عبد العزیزؒ کے ساتھ ساتھ شاہ رفیع الدینؒ نے بہت زیادہ حصہ لیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب شاہ عبد العزیزؒ کی حیات میں شاہ رفیع الدینؒ کی وفات ہو گئی تو شاہ عبد العزیزؒ اس سے بہت متاثر ہوئے، چنانچہ شاہ عبد العزیزؒ کے ملفوظات جمع کر کے لکھے گئے تو شاہ رفیع الدینؒ کے جنازہ کی کیفیت اس طرح بیان کی ہے کہ جب شاہ رفیع الدینؒ کو لوگ دفن کر کے فارغ ہوئے تو اس وقت حضرت شاہ عبد العزیزؒ نے ایک خاص کیفیت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ ”مرا چار رشتہ بود یکے برادر حقیقی، دویم قبلہ گاہی (حضرت شاہ ولی اللہؒ) مرا بہ تقہ پیہ دادند کہ فرزند تست سیومی شیردایہ من نوشیدہ، چہارم شاگرد نیز جامع ملفوظات نے لکھا ہے کہ شاہ عبد العزیزؒ باوجود ناپسند ہونے کے ان کی چار پائی اٹھانے کی کوشش اور انتہائی ضبط کی کوشش کے باوجود بار بار بلبللا اٹھنا اور فرمانا کہ ”چہ گویم من طاقتے نذارم“ (تذکرہ شاہ ولی اللہؒ از مولانا مناظر حسن گیلانیؒ)

تصحیح

ہم سے جہان تک بیوسکا مجلس علمی کراچی اور ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب کے ذاتی نسخہ کو سامنے رکھ کر دونوں کا تقابل کیا۔ اور بعض مقالات پر اپنی دانست کے مطابق بھی بعض اغلاط کی درستگی اور تصحیح کر دی۔ اور اس کے علاوہ ان دونوں مذکورہ بالا نسخوں (مجلس علمی والا نسخہ اور ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب والا نسخہ) کا تفاوت بھی جا بجا حاشیہ میں ظاہر کر دیا ہے، اور بعض مقام پھر بھی رہ گئے ہیں جن کی تصحیح کما حقہ نہیں ہو سکی۔ ہم اہل علم سے درخواست کرینگے کہ وہ اس طرف

توجہ مبذول فرمائیں۔ اور جو مقامات ہماری تصحیح سے رہ گئے ہیں ان کی تصحیح فرمائیں اور ہمیں بھی اطلاع دیکر شکریہ کا موقعہ دیں۔

قلمی کتابوں کی تصحیح ایک نہایت ہی مشکل اور دشوار سا معاملہ ہے اور اس سلسلہ میں ہمیں اپنی علمی بے بضاعتی کا بھی پورا احساس اور عزت ہے۔ اہل علم اس کی تلافی کر سکتے ہیں، واللہ البیسر والموفق۔

رموز :-

کتاب کے حاشیہ میں جہاں "ش" اس سے مراد "سر الراجبہ" کا وہ قلمی نسخہ ہے جو ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب ڈاکٹر آف انسائیکلو پیڈیا آف اسلام پنجاب یونیورسٹی لاہور (سابق پرنسپل اور ٹیلر کالج لاہور) کی ملکیت میں اور ان کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ اور جہاں حاشیہ میں "مولانا عظمیٰ" ہوگا اس سے مراد سید الفقہار تاج العلماء رئیس الحدیث و شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب عظمیٰ دامت برکاتہم رفاضل دارالعلوم دیوبند و مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم مدرسہ عظیم گلدھ پورہ (انڈیا) کی ذات گرامی ہوگی۔

عبد الحمید سواتی

خادم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر شہر گوجرانوالہ
(مغربی پاکستان)

شوال ۱۳۸۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله بكمال المحبة والصلوة على جيبه محمد احب الاجته وعلى اله ومن صحبه وتبعه واجبه
 اما بعد فيقول العبد المسكين محمد رفيع الدين الحق لله بسلفه الصالحين ان المحبة وصف شريف و
 حال لطيف فهي بنفسها لذية في الوجدان غاية اللذة؛ وهي ناشئة عن كمال باهر في المحبوب وكاشفة
 عن اندماج سرقا هر من ذلك الكمال في المحب ومنبئة عن بوع معرفته الى ذلك الكمال من
 حيث هو كمال وهي اذا وافت محلها وقعت على اهلها بسبب عدة مراتب اقترابية و لصفاء فكرة
 وجودة روية وتهذيب كثير من الاخلاق الفاضلة و لمباشرة جميع من الاعمال الصالحة و
 لوثاقه جملة من الروابط النافعة في الدنيا والآخرة و اذا صادفت غير محلها وقعت على غير اهلها
 فهي مدخل جم من الفتن الدينية والدينية حتى ورد التحذير عنه بان المرء على دين خليله فليتنظر احكام من
 يخال^۲ وهي شرط لكسب كل كمال وهي وسيلة للترقي الى مقامات الفناء والبقار والمملكة الكبيرة في
 دار الجبراء والمناصب النبوية ذات العز والاعتدار وقد عنتى بالبحث عنها مع استيلائها على الناس
 قاطبتهم فرق منهم اربع -

اولهم ارباب الشرائع فقد وقع في الانجيل ان اليهود امتحنوا روح الله عليه السلام بان اى احكام
 التوراة اعظم فقال ان تحب الله لكل قلبك وان تحب لانيك ما تحب لنفسك وقد تواتر عن جيب الله
 صلى الله عليه وسلم في بيان شعبها وفوائدها واحكامها ما لا يبلغه الاحصاء والاستيفاء -

(۱) في "ش" فهي سبب ۱۲ سواتي

(۲) رواه احمد من حديث ابى هريرة و الترمذي و البوداد و البيهقي في شعب اليمان - وقال الترمذي هذا

حديث حسن عزيز و قال النووي اسناده صحيح - مشكوة ج ۲ ص ۴۲ ۱۲ سواتي

وثانیہم اصحاب التصوف فقد روى عن اکابر الصوفية سلفاً وخلفاً رموز منها دقيقة ومعاملتها فيها
 وقبحة وافر ولا حکامها فوانج الجمال للشيخ احمد الغزالي واللمعات للشيخ فخر الدين العراقي وفي المتنوى الجلالى
 منها بحار وامواج وفي شرح الحمرة للسيد على الهمداني والمولى الجامى تفصيل واسفار وفي اجزاء العلوم
 واخر عين العلم منها باب وفي الفتوحات للمجته والخلة والاثوة ابواب وفي العوارف للمجته باب وغير ذلك
 مما لا يحصى منه وحقه

وثالثهم الحكماء فقد افراد ابو علي بن سينا رسالة في العشق وبسط فيه الكلام الصدر الشيرازى في الاسفار
 الى غير ذلك وما عدا من الامراض الدماغية السوداء والامراتب الغالية من بعض اقسامه الرديئة
 والاعينم الشعار عنهم ونجمهم وهنودهم نشروا اسرارها ونظمو احكامياتها واني كنت قد اذکر
 بين اصداقائي منها ابحاثا شريفة غير مضبوطة ونكات منيفة غير محفوظة الى ان تفق في السنة
 الرابعة عشر من المائة الثالثة عشر تقريبا حركني الى اشتباط لبابها والنخوض في عباها ووافق ذلك
 منى عال تنازع فيه آرائي وتجادب فيه عزائمى وحينئذ لا تيسر لي مراجعة محفوظ ولا مطالعة كتاب
 فتارة اميل الى بسط واطناب وتارة الى قصر وابطار فشرعت في كتابته وتاليفه حتى انتظم بفضل
 اللد سجانة في تلك الحالة من زكاتها وابطاها ما اشار الله على صنيط ورتيب لم اسبق الى مثاله
 وما اطلعت على من سلك على نواله فاروت بثبها في اهل ودادى وتذكيرهم بطارفي وتلاوى
 وقد نفى في النفس امور لم تيسر في الحالة الراهنة رسمها ولا تمهيدا ينسج عليه رقها ثم تفق الى الحاق
 امور معها حسنت توزيعها على ثلثة اجزاء فاقول

- ۱) وفي "ش" رقيقة ۱۲
- ۲) في "ش" تنازع ۱۳
- ۳) في "ش" تجاذب ۱۴
- ۴) في "ش" ولا تمهيدا ۱۵

تفصیل
۸

أورد فيه حقيقة المحبة واقسامها من محبة الرعية وشريعة وجامعة و
محبة من الله ومحبة مع الله ومحبة طبيعية وعرضية وتشريع المحبة الذاتية والاسمائية
واصول المحبة وشعبان وفروعها وبيان المحبة على النفوس وكيفية ظهور المحبة ونماذجها و
مراتب قوتها وضعفها وسائر المحبة مع العقل وكيفية بقائها وحقوقها وتماديها وقصوها والتسليمها
واحكامها ثم تشتمل على حل لمسائل الغامضة وتشريجات مستفيضة عن دقائق احوال المحبة
وتلوازمها المتنوعة بعبارة رشيقة ومعاني لطيفة وايضا اشارها وثمراتها والمواجيد القيمة
ثم كشفت عن باطن الاشجار وحدوث المحبة وبيان اصول المناسبات ومبادئ المحبة ووجوهها
في حال الرسل والأنبياء من الانس والغرام والحب والايثار والقداء والمحوى والدهش و
الضعف والوراد والشرق والصبابة ونوع والولاء والهيمنة والكتابة والاستغراق والوجد والعشق
ثم ذكر ادفعالات عجيبة وحالات غريبة ووجوه الجمال ونسبب تفاوته في الرجال والنساء وغيرها
من اجناس شريفة ونكات طريفة من غرائب العطايات المحبة ما يدعش العقول بهب اللبس
ثم اوضح ان الانسان اجمع الموجودات للقوى قاطبة سواء كانت فلكية او عنصرية معدنية
او نباتية حيوانية او ملكية وبيان تفاوت درجات القوى وتشتمل اغراض المحبة وتفرق
الوانها بعلوم اغراض ونسبتها واعتدالها وعلوها وتفاوت مدارك العامة والخاصة في المحبة واظهر
مطلب القرب والعجبة وحل معاني حاديت العجبة وتفاوت نفوس كالمبين في لفائية وتفريق بين
الحب في الله والتحاب في الله وبيان المحبة مع الاحياء والاموات وتاثيرها المثمرة ذكرها بحسب حقيقة
بشهادة الكتاب والسنة لان المنصوص شتملة عليها والآيات دالة عليها والاحاديث شارحة لها
وكل موجود من شتم في بحار المحبة والمشاهدة امر قاطع وما القلوب الا برلين المحبة ولا الرقاب
الا خاضعة خائفة تحت نير المحبة وكل عبده لسلطان الغرام وما من احد الا وهو نزاع الى عطف
حنان وكل على ارتياد نجعتها وورود شرعتها -

بالبجمله فهذا كتاب جديد في ابوابه قد في بابها ثابت في حقائقه وقلم وفق عالم محقق او
كاتب بارع سوى المصنف لتشريع ابواب المحبة واحوالها على هذا النهج وتفسير قسامها وتبيين حقائقها
وتحقيق موارد لها وانوار شرق بين درجاتها وكيفية العجبة واثبت ان الحب مستولى على
جميع طبقات الموجودات وتغلغل الانسان في المحبة بعد تغفل وانهم كالهياكل الى قصى الغيا مشاهد واليتم
المحبة الا من انذر الجمال بأسره هه ايها المنكر الغرام علينا حسبك اللهم قد جرد الجمال - (شرق)
(سواني)

الذی نعتقدہ و نخرم بہ انه لا یریب ان المحبۃ سر قدسی غیبی و شان عظیم الہی کما یقال فی الانبیاء
عن شانہ و استیفاء لبیانہ فهو عن حقیقتہا قاصر و سعة سببہا سبیل^(۱) المدارک حاصروہی کسائر الصفات
الالہیۃ من العلم و الحیوۃ و القدرۃ مستوعبۃ الظہور للمظاہر بجلتہا و ساریۃ ینبوعہا فی الاکوان برمتہا^(۲)
و کیف لا و ظہور العالم انما ہو باقتضائہا کما ورد "فاجبت ان اعرف فخلقت الخلق لا اعرف"
ثم تعد و آثار الرحمۃ الرحمانیۃ العامۃ المشار الیہا بقولہ "و رحمتی و میدت کل شیء"

و الرحمۃ الرحیمیۃ الحاصلۃ الملبۃ علیہا بقولہ "واللہ یختص برحمۃ من یشاء من اشعاب"^(۳)
فان الرحمۃ انما ہی نوع من المحبۃ ثم انتظام النشأتین انما ہو بانساطہا و شیوعہا کما ورد "ان لشدائد
رحمۃ انزل منہا رحمۃ و احدۃ بہا یتراحم الخلق بیہم و بہا یتعاطف الوحش علی اولادہا و امسک عنہ
تسعۃ و تسعین رحمۃ فاذا کان یوم القیامۃ اکملہا بہذہ الرحمۃ و رحم بہا اهل الجنة"

ثم المنصب الخالص نبینا صلی اللہ علیہ وسلم المسمی بالمحبوبیۃ انما ہو لاجلہا کما قلت بالفارسیۃ

در ازل ذات حق برمی زعیوب	بود مر ذات خویش را محبوب
حب مستوعب از جمیع جہات	متعلق بذات ہم بصفات
چونکہ عالم ازو ظہور نمود	ہر صفت را در اں ظہور بود
ظل آل حب اقدس علی	ذات او بودہ است بے ہمتا
زیر سبب گشت ذات او جامع	جملہ اوصاف حق درو لامع

(۱) فی "ش" بیل "

(۲) فی "ش" بتنوعہا "

(۳) فی "ش" من اشعابہا و کذا صحیح مولانا حبیب الرحمن الاعظمی زامت برکاتہم ۱۲ سوانی

ہی فی طائفہ من الحيوانات والانس والجن شایعہ معروفہ و لہذا النوع المتعارف منها بیطہ تعظیۃ
انتساباً و وروداً فی تربط بالعدم لمکروہ اتمراً و لحوفاً و بالمعروف تمنیاً و تحصیلاً و بالموجود تعلقاً و تحقیقاً
فیقول المحبوب کما یتولد منه فمن التعلق ان ینزل عنہ فی حکمہ و تصرفہ او فی مثال سمعہ و بصرہ
او فی استعمالہ و مباشرتہ علی اختلاف جہات الاستعمال کالمسکن و المركب و الملبس و الخدم و التیار و
الات الحرب و الرصد و العنار و الحرف و اللعب و الدرس و غیرہا و ان ینزل فی قلب غیرہ کالجاہ و
الاطاعہ و حسن الظن و حسن الشار و دوام الذکر و وفور الشفقۃ و العنایۃ و نحوہا و ان ینزل منہ مباشرتہ و
تولیداً کالاولاد و بدائع التصنیفات و غرائب الصنائع و النکات المستخرجات و من التعلق ان ینزل فی بدنہ
کالغذاء الصالح و الدوار النافع و الصحتہ و القوۃ و النمیمۃ او فی نفسہ کذات الحواس الظاہرۃ و الباطنۃ و
الاخلاق الشریفۃ و المملکات الفاضلۃ و العلوم الحقۃ و المناصب العالیۃ و کما یحصل من المحبوبات الغائیۃ
بعہ نوراً من الفناء و البقاء ینتسب علی احد ہذہ الوجوہ بالتقدیم و الحادث و الاعیان و المعانی و المشہور
و المعقول و الجزئی و الکلی فیتوزع آثارہا فی موادہا من الاعضاء و حركاتہا و من الحواس و شعوبہا و
من القوۃ العقلیۃ و مدکاتہا فی سیاسات و الصناعات و من القوۃ المملکیۃ و النوارہا فی اللطائف
و الکرامات علی تنوع و تصنف یضیق عنہا المقام

واسبابہا جملۃ الاختصاص و المماثلۃ و اعتقاد الکمال و اللذۃ تمتعاً تذکراً او توقفاً و ایضاً
یرفع حاجتہ او فضول رفائیۃ و ایضاً من اجل حسن او غرابۃ او اغنیاء او حاکمۃ او نحوہا و التوسل
الی غیرہ من المحبوبات و محبتہ المحبوب لہ و بالجملة فما تعلق منہا بالاعیان الشاعرة و ان کانت لہا
اقسام فتعنی ہہنا منہا ثلاثہ فحبتہ الہیۃ و حبتہ البشریۃ و حبتہ جامعۃ فللاولی شعبتان حبتہ من

(۱) لیس فی ش لفظ مثال - و کتب مولانا الاعظمی مثال ؟ او متناول ؟ باشک ۱۳ سوانی

(۲) بعض کذا صحیحہ مولانا الاعظمی ۱۲ -

اللہ وحبہ مع اللہ وللمانیۃ شعبتان حجتہ طبعیۃ وحجتہ عرضیۃ وللثالثۃ شعبۃ ملقمتہ منہما وہی حجتہ فیما
بینہم للہ و تکلم فی الشعب الخمس۔

أما الشعبۃ الأولى:-

فمن صولہا ان من تحقق عند ارباب التحقيق ان للہ تعالیٰ کمالات ذاتیاً وکمالاً اسمائياً وکل مرتبہ وحجتہ
أما المحبتۃ الذاتیۃ فی اقتضار الذات ظهور کمالات نفسها بكل شأن لسعة الدائرة الامکانیۃ فہذہ
المحبتۃ شاملۃ لكل شیء فی کل حال وحاصلۃ اصحاب الحجیم فی عین عذابہم والآہم وليس لهم بہا نفع ولا
شرف اذ ليس فیہ تکمیل لهم بکمال اتہم بل ابراز کمالاتہ فی مراتبہم۔

وأما المحبتۃ الاسمائیۃ فلکل اسم صفتان محبتہ مع ظلمہ ومحبتہ مع مرأتہ وجزئیات الاسماء غیر محصورة
ولکن من کلیاتہا حضرة الاوصیۃ وماکان منها فقط فاشترکها اما التعرف والجذب ورفع المحجب فیقتسنہ

المحبوب البتۃ بالضرورة الوجودیۃ واما الاقامۃ علی خصلۃ من خصائل المقربین کالاتقیاد التام ظاہراً
باطناً لامر اللہ والتسليم كذلك لقضای اللہ والتواضع المفرطین یدی اللہ والشفقة البالغۃ علی خلق اللہ

مع تنویہ ذکرہ فی الملکوت بذک وشدة الرضا منہ لذلك ففی ہذا النوع ربما لا یعرف المحبوب محبوساً
والولی ولایتہ وکان الحظ لاکثر عوام الصحابہ والتابعین والعلماء والمتقین والملوک العادین والشہداء

المخلصین ولطوائف من المؤمنین الراغبین من ہذا النوع وسلاطنتہ ہذہ المحبتہ وثمرتہا فی الآخرة وليس لها
وجوب الظہور فی الدنیا فمنہا ما لا تظہر فی الناس وما تظہر فیہم ولا تصحب الاذلاء و ہلاکاً كما وقع لبعض الانبیاء

والاولیاء من ایدی الکفار و اهل الانکار ومنہا ما ظہرت فاجدت نکدا و ہم فی جمیع ذلک فی عین السہجہ و
التلذذ والافتخار ومن کلیاتہا حضرة الربوبیۃ وماکان منہا ای انضمام حکمہا فیہا وفيہا تصلح الدنیا والآخرة ووقع

القبول فی الخلق والنصر علی الاعداء والتفضیل علی الناس وتخییرہم وفيہا ورد "اذا احب اللہ عبداً نادى

جبرئیل انی احب فلانا فاجبه فحبه جبرئیل ثم ینادی جبرئیل فی السماء ان اللہ یحب فلانا فاجبوه
فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض

ومن اصولها ان مثل تربية الله تعالى للنفوس من هذا من نزلها من عالم الاعيان الثابتة و
مرورها في منازل الارواح والمثال والشهادة والبرزخ والحشر الى اقامتها في دار الخلد ووقوع النظرة
الحبيبة الالهية عليها يشبه تربية الزارع الحارث من بذر القاء البذر والسقي وقلع الثوب والمحصاد و
الدياس والتسقية من العصف والمثال ذلك فانها يكون على نهج واحد ولكن المطلوب الاصل من
البعث اوراقها وزهرها ومن البعض جبهها او ثمرها ومن البعض خشبها اوليفها ومن البعض بذرها او
نواها ومن البعض ما يتخلص من البذر والنوى بعد عمل فذلك موقع النظرة الحبيبة الالهية ربما
كان نفس لتعين الروحي او النفسى او النفسى او لطيفة من اللطائف او قوة من القوى او خلق من الاخلق
او عمل من الاعمال او قول من الاقوال او هيئة جميلة منتزعة من الاحوال والاعمال او صورة يستخلص
منها في البرزخ او المحشر مثلا فما كان معتمدا نظرة الالهية احد التعينات تسمى محبة ذاتية وما كان من
الاضلاق والاحوال تسمى محبة صفائية وما كان من الاقوال والاعمال تسمى محبة افعالية وما كان جملة منها
تسمى محبة كاملة فاذا احب الله عبدا لم يضره ذنب اى اذا تعلق به المحبة ووقعت عليه فيرزق
بواسطتها عفو السيئات بانحاء المغفرة وقبول الحسنات بانواع التضعيف ورفع الدرجات الى ما شاء
الله لذلك الامر المحبوب ويتلج^(۳) تكون هذا الاصل بالاطلاع على امرين احدهما ان تربية الله سبحانه
عباده على نحو تربية ايجاد واداء وورديها كالاتي هو لاء وهو لاء من عطاء ربيك قل

(۱) خبران ۴ سوانى

(۲) معتمد النظرة كذا صححه مولانا الالامى ۴

(۳) اى يظهر سر هذا الاصل ۱۳ سوانى

مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا هِيَ نِعْمُ السَّعَادَةِ وَالْإِشْقِيَاءِ فَلَا تَعْدُنْ تَارُحُ
 الْمَجْتَمِعَةَ مَعَهُمْ لِأَعْيَانِهِمْ وَهِيَ الَّتِي يَكُونُ عَلَى نَيْجٍ وَاحِدٍ وَتَرْبِيَةِ ارْتِشَادٍ وَارْفَادٍ وَوَرْدِهَا صِرَاطُ الَّذِينَ
 أَعْتَمَتْ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ الَّذِينَ أَعَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِمُ مِنَ النَّبِيِّينَ
 وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَتَخْتَصُّ بِالسَّعَادَةِ فِي ثَمَرَةِ الْمَجْتَمِعَةِ وَثَرْمًا وَلِهَا فُرُوعٌ غَيْرُ مَحْصُورَةٍ
 بِحَسَبِ اسْتِعْدَادَاتِ الْأَشْخَاصِ وَسَوَاحِجِهِمْ وَهِيَ مَعَاطِلَاتُ شَرَفِيَّةٍ تَسْتَوِي فِي أَصُولِهَا لِلْكَامِلِينَ وَكُنْتِي بِبَعْضِهَا
 لِيُغَيَّرَ سَمُّهُمْ وَتُخْتَلَفَ جَمِيعًا كَمَا وَكَيْفًا وَتَتَرَقَّى بِمَرُورِ الْأَوْقَاتِ مِنْ حَيْدٍ إِلَى حَيْدٍ بَيْنَهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 فَزَارِسُهَا الْأَجْتِبَارُ وَهُوَ جَذِبَ الْقَلْبِ إِلَى نَفْسِهِ بِالْإِنْشَارِ لِذِكْرِهِ وَالْإِطْمِينَانِ فِي حَضُورِهِ وَالرَّغْبَةَ
 إِلَى طَاعَتِهِ وَالتَّلَذُّدَ بِالْإِنْتِسَابِ إِلَيْهِ وَإِثْبَارَهُ عَلَى بَاعْدِهِ وَنَيْتِي إِلَى كَيْفِيَّاتِ تَمَلُّدِ الْبَاطِنِ وَتَلَزُّمِهِ مِنْ عَشْقٍ
 مُتَّقِلِقٍ وَدَرْشٍ مَفْرُوقٍ وَسُكُونٍ فِي رِضَاٍ وَاضْجَلَالٍ فِي اتِّجَارٍ وَبَهْجَةٍ بِالْوُجُودِ وَتَوْسِعٍ لَشَهُورِ السُّرُورِ فِي امْتِنَانِهَا
 ثُمَّ الْهَيْدِيَّةُ وَهُوَ تَعْرِيفُهُمْ بِنَفْسِهِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَلْصَفَاتِ وَالْإِخْلَاقِ وَالْأَفْعَالِ فِي حَضْرَتِهِ الْعَيْنِيَّةِ
 الَّتِي بِهَا نِظَامُ الْوُجُودِ وَمَا يَحْصُلُ بِهِ رِضَاٌ وَقَرِيبَةٌ فِي كُلِّ حِينٍ وَنَيْتِي إِلَى دَرَجَةِ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ وَالْأَطْبَاءِ
 الرُّوحَانِيِّينَ -

ثُمَّ التَّوْبِيقُ وَهُوَ مَرَفٌ يَهْتَمُّ إِلَى مَرْضِيَّاتِهِ وَتَمَكِّيْنَهُمْ مِنْهَا بِحَمْلِ الْأَسْبَابِ وَرَفْعِ الْمَوَانِعِ وَتَمْيِيرِ الْأَتْيَانِ بِهَا عَلَى
 وَجْهِهَا بِحِفْظِ أَوَائِمِهَا وَاصْلَاحِ النِّيَّاتِ فِيهَا سَوَاءً كَانَتْ مَشْرُوعَةً عَامَّةً أَوْ مَحْمُودَةً فِي حَقِّهَا خَاصَّةً كَمَا جَاءَ بَرُخٌ؟
 وَنَيْتِي إِلَى حِفْظِ الْأَنْفَاسِ وَغَزَائِبِ الْمَجَاهِدَاتِ -

ثُمَّ الْأَمْتِحَانُ وَهُوَ تَسْلِيْطُ الْمَكْرُوهَاتِ الطَّبَعِيَّةِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْفَقْرِ وَالْمَرَضِ وَالذُّلِّ وَالْإِعْدَاءِ وَاللَّمَازِ وَنَقْصِ
 الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ لِتَحْيِصِ قُلُوبِهِمْ وَالْكَسْرِ الشَّدِيدِ لِنَفْسِهِمْ وَإِثْبَاتِ اسْتِحْقَاقِهِمْ لِمَزِيدِ الْمَجْتَمِعَةِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَ
 تَوْطِينِ أَقْدَامِهِمْ فِي عَوَالِي الْمَقَامَاتِ وَنَيْتِي إِلَى مَا يَتَرْتَبُ عَلَيْهِ حِكْمَتُهُ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى -
 ثُمَّ الْعَصْمَةُ وَهُوَ كَفْهِمْ عَنِ الْمَسَاطِخِ وَالْمَكَارِهِ وَحِفْظِهِمْ عَمَّا يَسُوقُ لِنَفْسِ الشَّيْطَانِ مِنَ الْمَكَارِهِ وَتَشْجِيعِ

القلب على المصائب وتغييره عن المعائب والتبعيد عن مظانها ولحيلولة بينهم وبين وسائلها والتنبية و
الزجر عند الميل اليها وليست هي التي تختص بمفترض الطاعة فانها امتناع صدور الخطأ والاجتهادى و
الذنب امتناعاً شرعياً لاستلزامه ايجاب المنوعات او اباحتها ونهـ عدم صدور ما على وجهه بعد عن حضرتہ
ويتبى في الورع الى ما يحق له الاقتدار بقوله وفعله -

ثم التجاوز وهو محو آثار التقصيرات والجنایات عنهم ولا بد منها رعاية لجمعية الصورة البشرية و
ايفاء الحقوق الصفات للتقضية لوقوعها فلا يجر سوا عن فيوضها وبركاتهما كما ورد لولم تذنبوا لذيبي الله
بكم ولجار يقوم يذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم^(۱) وامتنانا بالعفو عليهم وطرداً للعجب عن بواطنهم وجلباً
للخيار والخوف منه سبحانه اليهم وهو ما بعدم المبالاة لها مطلقاً او بازالتها بكفرتها او بجزء استغفاره او مع
نديم واعتراف او مع مقاساة تعب واختزان او بذوق تبعته ومواخذة قليلة^(۲) وايضا اما بحسن الانتظام فقط^(۳)
فتوبة قاصرة او بالعود الى الاختصاص السابق فتوبة كاملة ويتبى الى مثل اعمالوا ما شئتم فقد غفرت لكم^(۴)
ثم التثبيت وهو ادائه العصمة والتجاوز بارادة عدم الرد المطلق او عن درجة الخصوص والقربة و
يتبى بالتوثق بحسن الخاتمة والمنزلة الفاضلة -

ثم التقريب وهو رفع المحجب عن قلبه وبصيرته والتشريف بوارقه وشوارقه والاستخدام على بيته
وبصيرة فما هو من مقاصد الحق ومراداته واداء مقاصده ومهماتہ ويتبى تحلى الذات والجارمية للحضرة الربانية

(۱) في "ش" من ۱۲

(۲) في "ش" والحيلولة ۱۲

(۳) في "ش" او باجتهاد هذه ۱۲

(۴) في "ش" بها ۱۲

(۵) في "ش" الانتظام ۱۲

(۶) في "ش" اوامته ۱۲

(۷) في "ش" فيما ۱۲

ثم الاخلاص وهو محقق الظلمات الجسمانية عنهم باثبات الانوار السجانية فيهم والتبديل كمنونية لا كونهم

منتهى بالكمال المطلق

ثم التكريم وهو توفير آثارها وتوفية ثمراتها من المكاشفات القدسية البهية والتصرفات الخارقة السنينة

وتأثير القول والهمة ودوام استجابته الادعية والاقامة لاصلاح البرية ومنتهى لجد النبوة والرسالة بالمناسب

الشامخة من القطبية المدارية والارشادية والخلافة النبوية وغيرها -

ثم التفضيل وهو تخصيص من شاء منهم بشي من المزايا الفالقة وان اوتى الاكل منه الا فضل منها

كالامامة والحمد والتكليم والعصا وحباء الشهادة واللائحة الحديد ومنطق الطير وسخير الرزح والآيات البينة ودوام

المصاحبة روح القدس ورفع الدرجات بالحنم في الدنيا والسبق في الآخرة والمجوية والشفاعة الكبرى الوسيطة

وامثال ذلك وهي كما تكون للانبياء تكون لكل الاولياء -

ثم الشكر لهم بحسن الثناء عليهم ونشر المبشرات بفضلهم من صواوق المنامات وشهادة الجحيم والجمادات

في عهدهم ومن بعدهم ونصرهم وانشاعهم فيضهم وحسن التولية والحماية لاعتقادهم وانبا عنهم انه غفور شكور هذا

وللا ينبغي ان يغفل عن ان وضع هذه الاسامي وبذا الترتيب انما هو بضراب من الاصطلاح والتناسب من

غير ان منتهى لها محامل اخرى في الموارد الشرعية او اختلاف وقوع في الحوادث الخلقية فانه واسع حكيم -

(١) ليس لفظه والتبديل في "ش" ١٢

(٢) في "ش" توقيف ١٢

(٣) في "ش" الالهية ١٢

(٤) في "ش" الخارقة ١٢

(٥) في "ش" دوام استجابة ١٢

(٦) في "ش" اوتى ١٢

(٧) في "ش" التكلم ١٢

(٨) في "ش" وخبار ١٢

(٩) في "ش" او اختلاف وقوع في الخلقية فانه واسع حكيم ١٢

وثانيهما ان لجة الله سبحانه مع عباده ورضائه عنهم وقبوله لهم بل الاضداد بها ايضا بحسب نظر
واعتبار درجات اربع -

اولها في سابق العلم حين قدر اعيانهم وحكم بسعادتهم وشقاوتهم والزهمم اعمالا مختلفة في مدة اعمارهم
وقضى بالصلاح والفساد على تولدتهم وسر بالفساح شيونه الذاتية والفساد المصلحة الكلية في صقع الربوبية
المسمى بالعبادة الازلية -

واخرها بعد دخول الجنة بقرون متطاولة حيث يقول الرب تبارك وتعالى يا اهل الجنة بقيت
من امانكم شيء فيقولون لا يا ربنا وقد اعطينا ما لم تعط احدنا من خلقك فيقول بل ان لكم عندي كلمة
انعم بها عليكم احل عليكم رضواني فلا اسخط بعدة ابدان فيجدون منها لذة لم يجدوا مثلها من نعم قط و
فيها ورد "ورضوان من الله اكبر" وسر بالتصال النفوس في ترقيتها باشعة اصل الرضوان المستقر
في جوهر الذات في حضرة الربوبية من غير استتار بمطانه واكتناف باثاره وسريان فيضه فيهم بدون
اجتباب بظلاله وحيولة مظاهرة ولا بحث نهنا عن بائين الدرجتين كما اثرنا اليه في صدر الكلام و
لكن بينهما درجتان عامة صورية مطلقة ورد فيها لا يرضى لعباد الكفر وان تشكروا يرضه لكم
انا لا نضيع اجر من احسن عملا وظائرا وخاصة حقيقية منجزة ورد فيها والسابقون الاولون
من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه لقد رضي الله
عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة بيان للاولى ان كل حسنة وهي مجبوبة مرضية له تعالى
ومن ثم لا يؤخذ بها احدا اثاب عليها اولم يشب كما ان كل سيئة مكروهة عنده تعالى لا يرجم لاجلها احدا عاقبا
عليها اولم يعاقب فمن وفق لشي من الحسنات فقد استحق منه سبحانه للاحسان وتعرض للرحمة والرضوان

(۱) في "ش" انقار ۱۲

(۲) في "ش" كل حسنة هي مجبوبة ۱۲

(۳) في "ش" اثاب عليها بشرط صحة الايمان ولم يشب بشرط وقوع الخواطر ۱۲ منه

واستعد لنعيم الآخرة ودخول الجنان ولكن بشرط الختم على الايمان والخروج عن عهدته ما ارتكب من العصيان و
 بيان الثانية ان بعد الايمان في الاعمال الصالحة ما يرضى به الرب تبارك وتعالى حتماً بما آمن غير تعليق و
 لا تأجيل وربما كانت تلك الاعمال موجبة لحسن الخاتمة حافظتها لها كما وقع في اهل بدر^(١) عملوا ما شئتم فقد
 غفرت لكم وفي اهل الحديبية^(٢) لن يطلع النار احد من بايع تحت الشجرة^(٣) وفي امير المؤمنين عثمان رضي الله
 عنه ما ضرب عثمان ما عمل بعد هذا^(٤) ولا ينكر هذا فان القدر المبرم لم يطل لسببته الاسباب وقد افهمت انه ما
 من حسنة جليلة ولا دقيقة الا لاجلها يتجاوز الله عن قوم ويرحمهم بها وبامن سيئة صغيرة ولا كبيرة الا
 يؤخذ الله بها قوماً ويعاقبهم عليها وان انتهى الامر بالآخرة الى الايمان عند الخاتمة فان اصل الدخول في الجنة
 والدخول في النار بالايمان والكفر عند ما ولكن لا يدري ايهم يغفر باية حسنة وايهم يؤخذ باية سيئة ولا بد
 ان يعرف بذلك بعد الموت ومن ثم لا يحقر معروف ولا يجترى على منكر وكما يحصل الهيئة المرضية من الافعال
 والاقوال كذلك يحصل من مباديها من الاخلاق لاجل وقوعها على اعتدال مصروف^(٥) بالطبع الى اثار فاضلة
 وكذلك يحصل من جوهر النسمة لاجل تكونها من مادة صافية طيبة نورانية على طبع الملائكة السفلية او
 من جوهر الروح المنعقد من قوى فلكية سعيدة منيرة مواطية لانوار القدسية على طبع الملائكة العلوية او
 من لمعات الجبروت استولت اربابها على حواملها جدا على طبع التجليات الربانية فيكون فطرياً لهم ما يكون مكتسباً
 لمن^(٦) دونهم باقصى المجاهدة وجميع ذلك على اختلاف مراتب الرضا بهم قلته وكثرة في تفاوت به درجاتهم في
 ما بينهم فهذا الرضا المخزبات ما حصل ومتى حصل ومهما حصل هو المراد بوقوع النظرة الحسية ومن
 اصولها ان من العلوم عند المبصرين ان لنفس لعة ولا تها كالمراة والمرئي تختلف امتدادها بالصورة

(١) في "ش" بسببته الاسباب ١٢

(٢) في "ش" معروف ١٢

(٣) في "ش" المعتقد ١٢

(٤) في "ش" فيمن ١٢

عظم الصور في فضائها بحسب اقرب من المرئي والبعد عنه والاقرب من الحق سبحانه انما يكون بتقريبه وذلك
انما يكون على حسب المحبة منه تعالى لا استواء تعلق العلم والقدرة بهم فبكثره انبساطه عز وجل في المديحة ورسوخ
صورته فيها ونقلتها يعرف مراتب محبته تعالى لهم وقربة منهم وبين ذلك ان من الناس من الله يستطع
استحضار صورة الحق عز وجل الابتفات وتبشبه في ضمن قول او عمل وهذا يكون في عبادة وتبشبه خاص لصيد^(٢)
عنه بالمحضور او في جميع العبادات او لا يصدر قول ولا فعل الا عن اخلاص نية واتباع امر واردة تقرب و^٢
منهم من يستحضر الصورة الالهية مجردة عن الحروف والبرازخ ولكن من حيث انه صورة علمية لا من حيث
انه تحلي قدي وهذا قد يكون مع ملاحظة الخطرات والهواجس وصور الاغيار اذ مع معاملة من الخوف او
الجوار او الاتجار او الاشتياق مثلا او بالتحديق على وجه الاستغراق بلا فتور ولا مزاحمة شئ وهو المسمى
باليار داشت وايضا قد يكون الحاضرة بالحاصل في النفس او الى صرف المعنى او بالتطلع الى الخارج
الصرف وهو على در منهم من يستحضره من حيث هو تحلي له لا على انه صورة فقط والفرق بين الصورة والتحلي قدي يتفطن له
في ضمن مثال افا كانت امرأة في يد يديراك فيها وانت غير ملتفت اليه فقل نال صورتك فاذا التفت
اليه وكالمتة بالاشارة بواسطة الصورة امراد هنيا وعتابا ونحكا اليه عادت الصورة كانهاجية شاعرة^(٦)
فحينئذ قاصرت تجليا لك فمادة التحلي هي الصورة العلمية وصورته هي ارادة التعرف الى العبد وهذا
بحسب الحقيقة واما بحسب الفهم والوجدان فقد تحضر الصورة ايضا على انه هو ويكون المحاط الى عين المعلوم

(١) في ش و تبشبه ٣

(٢) في ش و شخص من يصدر ٣

(٣) فان كان ذلك في ضمن حال كما ذكر او مقام كالشوك والصبر والشكر فهو لا يسمى الا بالارد وان كان لصف التحديق او مزاج عشق
فهو لا يسمى الشطار ٣ منه "من ش"

(٤) في ش هو تحلي له على انه ٣

(٥) اي الفرق بين الصورة العلمية والتحلي ٣ مولانا انظري

(٦) في ش ونهيا ٣ (٤) في ش التعرف ٣

لا الى صورته ثم انه قد جرت العادة الالهية انه يعفص بعد تعلق هذه الالادة الخلاقة للصور النوعية و
النفوس وتوجد اجرو تيا او ملكوتيا نورانيا خارجيا يسمى بالسكينة مرة وبالروح المؤيد به تارة اخرى و
بالوجود الموصوب اخرى فيعتمد هذا الوجود على النفس اعتمادا نار الكليم عليه السلام على اشجرة تستتج علما وحالا
وتصرفا خارقة للعادة استتباع صورة الماء البرودة والرطوبة في محلها واول وروده واستقراره
يكون على القوة النفسانية الماركة فيسمى في البدن بسريان الروح الحامل لتلك القوى وهو المعنى
بقوله "فاذا اجبته كنت سمعه وبصره" ثم يزداد نفوذا ورسوخا في جوهر نفس الناطقة عن الصورة
الشخصية التي بها انا و انت انت ثم في الحصة الحاملة للحقيقة الانسانية ثم الحيوانية ثم المعدنية
ثم في جوهر العناصر ويكون له في كل مرتبة قوة وسعة و اثر خاص مغاير الحكم لغيرها فاذا توحدت كل
مطية لها وقاضت حقيقته توحدة جامعة لها فهو الكمال المطلق ثم يترقى السعة والشموع في موطن
الوجود غيبا وشهادة ولذلك تفاخرت الانبياء بكثرة الماتباع وامتداد الشريعة فالحجة الاولى كحجة
دار المتاع والثانية كحجة دار التنزه نظرا وقدا والثالثة كحجة دار العمل والحكومة والخلوة والشدة علم
ثم ان لهذه المحبة شعبا من الهاية والاصطفاء والاجتبار والتقريب والاستخلاف والايثار و
الارسال والخلقة والتكليم والحب وغيرها وللناس بحسب مراتب من الايمان والصلاح والولاية و
الشهادة والصديقية والنبوة والرسالة والعزم والخاتمية وامثالها ولم يتيسر لي في هذه الساعة حصر
عددها وتميز حقائقها وتخصيص درجاتها جميعا سبحانه لا علم لنا الا ما علمتنا وقد ارشدنا الله سبحانه الى

(١) اي الادة مستمرة لازيد... من "ش" ١٢

(٢) في حاشية "ش" اسما هذه التكيل ٢

(٣) في "ش" والحركة ١٢

(٤) المعنى الحامل للصورة المعدنية هي الصورة الخفية والعصبية وامثالها والحامل للصورة الانسانية هي النفس الناطقة اي باهو
متوافقة لسائر افراد بني آدم مخالفا لها في الجن والملائكة والفلأك والصور الشخصية ظاهرا اي ما يختص بكل فرد ١٢ من "ش"

سبل انتساب هذه المحبة بقوله "قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ" وفصل أصولها وفروعها
 في أمثال قوله "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ" "يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" "يُحِبُّ الصَّابِرِينَ" "يُحِبُّ الشَّوَّابِقِينَ"
 "يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ" وَاللَّهُ رُؤُوفٌ مُؤْمِنٌ" وَإِنْ تَشْكُرُوا بَرِّضَهُ لَكُمْ" وبمثل قوله "بالقرب إلى عبدي
 بشئ أحب إلى مما افترعت عليه ولا يزال عبدي يتقرب إلى بالنوافل حتى أحبه" وبمفهوم أمثال قوله
 "لَا يُحِبُّ الْخَائِبِينَ" "لَا يُحِبُّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ" ونحوه وهي في السنة النبوية بسبب معلومة الله سبحانه وتعالى
 علم -

أما الشعبة الثانية :-

فمن أصولها ان سر الفيض الاقدس ركز في كل نفس رقيقة بجزء الذات المقدسة كالتسوية كسوة شان
 من شيوئها الاسماوية وجعل لها في النفوس السعيدة حلا من الغلبة والظهور وصيا لها من حضرة الفيض
 المقدس مطبقة بحسب ما يتفق من امداد الكواكب والعناصر ومن ممارستها المكاسب ومصاحبة الاكابر عند
 العقادما وبعد انزاعها وبقوة هذا المركب تجل وتصل النقطة الحية فحمة منازلات الكمل وتنوع احوالهم و
 تصنف معاملاتهم انما هو على طبق هذا المركب والمركب -
 ثم النظر في اقسام هذه المحبة واهلها من جهات (۳) -

احدها كيفية حدوثها فمن الناس من يترعرع بتيقظا مؤثرا للحق معرضا عن غيره مستأنسا بالكشاف
 الوردات من الغيب فيسمى ولي الولادة ومن ينشأ نشأة العوام فيوقظ بخارق غيب فينقطع الى الحق ويطلق
 وصوله فيسبق فتحه مجاهدته ومن يوقظ بخارق من قبول وتصرف من واصل كالمفسمون مراد محبوبا

(۱) ان الله لا ينظر الى صوركم واعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم ونياتكم احب العباد الى الله اضعفهم... محبتى للمتحابين في

جلاى ۱۲ سن ش (۲) في ش عن العقادما بعد انزاعها ۱۲

(۳) ذكر منها عشرين جهة ۱۲ منه من ش (۴) في ش ويطلب ۱۲

ومن يوقظ بتقريب معاد من الصلوة مع اهل هذا الشأن وستماع كلامهم ومطالعة احوالهم وتطلب هدايتهم
او بانزجار من مرض او فقد محبوب او من تعلق الدنيا بابلها او بذلتة فيها او يأس وحرمان منها او نحو ذلك
فيستيق بجادته فتحته فيسمى مريدا ومجبا -

والثانية كيفية نماز ما فمنهم من يتحرك بتوالي وارادات مطربة و باهتزاز بوجدان ملذذ ومن يتحرك بولاد
متلق وتالم بعقد موجع ومن يتحرك بتخريف ومواخاة عند الكسالة ومن يتحرك بتناوب قواسم والفاقات
واعرفها همه الهادي -

والثالثة مراتب قوتها فمنهم من يكون محبته ضعيفة فيكفي بشغل قليل ولا يرغب الى قطع العلائق
او قوته في الجملة فيرغب اليه ويتعسر عليه او قوته جدا فيسهل عليه وهي المسماة عشقا بالله وانما يتعسر على بعض
الاخلاق عن المال وعلى بعض ترك النخوة والجاه وعلى بعض مفارقة الاحباب وعلى بعض ترك الرسوم و
على بعض ترك الراحة وعلى بعض ترك الاشغال المألوفة سواء كانت من اللطاعات التي لا تلائم اللواد
فيتمسك بها على سبيل العادة ويضرر بها في تربية اللواد او من المباحات الملهية او المحرمات المكفرة المطلقة
الرابعة تربيتها فمنهم من جعلت لذته في عمل الجوارح واللسان ومن جعلت لذته في الاتفاق
والاحسان ومن جعلت لذته في خدمة الاخوان ومن جعلت لذته في مقابلة الاقران وكبت الالفنة
والبهتان ومن جعلت لذته في السياحة وتبديل المكان ومن جعلت لذته في شغل القلب الفكر بالجزان
والخامسة اقتنائها فمنهم من لطيف بخلوة ومجول ومن يقرب في خلوة ومن ينشرح بواجح في عشرة
والسادسة ثوراتها فمنهم من ثور نور سره بثوران النفس بمسبح او منظر من سماع الحكايات او
الالحان وروية الآيات او احسان او ثور بانكسار باذل وفقر ومصيبة او تقويتها بطاعة بدنية او بالية

(۲) فی "ش" بالخيار

(۳) فی "ش" یقر

(۱) فی "ش" بلذ

(۳) فی "ش" اقتنائها

او بمصاحبة فيض روح او مكان او زمان -

والسابعة الكيفيات الممازجة لها فمنهم من يميزج ^(۱) بالالتجار او بالتحديق او بالتحية او بالانجاب
وانتظار السانح او بالعشق حتى مات طائفته في الوجد او بالابتهاج بالوجدان او بالافتخار بالقبول وبالخبر
عن ملل المحبوب او بالتواضع والانكسار ونحوها وقد عكى ان ابا بكر كان يعبد الله اجلالاً وعمر خوافاً عثمان
حياة وعلى محبة

والثامنة ^(۲) مصارعتها مع العقل العقال ^(۳) فمنهم من غلب وارده عقله فسلبه او استخذه فتسبب ^(۴)
بالامر واستبددونه فتوكل تبرك الاسباب لم يبال لمخالفتها ولم يغلبه مع قوته في نفسه فاشتغل بتدبير
الظواهر بحكم العادة

التاسعة ثمراتها الفاضلة المرغوبة فمنهم من يجب الاستغراق في الشهود او البسط في العلوم او
الكشف للقلوب او الارواح او العائبات او المستقبلات او يجب التصرف في الحوادث الجزئية لطفاً
او قهراً او اقامة الرياضات الكلية بنفسه او بحماية القائمين بها او بترويض الطهريّة او تحمل الادمى عن الناس
او جارية الحق في خاص او عام من نظام التكوين او التشريع -

والعاشرة نظورها في موارد باغى اللسان ذكر وثناء وفي العين سهو وبكار وفي الاذن استماع لكلامه
وكماله واصغار وفي البدن تارة مجاهدة ومكابدة وتارة وجد وقرص وتارة اصفرار ونحول وفي القلب قلق
وجيف وفي العقل فكر ودش وفي النفس حلاوة وصل ومرارة يجرد في الروح انس وانجاب وفي السر
مشاهدة وبقار وفي الخفي والاخفي فناء وبقار الى غير ذلك من المقامات كما قيل

(۱) في "ش" محبة ۱۲

(۲) في "ش" وهو لا يسمون المجانين ۱۳

(۳) في "ش" الفعل ۱۴

(۴) اي اشتغل ۱۵ من "ش"

(۵) في "ش" لو تمام من نظام التكوين والتشريع ۱۶

اجبك اصداقي من الحب لم اجد
 لها مثلاً من سائر الناس تعرف
 فمنهم من لا يعرض الدهر ذكر كم
 على الروح الاكاد الروح تتلف
 ومنهم حسب بالنعواد بخصه
 ولا امترى فيه ولا تكلف
 وحسب با بالجميم واللون ظاهرا
 وحسب لدى نفسى من الرشح اللف

والحادية عشر سواها عند المعاملات مع المحبوب فمنها قبض وبسط وسكر وسجود على واستانار
 وضحك وبكار وفرح وحزينة وندم ومعاذرة وشكر وشكاية وكظم وكابة وضرب وجدل وتسلية وحزج وتصبر
 ومصاوفة واحتيال وعيرة وايتار وتذل وملال وطلب وتوقف واستغراق وتلذذ وانفجار وتصبر وخوف
 واحتجاب وطبع اصطباج الى غير ذلك من الاحوال الطارئة على الهيا

والثانية عشر متعلقاتها اعني وجهها من وجه الحق سبي وشاق سر فلا سلوان للمحب الابه وزلك ان
 منهم من ينتهي الى برزخ مالوف اوجبى صرح ظلي اولى حضرة التكليم والحادثة او الغيبة والمشاهدة او الى حضرة
 اللطف والتبشير والقهر والتسخير والحكمة والتدبير او الانبساط والسريان او التجرد والاحدية الى غير ذلك كما لا يحصى
 ولا يحصر كل انما العشق ربه بحسب ما تجلى له في سريره وتراى له من وراذله حاجته ومهته بصيرته -

والثالثة عشر كيفية تقاربها وودادها فمنهم ذواتهم لا يزال ترقى في منهاجها سريراً او بطيئاً وذواتهم
 يشتد محبتة ثم يضعف وتغلب على النفس وتنهزم عنها ثم تنتعش وينقلب من حال الى حال وجانب الى جانب
 والرابعة عشر حقوقها فمن ضرورياتها التصديق لقوله وقوة العزم على اتباع امره ونهيه وايتار غبوبيته
 على من سواه والاخلص له بنفى الشريك عنه والسكون تحت فضائه والسور لرضائه وتحمل الكاره في
 سبيله والخدر عن ملاله وتعظيم اسمه وآثاره وشعائره وتعريف صفاته واحكامه وفعاله والكرام وسائط وسبله

(٢) في "ش" الغيبية ١٤

(١) في "ش" حسي ١٢

(٣) في "ش" قضائه ١٥

والوفاء بذلك كله الى آخر الحياة -

والثامنة عشر المطلوب بها فلعمامة القيام بمرادِهِ ويسمى بالتقوى ظاهراً وباطناً وللخاصة المشاهدة
بلا مزامنة وفتور وللأخص الاتصال وهو سقوط اللطائف السافلة في الفناء وبلوغ كل من اللطائف العالية
الى غاية غروبها معاً وهذا في غاية الندرة متعنا الشد به ولكل بعض ما ذكر في آخر اصول اشعنة الاولى
على حسب الاستعداد -

السادسة عشر من لوازمها الابتلاء كما ورد " أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا إِنَّمَا أَوْهَرُوا
لَا يَفْتَنُونَ " بل ربما يعبر بذلك من احكام اصحابها عنى الشعبة الاولى كما ورد ان الله اذا احب قوماً
ابتلاهم فمن رضى فله الرضاد ومن سخط فله السخط وحقيقته انشاء تقريب يظهر به الممكنون ويقع به بالفعل ما
كان بالقوة من الجودة والصدق او الرذالة والكذب وبيان ان لنا قولاً وفعلاً اما في العلانية او في الكتمان
ويجرب فيها الشنيع والادعاء ولنا عقيدة وعزماً بالاضطرار او بالالتزام وهما ظاهران على صاحبهما مختفيان عن
غيره ولنا استعداداً عظيماً لاطلاع عليه الصلابة كغير ما نقيس الباطن فلا نجد الا خلافة له اسخاً فاذا وجد تقريب
انبعث من القلب داعية لا يطاق ردها فاذا استولت ملكت الظاهر والباطن وانصبغ بها القلب احاطت
به كانه لم يكن ثمه غيره كما قد يكون للجبان غير الممارس للحرب اذا داخلها وذلك التقريب خوف او طمع او
محبة او بغض او محنة اولذة او نحو ذلك وقد اشير الى هذه المراتب في قوله تعالى " وَإِنْ تَجَهَّرَ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ
يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى " فلا يزال يلم بالرجل من الحوادث الاضطرارية والمطالبات الاختيارية مع وقوع شئ
من العوائق الطبيعية ما يخرج الممكنون في جوهره كما يلقي النار غش الذهب في الفضة على ظاهرها ويكون في
هذه المعاملة جسم من الحكيم منها ابلان النفوس الى كمالها وتنقيتها من كدرها وانها والزمام المدعى انما بانه الله

(۲) في "ش" نفتش ۱۲

(۱) في "ش" بالالتزام ۱۲

(۳) كبغض وكبر مثلاً ۱۲ منه "من ش"

سبحانه في معاملة السابقة واللاحقة وكشف الحكمة على خدام القضاء ومن يحضره يوم الفصل والحجاز ولها
الكمال على افاضل العقلاء وما خلق الخلق الا ليعرف كماله وجماله -

والسابعة عشر تمامها وقصورها فان الفاضل اذا اشتغل في يوم وليته برهته بالذکر والحضور مع
الله شبع واكتفى والآن منه لا يكتفى به حتى اذا وجد الحق في مرأة نفسه وغيره شبع واكتفى والآن منها لا يكتفى
به حتى اذا وجد الحق وراء المرأيا قيوماً في احاطة ازلية وابدية اعنى في مرتبة من التجليات الكلية الخارجية
شبع واكتفى والآن منهم لا يكتفى به حتى اذا رأى نفسه وغيره في مرأة الحق شبع واكتفى والآن مطلقاً لجميع
المراتب جميعاً ويحضر مع الحق في المواطن كلها باحضاره -

والثامنة عشر من مهامها المجاهدة وهي التزام بعض النوافل من قبيل الاخلاق الصالحة او
العادات النافعة او العبادات الفاضلة البدنية او المالية مما يعسر على غير المحبين ويزود بها القرب
عند المحبوب على سائر المطيعين وشرطها كمال الاخلاص فيها والمكتومة على الناس فضل ولها فوائد
منها اقتتال الامر فوراً وجاهدوا في الله حق جهاداً واستحقاق الوصول الى المشاهدة
فوراً والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبيلنا وتصديق دعوى الجنة فوراً وجاهدوا بايمانهم
وانفسهم في سبيل الله اولئك هم الصادقون وكسر النفس عند حبورها والرقابة عليها عند بطالتها
وصيانة الاوقات عن اضرارها وتحصيل ملكة ينصبغ الباطن بها والتمسك بالاعتقاد عند فتورها فان
للقلوب اقبالاً وادباراً او توقع لفتحها عند فساد الاختيار في الشدايد والموت فلا يترك الملتزم الا لتقوية
الافضل الالهي او لمدخلته الهوى فيه فيصلح الترك حينئذ تبادر الى الامتثال او التقار عن الاعجاب والاعتقاد
بعجز البشرية عن مكافاة حقوق مالك الرقاب وجزا تبدال نافلة بنافلة نظراً الى الانفع في الحال والمال
وتكمن الامور الثلاثة اعنى الالتزام والترك والتهديل عن حكومة علم واثق او اشارة مرشد صادق او شهادة

قلب صادق -

التاسعة عشر من احكامها ابتغاء الوسيلة فان المحب المهجور اذا لم يجد وسيلة الى المحبوب فهو حائر بائس وان الانسان لا يستطيع التوسل الى الصنائع الحكيمة ووجدان الاصدقا في البلاد الغريبة فضلا عن لايناله الحس والوهم فالمطلوب غير معروف والطريق غير مانوس وفي السبيل بالتعدى فاطعون وبالتزوير غادرون فلا يماقد امر المحبوب بنفسه به فقال "وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ" ويجب ان يكون المرشد عالما بضرئيات المحبوب متبها في سيره واصلا اليه كمرآة عند مطلعها على الضمائر قادرا على الوقاية عن العدى والايصال الى المدى غير مسارج في تربية الطالب لعلو نفس ولا سماحة طبع ولا تحقارة ممنه شدة فليخذة على بينة وبصيرة وليوله الطالب سره وغلته منشطه ومكرهه وليسره وعسره ولا يبال في طلب المحبوب انما وجد بلا كبير على الآخرين محترزا عن غيرتهم لترتب فوائد الوسيلة كما ينبغي ولا يترتب هذه الفوائد على كل احد الا من يتكفل له مشفق عليه -

العشرون اكتسابها وذلك ان من المحبة محبة وهيمية سرها انجذاب الوجود الخاص الى الوجود المطلق وقد لا يتنبه له الا بعد رفع العوائق ولها حالتان فقبل الكسب ارادة وطلب ولجده لبعض ابتهاج و طرب كما في الرمي بعد النطام وبعض يأس وسيل دائم كما في عطش المستقي وهي مطلقا مثل ما للجحالي الارض ولكن يختلف لونها بصلاية الصورة المظهرية وركاكتها ولكل منها افضل ليس للآخره وحبته كسبية سرها تمطى النفس لاسبابها واقتوى ذرائع اكتساب هذه المحبة صجته المامورين بها المغمورين فيها على شريطة حسن الظن وصدق الطلب ثم كثرة الذكر ودوام الفكر في محامد المحبوب من جماله وكماله والعامه و مناقب اهل محبته وتوقع حصولها لئلا في اكتسابها وقد اشار الى بعضها من قال

(١) من الحيرة ومن البور وهو الهلاك " من ش"

(٢) في "ش" عن " (٣) في "ش" منها " (٤)

اجبک جبین حب الہوی وحباً لانک اہل لذاکا
 فاما الذی ہو حب الہوی فذکر شغلک بہ عن سواکا
 واما الذی انت اهل لہ فکشفک للحجب حتی اراکا
 ولا حمد فی ذا ولا ذاک لی ولكن لک الحمد فی ذا وذاکا

وقلت بالفارسیة :-

من بندگیت بجا نیام چه کنم احسان ترا چو زیر بام چه کنم
 خوبست ترا و بیم و امید ز تو پیچم کہ وجود از تو دارم چه کنم

و لجمہر فی الذکر و حبس النفس فی الخفیة و لبعض البرازخ و الاوراد و الصلوات اثر یبلغ فی اہاجتہ

المحبتہ و ترقیق القلب لہا -

و سہنا من المسائل الغامضة التي تحتاج الى رؤية و حکومتہ ان لفحص یقف بنا علی رجال
 غلبت فیہم محبتہ اللہ تعالیٰ و الاستہتار بذكرہ و التبتل الیہ عن غیرہ و استولی شغل القلب علیہم حتی
 اثمر آثار القبول عند اللہ و رفع الحجب و المکاشفات الصادقة و التصرفات الخارقة و حماية من اللہ
 تعالیٰ لہم و ہم علی تصورین من البیانة حتی یرمی منہم ترک الفرائض و ارتکاب شئی من المحرمات و لكن
 مع ندم و اعتراف و مع اہتمام بعض الخصال الجیدة كالصبر علی خشونة العیش و القناعة بالیسیر من الخوط
 و الانکسار و التواضع و الرحمة علی الخلق فتختلف فیہم نظنون فمن الناس من یعتقد لہم و یقتدی بہم فقط
 الحسن فی عزمہ لا و امر الشریعة فیصل ضلالاً مبیناً و منہم من ینکر و یقر بہم و یتصدی لایذام فہم فخرم خیراً
 کثیراً و ربما یتلی بشیوم الانکار بآفة او بزجر من الغیب فی منام فیحمل مثله علی المکر و الاستدراج فیتنصر
 بہ فہر اعظیما و کل ذلک افراط و تفريط و الذی فیہ عندی ان لا امتناع فی مثل ذلک فان من صواب

اهل السنة تجوزوا عفو عن الكبار بلا توبة وتعلق المغفرة بالمشيئة فيما دون الكفر من كل معصية والقول بالعدل
 والفضل معا وقد ورد انكم في زمان من ترك منكم عشرة امر به ملك وسياتي زمان من عمل منهم عشرة ما امر به نجا
 وقد اشار قوله جل شاناه "الامن تاب وامر وعمل عملا صالحا فاواذك يبدل الله سيئاتهم
 حسنات وكان الله غفورا رحيما" الى من اشكل عملا صالحا وان لم يستوعب الاعمال باسرها لا يقنط
 من رحمة الله فضلا عن تمسك بافضل الاعمال واجهها الى الله كما ورد الا اولكم بخير اعمالكم وازكها عند
 بللکم وارفعها في درجاتكم وخير لكم من الفاق الذهب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقكم و
 يضربوا اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله "وردد سبق المفردون قالوا وما المفردون قال الذكرون الله كثير
 والذكريات خفف الذكر عنهم ثقاهم "وردد وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما
 فمثل بالاشي الخ لا ينفي الا انكار عليه بل على عمله ولا يكرم قبول العذبة منه والبر اليه بل الاقتداء به واستحسان سوره
 وبه ويجب تفويض امره الى الله والنظر في ماله الى سعة رحمة الله وما لهم في الآخرة على ما ظهر في انهم يوقنون
 في زمره العصاة لصدق اخبار الله تعالى واستحكام امر الشريعة عنده جل شاناه ثم يعامل معهم معاملة افضل
 بل معاملة الحكمة حيث ما لم يقعوا فيها الا للتوسل الى الاشرف الاعلى والمحافظة على الاسم الاعلى فهم مصداق
 ما ورد ان من العباد من يرى صغارا ذنوبه وهو خائف من كبارها حتى اذا رأى انه يهلك قال الله تعالى
 اخطوه بكل سيئة حسنة فيقول ان لي ذنوبا لا اراها "اولا شك ان مورد هذه العنايةات لا يكون اهل
 التمرد والاعراض وعدم المبالاة بالشرائع والانهاك في الدنيا بل المستحق له في حكمة الحكيم من وقع في مثل
 الاستغراق في الشغل مع الله وصورة المحبة عليه مع ما به من ضيق العطن عن محافظة جميع الآداب وقاية العلم
 بآداب الامكان ونحوه ونحن نواخذهم بخفائسهم ولسد تمسك الكاذبين بهم والله عليم بذات صدور
 وفي حديث من قال لا اله الا الله صدق من قلبه حرمة الله على النار

ان من داوم عليه بالاكثار منه من شئ

ونهنا مسئلة اخرى ادق من الاولى تحتاج الى تايل بليغ وامعان تام وحل غامض وهي ان الاستفراء
 يريها قوما من الكفار يوجد فيهم شدة محبة مع الله والانهاك في ذكره والانتقاط عن الدنيا ويسخ لهم
 سوانح جمع الهمة في المراقبة ولذة المشاهدة واكتشاف التوحيد الوجودي ويظهر منهم تصرفات خارقة
 نظير ما في الاولياء فكيف يقال لهم انهم كفار محرومون عن النجاة وكيف يرجح عليهم عصاة المشركين بالاسلام
 مع ما فيهم من صل الحجاب والفساد وهل فوق قرب المعبود من كمال وصل على من نال وصله من وبال
 والتحقيق فيه عندي ان فيض الحق سبحانه على مراتب في العموم والخصوص فاعلمها الوجود ومداره الامكان
 ومناسبة المصلحة الكلية ثم الحيوة وهي تتبع الاعتدال فيوجد من الالادة والشعور والتلذذ في الحيوانات
 القرينية ما يوجد في الذئب والياقوت وبعد بالعقل وهو يتبع النفس المجردة فيحصل من الفهم والتدبير
 التكليفات وثمراتها الناس سفهاء المدركة اداني الهمة ضعفاء الحيثية ما لا يوجد للاسود والافعال و
 النسور الشائخة المحال وبعده الهداية وهي تتبع رضاه الله سبحانه عن العبد وثوق للعهد منه تعالى
 بموافقة امره رضاه او عهدا ثابتين الى الابد كما قال "لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ
 عَهْدًا" وقال "أَمْ لَكُمْ آيَاتٌ عَلَيْنَا بِالْخُدُوعِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنْ لَكُمْ لِمَا تَحْكُمُونَ سَلْوَةٌ
 آيَهُمْ بِذَلِكَ زَعِيمٌ" وعليها مدار النجاة في الآخرة والقرينة هناك وبعد بمراتب الولاية والنبوة و
 غيرها ولكل منها مدار.

فاذا تمهد هذا فليعلم ان من خاصة بعض انه اذا توجه الى شئ توجهها بليغا انكشف له احكامها و
 دقائقها ومن خاصية القلب انه اذا تجرد لشيئ انصبغ به فاذا توجه الرطب الى الحق واجتمعت له الهمة و
 حصلت التصفية تجددت في ادراكه الحقيقة القيومية والنصبغ بالقوة الفعالة فتظهر منه الخوارق وتأثر

(٢) في "ش" من اهل ١٣

(٣) في "ش" تتبع ١٤

(١) في "ش" جمع ٢

(٣) في "ش" القرينية ١٣

(٥) في "ش" خاصة ١٣

الهيولى عنه تأثر البدن عن القوة الوهيمية وبذلك ليس من باب الهداية في شيء نعم اذا حصل مثله لاهل الهداية كان فضيلة عظيمة وعظيمة كبرى ودرجة عليا ونجد هذه الاحوال كما لا تدفع امراض البدن و مصائب الدنيا كذلك لا تدفع آثار السخط وسوء الجزاء في الآخرة لفقدان مدارجها وان وجد رونه ان فضيلة فمن هذا السبيل تحكم بان الكافروان نال محبة مع الله فلا يزال محبة من الله ونجزم بان " مَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ " والى هذه النكتة وقعت الإشارة في قوله تعالى " وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيًا بَارِعًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا " وبين الفئتين فرقة يسمون بالاسلام ويعظمون الله ورسوله واهل بيته ويكرهون الفرائض ويستحبون الحج والعمرة ويستحقون بالشرع " فهُمْ لِلْكَفْرِ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ " والله اعلم بما يكتمون " ومن آثار هذه المحبة نكتة في تفسير قوله تعالى " فَأُولَٰئِكَ يَبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ " الهمتهاني ضمن الوارد استحسن ذكرها وهي ان للناس في اصابة المكروه معاملات فرح طائفة بخصومة وانتقام ومع طائفة شكاية واعراض ومع طائفة مصابرة على مرارة ومع طائفة صمغ وصفار ومع طائفة تبسم ورضاء ومع احب الناس تلذذوا وتمتازوا بامارة وتملق وتصدى ارضاء تارة فيكون له اظهار المكروه في سورة المرنوب وابداء الجور في كسوة البرهانة عن ان يقع على قلبه من الحجاة حجاب او من ظن تكدره " منه القباض -

واذا عرف ذلك فليعرف ان لله سبحانه مع العبد معاملتين العام وايلام وللعبد معه معاملتين اطاعة وعصيان ومن جباة الناس مقابلة الاول بالاول والثاني بالثاني ومن مقتضى خاتمة المحبة معه ان يعيل معه معاملة احب الناس فايما عبد مؤمن نزل ايلامه في صورة الانعام من صميم قلبه وان لم يكن من اهل التقرب اليه بطاعة بدل الله سيئاته حسنات من كمال فضله والله ذو الفضل العظيم

اما الشعب الثالثة :-

فمن اصول المتأصلة عند الخاضعين وانما الصين ان وجه الاتحاد بين شيئين ثم الاستة والابتلا
وان وجه الافتراق يورث الوحشة والاختلاف وبغلبة وجه الاتحاد يواد المحبة ولعلبة جهات التقارق يزداد
النفرة ويتأفية بحسب الظاهر فقرة العقل من ان التضاد انما يكون بين نوعين من جنس واحد والمختلفان
بالجنس لا يمتنع اجتماعهما وما يشهد له في الاستقرار ان النبا غرض انما يكون بين المتشاكين في منصب و
مطلب دون الاجانب وان التعصب بين اشيء واشيى اشد مما بينهما وبين الذي وتجنب الصوفية عن
الفقهاء اكثر من الجهاد ونحو اسد العلماء فيما بينهم ازيد مما لهم مع العوام الى غير ذلك من النظائر فلا بد لهذه
العقدة من حل ولهذا الغرض من كشف والمطلوب من جبيننا ادام الله ايامه اجمالة النظرية والتعرض
والتنبيه عليه -

وبالجملة فلهذا المحبة على اختلاف مراتبها قوة وضعفا اسباب كذلك ويجمع شتاتهما في اثنى عشر
وهي الاتفاق في النوع والنسب والوطن واللغة والسن والحرفة والعقيدة والاحسان الجزيل بالامن
ولا اذى وطول الصحبة مع الانبساط وحسن الخلق وحسن الصوت وحسن الصورة وهذا الاخير يتقوم بصغار اللون
تناسب الاعضاء ويتقوى بطيب اللمجة ولطف الحركات ويكمل بالملاحة والزينة ويؤدي الى افراط وقلق
يسمى بالعشق والحسن مراتب اربع المقبول وهو الملبذ غير المقلق والمرقص وهو المقلق للباطن والظاهر
لا يدوم فعلة والمفيد وهو ما يلزم القلب فتعسر الانحلال عنه ويحمل شدته والمهلك وهو ما لا يحمل القلب
قوة لذته فيزيل الافاقة قبل الاطاعة به والمراتب الثلاثة الاخرى لا يرتب على مجرد الصورة بالمضمرة اية توياته
وكلماته ونصل سهمه ما اشار اليه من قال :-

شاهد نيتك كه موئے وميانے دارد بنده طلعت آں باش كه آنے بود

(۲) في "ش" والمقيد :-

(۱) بيانه في الرابطة يتكلم من ش

وتحقیقہ عندی انه ہیئۃ متصلۃ مطبوعۃ من مقولۃ الوضع والمذک یدل علی طریقان حالۃ مطبوعۃ
سرلیجۃ الزوال بغير اختیار علی قلب المحبوب فیفعل عنہ قلب المحب السرع ما یکون واشده واول نظر
المحب کبذرا یرج شطاه فآزره فاستغلظ فاستوی علی سوقہ فانبعث القلب الی المحبوب لم یفطن
لہ ہو شطاه فاذا فطن لہ ولم یسعر المحب بتفطنہ فقد آزره واذا شعر بہ ولم یعرف رضا المحبوب تسلیمہ
لعدم تعریفہ بہا فقد استغلظ فاذا عرفہ المحبوب ذلک فقد استوی علی سوقہ فیکونان کمرأتین متقابلتین
ینعکس کل مع ما فیہنی الآخری واما رجحان صورۃ والاختصاص بحیل دون حیل فلما تبیل ۛ

ان المحبۃ امر ہا عجب ۛ تلقی الیک وبالہا سبب

والذی اکتہبت فیہ ان مریح ذلک توافق تناسیب مودین فی النفس مع تناسیب ایصادفہ
من خارج فتقع الذرۃ فی القوۃ الوہمیۃ من حیث وجدان الملائک علی قدر بلائمتہ فاذا افطت وغلبت
ملکت زمام النفس لان الوہم سلطان القوی حاکم علی النفس فانزع التماسک عنہا وایشار غیر ہا علیہا وبذہ
النسب المودعۃ فی النفس ترجع عندی الی اصول خمسینہ -

احد ہا معان روحانیۃ اومسی الیہا فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح جنود مجندۃ فانتعارف منہا
ایتلف ومانتاکر منہا اختلف ہنی خاصیتہ فی تصویرۃ الشخصیۃ مثل خواص الصور النوعیۃ کما للحدید مع
المقناطیس والورد الدائم المواجهۃ للشمس معہا وبذہ المحبۃ لانزل ان صار الجسم رفاتا وریہا کما یحکی من
قصة بشر القائل ۛ

ولو ان لیلی الاخیلیۃ سلمت علی ودونی تریۃ و صفائح

سلمت تسلیم ابشاشۃ بوصدت علیہا صدی من جانب القبر صائح

وقد سمعنا فی العصر القریب شواہد لہذہ المحبۃ من تجاذب الاجساد بعد الموت بطول ذکرہا -

ۛ فی ش " منتقلہ ۛ

وثانيها ما يرجح الى اوضاع سماوية وقوى فلكية اذ فيها تناسب والاجتماع مزاج فقد رأيت
 من انكساف الشمس في درجة طالعة وهو متمسك بالقوى ظاهرا وباطنا وشمس البدن هو القلب فاتبى
 بهوى نقاة ابتزنت فيها قوة قمرية والله اعلم ما درجة طالعتها فكان يحيد قلبه مرجحا اخضر واسعا وبادا جهبا
 فرأى كان اشعة تنفصل عنها وتشتت في جسده وما كان يستطيع الاقلاق عنها ولو بالف جبل حتى نزلت
 الشمس في تلك الدرجة وحسفت القمر في نظيرتها فظهر القلب وصفي وربما كان مثل هذا من لوازم طالعتها فدم
 بدوامها وربما كان في نفس قوة كوكبية تقتضي ان يحبه كل من راه واليه الاشارة في قوله تعالى "وَ
 انقبت عليك محبة مني"

وثالثها ما يرجح الى تناسب في اقدار الاضلاط وكيفياتها مثل ما يوجد به الاختلاف في اشتها الطعوم
 والروائح والالوان في اللباس -

ورابعها ما يرجح الى تناسب في صلابة القوة الشهوية والغضبية والوهيية ورخاوتها وفي قوتها
 وضعفها وفي الاطلاق الراسخة في جوهرها فمن الناس من يحب الحياء المفرط او المتوسط او يجب الاصغار و
 الانقياد او اليباز والتعرد او يجب الطرافة او يسير البلاهة او التأدب او الجسارة وتتحسن هيا دون هدي و
 زيا دون زبي للدلائلها على غرائز مرضية او مكرهية او الاعتقاد بالاستيناس باهل بعضها والاستهجان لاهل
 بعضها او نحو ذلك فاذا وجدت جملة منها معا اوجبت فرط الذة وكثيرا ما يتبدل فيها اوفي احدهما -
 وخامسها ما يرجح الى قاسر من ملته الروحانيات وتأثير الغرائم والرقى والدعوات المستجابة والهمم
 النافذة والافاق المحرب والنواصم البسط بسيط في فنه عند الهبة -

ثم ان للمحنة حكما نافذا البته في محلها اعني المحب فمبدأها المعرفة برويتها او برؤية تصويره او بروياه

(۱) في ش " اهدت " (۲) في ش " الظرافة " (۳) في ش " بتبدل " (۴) في ش " من ش " (۵) في ش " من لمية " ۲

وقد رأيت من رأى في منامه حبيبةً فتشغفته حباً أو باسماً حامده وبالجمله فالبدء بالحقيقة بالصورة
الخيالية او الحسية -

وأولها النفس وهو ارتياح القلب بصحبة المحبوب ورؤيته وذكره -

ثم الغرام وهو اللزوم للنفس فيتأذى بفرقة بل بغمض العين وصرف النظر عند حضوره -

ثم الحب^(١) وهو انبعاث القلب للبذل والاحسان -

ثم الايثار وهو تقديمة^(٢) في اللذية وانفيس على نفسه وغيره -

ثم الغزار وهو الاقدام على بذل العرض والنفس فلا يتأثر باللام والحبس والضرب -

ثم الهوى وهو الاكباب عليه ترك الالتفات الى غيره من الحسان فان كان ضعيف النفس فيعقبه لسكر

وهو الغفلة عن اعيان الحاضرين واصواتهم -

ثم الدهش وهو الغيبة عن نفسه فلا يقدر على الانتباه ساعة -

ثم السعق وهو عسر الانتباه بالثبته^(٣) وربما يخبر الى الموت وان كان قوى النفس -

فالوداد وهو التقطن برضاء المحبوب بشهادة القلب -

ثم المصافات وهو ارتفاع المخالفة عن الارادة -

ثم الخلط وهو كمال الموافقة في الرأى فيستحسن ما يستحسن ويستهجن ما يستهجن كما قيل -

وقف الهوى إذ حيث انت فليس لي متاخر عنه ولا متقدم^(٤)

اجد السلامة في هواك لذية حب الذكر كليلتي النوم

اشبهت اعدائي فصرت جهم اذا كان خطي منك خطي منهم

(١) في "ش" بالتبني ١٠

(٢) في "ش" وقف الهوى بي حيث انت فليس لي ١١

ولا يذم حتى غاص ١٢ من "ش"

(٣) في "ش" وهو تقديمة في اللذية وانفيس ١٢

(٤) كما في اربعة اشكال ١٢ من "ش"

واستغنى فابنت نفسي عامداً ما من يهون عليك ممن الكرم
فحينئذ لا يبقى بينهما سر محجوباً ولا شان مستورا فهذه المراتب في حالة الوصول وآما في حالة الهجر -
فالشوق وهو الميل الى اعادة اللقاء -

ثم الصبابة وهو النصاب الشوق الى الاعضاء فلا يتمكن من التماسك والضببط -
ثم الولوج وهو الهيجان لذكره ولا تاره ويشبه كما وقع للمجنون في الطبية المصبدة اذا نصب
الجمالة ابتغار لقوت اهلها لما نزل به وبهم من الفاقة فوقع فيها طبية فوثب اليها وحلها وخلاها

قالا ۛ

قول وقد اطلقتها من وثاقها فانت لليلى يا حيتت^(۲) طليق^(۳)
ايا شبه ليلي لا تراعى فاننى ، لك اليوم من بين الالهام صديق
فعيانك عيناها وجيدك جيدها ، ولكن عظم الساق منك دقيق
(وكما قيل ۛ لثمت نخر عذولي حين سماك بـ بفيه حتى كاني لاثم ناك (من ش))
وكما قيل ۛ

احب من اهلكم من كان يشبهكم حتى لقد صرت الهوى لشمس والقمر
امر يا بجر القاسى فاشتمه فان قلبك قاس يشبه الحجر^(۴)

(۲) ماداميكه زنده انى ۛ من ش

(۱) الجمال دام ۛ

(۳) گذشتت باشى ۛ من ش

(۴) وما من ما قال شاعر قرن العشرين امير شعراء الشوقى ۛ

بشتت شـ كواضى فذاب الجليد واشفق الصخر وان الحديد

وقلبك القاسى على حاله هيهات بل قسوته لى تزيد

ومن يحيا الاشواق يتعب ويختلف عليه قديم فى الهوى جديد

(سوانى)

ثم الولد وهو خلق الحياء والرسوم في الطلب -

ثم الهيمان وهو الخروج عن قضية العقل في الحركات والكلام تشغل القلب

ثم الكابة وهو سقوط المرافق البدنية ورغبة الصحبة في ذهاب الجوع والنوم وتوحيش عن الناس

ثم الاستغراق وهو خلو القلب عن غير المحبوب زمانا طويلا -

ثم الوجدان وهو تمثيل المحبوب وما شاته ومكاملته شيئا كما رأينا^(١) لصديق لنا اسمه ضيار الدين

ثم العشق الحقيقي وهو سريان صورة المحبوب مع منانته ورسوخ في الارواح النفسانية سائرا -

وتحدث منه انفعالات عجيبة كما وقع للقيس في قصيد لي ولا عجب للعقل في مثله كما يرى

فيمين عضة الكلب فسرى صورته في الادراك والحركات والصوت وبما تقاطر منه الدم تشكلا به وقد وقع

لبعض اهل التصفية من سرعة الانفعال ان ضرب مظلوم سوطا فانتفش على جلده وفي احوال العامة لقبول

البدن من صرف الادراك مثل ما يقبل من الاسباب الخارجية شواهد^(٢) -

منها اختلافات الحواس الخمس نعم لا شك في ندرة هذا الحال -

وهيها نوع آخر من المحبة لطيف يسقط فيه العجز والوصول والبعد والقرب وهو القيام بمراد المحبوب

والرسوخ في الوفاء وحفظ العهد واتخاذ الرضا وبذل النفس والعرض والمال له وان لم يكن معه طلب

اللقاء ولا قلق في النوى وهذا النوع اكثر وقوعا بسبب الاحسان والصحبة وعدة وجوه من القرابة و^(٣)

في اسباب المحبة الغرضية وعامة من به محبة مع الله ولله ويطرر في هذه الشبهة عند للعائلة مع المحبوب

مثل ما ذكر في الشبهة الثانية كما يقع في تلك الشبهة المراتب المذكورة هيها وانما وزعناها كذلك لا مؤثر^(٤)

احدا منها اذا حصلت في الابدان المتباعدة والارواح المتقارفة ففهم^(٥) له المعية الذاتية

(١) في "ش" تشبا ١٢

(٢) في "ش" فيسرى ١٢

(٣) في "ش" الخارجية ١٢

(٤) ذكرها في تاسعة تشكيل ١٢

(٥) ابعد ١٢ من ش

(٤) وانما وضعناها ١٢ مولانا عظمى (٥) في "ش" فيضمن له المعية ١٢

والقيومية الوجودية اولى واذا وجدت فيمن لا علم له الا بالعلام المحب ولا قدرة له على انشاء التصرف من وجوده
النظري الذي في دراية المحب فعني من له العلم الشامل والقدرة الكاملة اولى
وثانيها ندرة تلك المعاملات مع الله وشهرتها بين الناس وبالعكس في المراتب لتبوع بعضها
في اهل الله وعزابتها في الناس فالنادر الغريب اولى بالذكر من المشهور الشائع -
وثالثها ان تلك المراتب غاية ما توجد في المحبة البشرية واما في المحبة الالهية ففوقها مراتب من قرب
النوئل والفرانض وغيرها كما اثرتنا اليه في آخر الشعبة الاولى -

واما حكم المحبة في المحبوب فتختلف وذلك ان المعشوق اذا استشعر بباومي العاشق -
فمنهم من يزداد تزيينا وتجملا ثم تعطفوا وتقرب بالرقبة جنسية او طاعية مالية -
ومنهم من يزداد دلالا وتفقتا او اعراضا ونفرا ولا يتغير اصلا وقليل ما هو وايضا الامر الاكثر المحبوب

لا يتأثر عن محب اصلا فيحتاج المحب الى التزين في عينه وبذل المال عليه واقامة الموجهات المحبة
الغرضية واذا عجز التجا الى الاسباب القاسرة عليه فان الخرق يتعلق بكل حشيش ومن اصوبها ما قيل
بالبندرية -

لونا مانن ٹوڑا بھول گیسو کئی جو پیو کہے سو کیجئے یہی ٹونا ہونی

ومن النوادر ان يكون نفس المحب بلغة جبلة او كسبا قوة وبهتة مبلغ قوة اصحاب الهمة وكان المحبوب
منفعل النفس فاحدث فيه عطفاً ثم جذبا ثم تسخيرا وتسخير اللسان والمواعيد المرغبة مع الكتمان فيه تأثير يبلغ
والمطلوب من هذه المحبة للمتنزهين عن شوائب الشهوة الصحوة والكلام معه والانبساط منه والقرب عنده
والاظهار على ما في الضمير ورؤيته في احسن احواله تجملا وسرورا فحسب -

(۲) فی "ش" او طاعة مالىة او مثلها ۱۲

(۱) فی "ش" جبلیة ۱۲

(۳) فی "ش" ولسحر اللسان ۱۲

وقد برهن على ان لعشق بهذا النوع اجبت لفتن وشنع المحن الامن عصمه اللہ تعالیٰ فی ابتلائه
 كما انه بالنوع المذكور في الشعبة الثانية اشرف لنعمه وفضل لمن بان لنا سبعة اشياء لا شئ يدانيها في
 عزتها وشرها كل منها لذة يعيش خلاصة الحياة وهي راحة القلب وراحة البدن والعقل والعرض و
 المال والشرعية والطريقة وبذلك يفسد الكل ويهايمه ثم لا يعقبه غاية محمودة يخلفها والكل ظاهر الا في الشرعية
 والطريقة فاما الشرعية فلان بناء على الاقياد التام للشارع بنعت التوحيد والاخلاص والمعشوق
 ربها يامر ويرضى بالمعصية فان اطاعه بطل الدين وان لم يطعه فسد العشق واما الطريقة فلان صلها تخليصة
 القلب عما سوى الله وهذا يضاده اما عند غير القائل بوحدة الوجود فصرح بين واما عند القائل بها
 فلا لزوم الا يحصر في المعشوق والاعراض عن اطلاق المحبوب الحقيقي واما جهة الغيرية هي جهة التقييد وقد قال
 شيخ محي الدين ابن عربي انما كفرت النصارى في قولهم ان الله هو المسيح بن مريم لا اعتقادهم بحصر
 قبيو اثبات الالهية من جهة انه ابن مريم وماروي ان من عشق وكرم وعف ثم مات مات شهيدا فلا
 يدل على فضيلة له بل على فضيلة الكتمان والعفة فانها من غاية الصبر وانما يوقى الصابرون اجرهم
 بغير حساب وايضا فالام غير من الاقات يتاذى بها النفس فتحتمل لدفعها والام هذه البلية تتلذذ بها
 فلا ترضى بازالتها وشنع منه ما كان لمصادفة خلط سوداوي صورة مستحسنة في الوهم والخيال فساد الباعثة
 والمحركة بالانفعال عنهما وهو المذكور في الطب للعلاج نعم لعشق العفيف يحرك القلب الساكن الجامد ليوفظ
 الروح النائم الخالد ويقطع العلائق القوية فيعده لان يصرفه الشيخ الكامل الى الله وينبذ باطن الطامع على
 العبادة باللذة لا بالعرض وربما تحقه ندم وحرمان فكان احد الاسباب العادية للتوبة ولكن لا ترمى من
 عظام الحقيقة وكبراء الطريقة وائمة العرفان من يدى العرفان بالتمرن عليه والمزاولة له وسأت عن قول

(۲) في "ش" بدلتها ۱۲

(۳) في "ش" ثم لعشق بعفيف الخفيف ۱۲

(۱) ثالثها ۱۲ من ش

(۳) في "ش" فلا لزوم ۱۲

بعض الحرفاء اتقوا الامارو فان لهم لونا كلون الله فاجبت بانه لا شك في ان ليس للامارو لون معين يشبه
 به ولا تختص بهم دون غيرهم بل المراد ان ما في لونها من اسر المستولى على النفوس القنان للقلوب الجاذب
 للارواح ليس صرف امر جسماني يؤثر فيما فوق الاجسام بل هو من اشعة اعنى المشار اليه في قول القائل
 لقد صرت مقناطيسنا فقلوبنا لجذبك اياها ايك تميل
 فهو ورج من ذكار الله ولا غروني وقوعه كل موقع كما قيل
 وان ضيار الشمس تفسحوا فيوضه فيشرق ما يلقى بياضا واعبرا
 والوارها لم تنقص من بهائها تصيب جميلا والقبج المقذرا
 فالجابل تجده جباله من الضلالة والغي والعارف يتخذة مرآة لمطالعة هذا الشان الالهى والمثل هذه
 الجهات قالوا الحجاز قنطرة الحقيقة فلا دخل له في الايصال الى الحق كما قالت الجارية
 ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا الا انه من بلدة الكفر انجاني
 والله يهدي ويعصم ونجي ويرحم -

واما بصوت الحسن فاختصاص الناس فيه لحن دون لحن ايضا المثل هذه المناسبات المودعة
 في النفس وللصوت العادلية فطوله هذا الامتداد الزماني وعرضه سعة مخرجه وغلظه اوضيقه ودقته
 وبهادونت شعبها وعمقه درجة قوة مخرجه فيتحقق في الاصوات نسب صميمة وعددية وانما دونت بالآخرة
 بل رجوع استحسانها الى التناسب ظهر فانما حدوت وضبطت بالنسب ومن عين لها اوقاتا وصورها
 تماثيل بهيات فانما راعى تناسبها وقرانيا توطى قرينة وقبيلة على لحن وتواطوا القايم والبلاد في الاخراج
 والالتداد على الحان مختلفة كما يرى في الهند والعرب والفرس والافاغنة وغيرهم للاختلاف منجتهم في
 بكيفيات المزاجية والكوكبية وغيرها وللصوت مع التناسب صفار وملاحة وزينة وهي تصح الحروف

(۱) في ش "لم تنقص وقال مولانا الالهى "لعل الصواب لم تنقص او لم تنقص" ۱۲

والمراتب الاربعة من المقبول والمرقص والمفيد والمهلك فان تاثيره باستعداد السامع يصل الى الصعق والموت وافرط لذته يسمى بالوجد وبالجملة فله عند سلامة السامع عن المعارضات تاثير عظيم في اناجته لقلب وابداء مكونات النفس خيرا وشررا كما قيل ۵

يهيج الفتى عند السماع لانه يبين له السر الذي فيه قد خفي

وذلك ان الصورة في لغزاته عبارات معنى الشوق من غير احرف

وقد بالغت في استنباط قدر تاثيره وتوقع فعله فوجدته اقوى الوسائل لترقيات الاحوال و

لا اثر له اصلا في ترقيات المقامات

وكما ان لحسن الصورة اقسام فجمال النساء يخالف جمال الرجال وجمال الصبيان وجمال الصبيان

جمال الفتيان وبها جمال المشايخ اصحاب الانوار وتم جمال المقاتلة اهل الارباب

فذلك لحسن الصوت اقسام لحسن الاذان ولحسن التلاوة ولحسن الاذكار ولحسن الشاد والاشعار الشوقية

والمرثي ولحسن الغناء ولحسن النوح ولحسن تنشيط الحيوانات والاطفال وهدوهم ونحو ذلك وكل منها على

النوع ولها اصناف -

ولحسن الغناء بلحقة النظر في امور الاربعة

اهداء المعنى للمؤدى فيه انه ذكر الحق توحيداً او ثناء او مناجاة او منقبة للصالحين او مدح عظيم

او محبوب معلوم مستحق على وجه الصدق او المبالغة او الاعراق او غير مستحق او فروض او شوق او تحزين

على الهجر او القصور او فرح بوجدان المطلوب قبل المشتمل على كلمة بدعية او فسق او كفر ويزل اولاً

وثانيهما في خصوص محله ومخرجه انه ذكر امثلى محرک شهوة محرمة او بهج فتنه مجبة او صاحب

فسق وبدعة يكرم به اولاً -

(۲) في "ش" وموقع ۳

(۱) في "ش" والمقيد ۳

وثالثها في الغرض المحرك اليه انه كسب معيشية او توسل او تذلل الى ذي جاه او فرج باعياد المسلمين
او مسارعة هم او باعياد الكفار ومسارعة هم او هيجان شوق او هيج مشتاق على اختلافها خيرا وشر او نحو ذلك
ورابعها انه مجرد عن الآلات او مقرون بها من المزايير بالفم او من ذوات الاوتار المضروبة
بالنقر او بالقوس او من ذوات الجلود المضروبة من الجانبين او من جانب واحد مع السدا والطرف
الاخر حقيقة او حكما او مع الفتاحه او بمقارعة اثنين او غير ذلك -

وهذه الامور كما انها مدار اللذة او الكرامة كما لا او ناقضا بحسب الموافاة لحال السامع كذلك هي مدار
اباحتها لشرع و تحريمه و اذا تعارض سببا اباحت و حرمة ربح المحرم و ما جاء من ذلكا بها والانهما ك فيها
ممن نعتقه ولايته بما يقارب لثقلين فمأ عليهم^(۲) على بنيتة من حماية الدين او اعلا مهم بالمحبة الى الطريق
الاقوم لتبين او اظهار شرط شرعه بين المسلمين او اهانته اهل المحبة باثبات القدرح عليهم في الدين و
منكرهم غافل عن قوله تعالى "مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" فان ذلك تحصل
بزيادة حسنة واحدة فما ظنك ممن يحفظ الانفاس و تعمير الاوقات و يجتنب الشبهات و يراعى سائر
الاداب و يبرحى له اكثر مما يبرحى لغيره من عفو الزلات و لا يقع في مثله الا في شدة الشوق و الغلبات
اما مع الندم و الاعتراف بالتقصير او مع شهادة الوجدان بانتقار المعنى المحرم عنه ثم حصول لظن تخصيص
المحرم من قبيل خطأ المجتهد ثم التمسك لا باحتة بكل نقل ضعيف او حقير و الله سبحانه بما في الصدور خير
ولكن لا تقليد لغيرهم بهم فان حكم التحليل و التحريم للشارع بالبشير و النذير و تتنوع كلامه عهدة اهل النقل
والاجتهاد و التنقيب -

وسأل جدي رضي الله عنه احد اصحابه ممن كان ينبسط اليه يسلكم الى حسن لصوة اكثر ام حسن لصوت؟

(۲) هكذا في "ش" وفي العبارة سقم والله اعلم ۴ سواتي

(۱) في "ش" يعتقد ۱۴

(۳) في "ش" الارادات ۱۴

فقال الى حسن الصوت فتبسم جدى رضى الله عنه وقال طر شنيده كے بود مانند دیده - وظنى ان تاثير حسن الصوت اسرع واعم حتى فى الحيوانات وهونى الحيوانات اندر كثيرا وتأثير حسن الصوت اذوم ويختص من الناس ايضا ببعض والله اعلم -

واما الخلق الحسن فاستحسانه يرجع الى اصول ثلثة

احدها المشاركة فى غلبة فلما كانت محبة كل لنفسه ضرورية كانت محبة لنفس الشبيهة بها ضرورية وثانيها انجذاب لنقص الى التمام الذى لا يتبدد برونه ولا يستتب الا به فلما يضطر الطامى الى الماء والجائح الى الغذاء والانشى الى الذكر والصبى الى الخاضن كذلك يضطر الخائف الى شجاع والضعيف الى القوى والمحتاج الى الجواد القائم المحتاج اليه والمعلوم الى المستحسن -

وثالثها سوخ اعتقاد كونه كمالا اما بعادة وتقليد او تجربة وتحقيق فالكمال من حيث هو كمال محبوب لذاته محبوب بنية اللذة لذاتها وقد يكون ذلك مخصوصا بطبيعتها من حجب الى طبيعة مقولة الاضافة فلا يشرح الا فى تحقيق النسب والسلاسل والروابط ومن لا يشرح الا فى مقولة الكمال من المحاسبات والتقديرية ومن لا يفرح الا بمذكرة المحروب وخذاعها ونحو ذلك والكل يختلف لغلبة الخلق واشتداد الحاجة وفرط اعتقاد الكمال واعم الاخلاق جلبا للقلوب لتواضع^(۲) والسماحة فالتواضع انبات الجاهل من لا سبب ضروريا فيه لاثباته والسماحة ترك التعرض للغير طلبا وتركا وان كان لو سعة^(۳) لصدقه فقط وقد ورد "ازيدنى الدنيا يحبك الله وازهدنى عنها عند الناس يحبك الله" ومنها التسليم وترك الاعتراض على العبادة الغائبة ثم لكل من السخاوة والشجاعة والكفاية والامانة والحياء والعصمة والحلم والوفاء والرزائة والجلادة والصدق والقصاحة والامثالها فى القلب محل ليس لغيره -

(۱) فى "ش" غيبة ۱۲ (۲) قال شيخنا الامير الاميراد الله المهاجر المكي اصل الاتحاد التواضع

اصل السفر الكبر ۱۳ سواتى (۳) فى "ش" توسعة ۱۲ (۴) فى "ش" للعادة ۱۲

وَأَمَّا طَوْل الصَّحْبَةِ مَعَ الْإِنْبِسَاطِ فَلِقُرْبِ الْإِبْدَانِ وَالتَّصَاقِ الصَّدُورِ فِيهِ مَدَّ خَلِّ جَلِيلٍ كَمَا يَرَى فِي حَوَاضِنِ الْإِطْفَالِ -

وَأَمَّا الْإِحْسَانُ فَلَا يَخْتَصُّ بِالْمَالِ بَلْ يَشْتَمِلُ إِعْطَاءَ الْمَنْصِبِ وَالْعِلْمَ وَالْإِنْجَارَ مِنْ الدَّرَاهِمِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْمَالِيَّةِ وَالْعَرْضِيَّةِ وَعَدَمَ الْفِعَالِ لِبَعْضِ عَنَّةٍ لَيْسَ لِبَعْضٍ سَبِيلِيَّةٌ^(٢) بَلْ يَفْسَادُ جَوْهَرُهُمْ وَخَبَثُ طِينَتِهِمْ -

وَأَمَّا الْعَقِيدَةُ فَكَالِدِينِ وَالْمَذْهَبِ وَالطَّرِيقَةِ مَا لَمْ يَلْقَعْ مَعَهَا مَخَالَفَةٌ وَتَعْصِبُ تَوْجِبُ اضْطِرَّادُ الْمَجْتَمَعِ

وَأَمَّا الْحَرْفَةُ فَعِبَارَةٌ عَنِ الْفِعْلِ الْكَثِيرِ الْوُقُوعِ بِالْعَنَائَةِ وَالْقَصْدِ سَوَاءً اتَّخَذَهُ الْمَعَالُ بِمَكْسَبَةٍ مَعَاشِرَةٍ أَوْ لَا

وَحَزَبُ الْوَطَنِ وَاللُّغَةِ وَالسَّنِّ وَالْحَرْفَةُ أَصْرَحُ مَا يَكُونُ عِنْدَ تَفَاقُمِ خِلَافِهَا وَعَمُومِهَا كَثِيرًا أَمَّا الْإِيقْفُ

عَلَى اقْتِضَائِهَا لِمَجْتَمَعَةٍ نَجْمَةٌ^(٣) -

وَأَمَّا النَّسَبُ فَيَبْلُغُ شِدَّةً خُصُوصًا فِي الْأَقَارِبِ مَبْلُغُ الْعَشَقِ وَمِنْ أَصُولِهِ أَنْ حَسِبَ الْأَصْلُ لِلْفَرَسِ

يَكُونُ أَقْوَى مِنْ عَكْسٍ وَهُوَ عَمُودُ الْهَيْ فِي نِظَامِي التَّكْوِينِ وَالتَّشْبِيهِ لِلْمَجْمَعِ وَالْإِعَانَةِ كَمَا جَاءَ "وَأَدُلُّو

الْأَرْحَامَ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ" وَجَعَلَ فِي الْأَبْوَانِ كَأَنَّهُ تَطَلُّ الشَّعْبَةِ الْأُولَى بِمَا ذَكَرْنَاهُ

وَالِاتِّفَاقِ لِصَنَفِي لِلرِّجَالِ بَيْنَهُمْ وَلِلنِّسَاءِ بَيْنَهُنَّ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَسْبَابِ الْمَجْمَعِ بِالْعَمُومِ وَلَكِنَّ الْحِكْمَةَ

الْإِلَهِيَّةَ حَيْثُ الْقِتَابُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مُوَدَّةٌ وَرَحْمَةٌ لَيْسَكُنْ إِلَيْهَا يَنْفَعُ بَيْنَهُمَا مَعَ الْإِخْتِلَافِ مِنْ

الْمَجْمَعِ مَا لَا يَنْفَعُ فِي الْإِتِّفَاقِ لِصَنَفِي لَعَدَّةٍ مَعَانٍ أَثَرْنَا إِلَى بَعْضِهَا وَنَشِيرُ فِي الْمَجْمَعِ الْغَرَضِيَّةِ إِلَى بَعْضِ

أَثَرِ مِنْهَا وَهُوَ حَكْمُ الْحَاكِمِينَ -

الشَّعْبَةُ الرَّابِعَةُ :-

فَمَنْ أَصُولُهَا إِنْ الْإِنْسَانَ كَمَا عِلْمُ أَجْمَعِ الْمَوْجُودَاتِ لِلْقُوَى الْفَلَكِيَّةِ وَالْعَنْضَرِيَّةِ وَالْمَعْدِنِيَّةِ وَالْحَيَوَانِيَّةِ

(٢) فِي "ش" لِبَعْضٍ سَبِيلِيَّةٌ ١٢

(١) فِي "ش" وَالصَّاقِ ١٢

(٣) فِي "ش" عَلَى اقْتِضَائِهَا لِمَجْتَمَعَةٍ ١٢

والمملكة والكثرة اجزاء حاملة لها ووسعها الاتفاقيات منتفع بكل شيء استعمالاً واستحلاماً وافرماً احتياجاً الى
الالات واشدها تفاوتاً من بنى نوعه وقد تفضل على سائر الموجودات لعقل مستنبط للكليات من الجزئيات
وطارد لها في الغائيات فله بحسب كل قوة وجزء آفة يجتزئ عنها ورياضة تقوى فيها بها وكل قوة لذة
محبوبة لها لذاتها وكل آفة صنعتها كاسية لها وبها وكل اعانة من بنى نوعه علاقة حاملة عليها وضابطة
حافظة لها وويل كاشف لهم عما في ضميره وفي كل ارتفاق رغبة وحاجة لطلبه وانفس اذا تمكنت من
ضرورة الحاجة وهي دفع ضرر لا صبر عليه وجلب نفع لا صبر عنه قصدت رفايته فيها وهي استيفاء اللذة
معها فاذا تمكنت من الرفايته المعتادة قصدت جميع اصناف اللذة اليها فاذا وجدت ذلك بحسب
الوقت العاجل لنفسه ولا مثاله طلبت ابقائها وادامتها بحسب مستقبل الاصل له ولهم واذا بلغت منية
من منابها استنبطت او تلقت من اخواتها افضل منها واجتهدت في سعيها وكما يكون ذلك في الاغراض
الدنيوية يكون مثله في الاغراض الدينية والاخروية وجملة هذه المطلوبات اغراض سها مرامي قصداً
فاذا مالت الى شيء منها فقد حصلت له محبة فاجبت محبة ما يفيد ويعينه في تحصيله وكرهته ما يصد عنه
فذلك مجال الفساح المحبة الغرضية وتبين منه ان هذه الشعبة فرع ما قبلها كما كانت الثانية شعبة
لما قبلها والفرق بين البشريتين ان ما يكون سبب المحبة معها او قبلها فطبيعية وما كان بعد ما فغرضية
والنظر في اقسامها -

تارة في مبادئ الاغراض فقد يكون من فروع القوة الملكية كالمريد مع الشيخ والمقلد مع المجتهد او
من لعقل الكلي كما بين التلميذ والمعلم او من القوة الوهية كما بين الاعوان في الملاعب او من القوة
اشهوية كما بين النزويين او من القوة الغضبية كما بين الاعوان في الحرب -
وتارة في نفس الغرض انه اقامة نظام ديني كما بين النبي واصحابه او دينوي كلي كما بين الملك

(٢) في "ش" تعاوناً ١٢

(١) في "ش" ومن اكثرها ١٢

وزيره أو خبري كما بين المالك ومملوكه هذا يتمتع بنعمة ذاك وذاك بخدمة هذا أو حفظ النفس بمباح كما
بين الاعوان في المكاسب المعاش من الزراعة والتجارة والحرفة والمواجزة باقسامها أو حرام كما مع
القوات والغواش -

وتارة في حصول الغرض انه بالذات أو بالنفع كما يكون مع الملوكة ندمائها ومع الأزواج
وأولياؤها قبل اللقار وبعده فيكون مجرباً كذلك -

وتارة في الثبات والالتصاف لتغيره في أحدهما أو كليهما سريعاً أو بطيئاً أولاً -

وتارة بلزوم محنة وموونة مكافية للمقصود أو زونه أو فوطة أو بدونه -

وتارة بشرافة الغرض وحساسته عقلاً أو عرفاً أو شرفاً -

وتارة يكون عاجلاً أو أجلاً قريباً أو بعيداً

وتارة يكونه ضرورياً أو نافعاً أو فضولاً أو ضاراً لوجه آخر

وتارة بخصوص متعلقة أو بعمومه

وتارة بوجود الغرض بالسعي أو تخلفه عنه فهذه عشرة وجوه ولا حاجة إلى مزيد تفصيلها بعد الإحاطة

باصولها

ومن انفع الكلام في هذا الباب قوله صلعم "احب جيبك هوناً ما عسى ان يكون بغيبك يوماً ما

وبغيبك بغيبك هوناً ما عسى ان يكون جيبك يوماً ما"

وبالجملة يجب في هذه المحبة العمل بالحذر والتأليف معاً وأكثر الأغراض حياً الجاه والمال لكونها

ذريعة تحصيل أكثر المشتهيات وكان حصولها حصول جميعها وزوالها فقدان جميعها

ومن المحبة الشهوانية ما يسمى بالعشق أيضاً وسره توزع البخارات المنوية في القوى على حسب

(١) في "ش" كما مع القواديات * (٢) في "ش" بكونه ١٢

توزع الارواح من الدمغ والقلب فيسرى في جميعها فيلتذ جميع الحواس والخيال والوهم وتخرج الشوقية و
 منعقد العزم الى المحبوب اليه الاشارة في الحديث "زنا الاعضاء" فاذا اشتد الشوق وتعدر الوصل تنابت
 احوال ذكرت في اشعبة الثالثة فليفرق بينها بالصادق والكاذب فان هذا الضعف بقصارة الحاجة وطول
 الصعوبة ومطل بالكلية واما الاول فانه يتضاعف بطول الصعوبة ويقطع الشهوة وربما وقع عند اللقاء
 خفيف في القلب وناقض في البدن ولهب في الصدر وحيرة في الحواس يمنع طغيان الشهوة معها و
 لكن ربما يتفق القلب الصادق كاذبا والكاذب صادقا لانقلاب في اسبابها فيشتبه الامر الا على زوى
 بصيرة نافذة ومن الانقلابان صنفا من الناس يكون محبوبا بغرض^(١) فاذا لزم القلب بهم حضرت المحبة بحيث
 لا يتوهم الغرض اصلا فانه حسب طبعي.

ثم ان هذه المحبات قد تنعكس معا ويتعاقب لاشتراكها في سبب او لانفراد كل بسبب وقد لا يتعكس
 وقد يكون لشخص واحد محبوبات كثيرة من جهة واحدة او جهات شتى ويكون لجماعة محبوب واحد كذلك و
 حينئذ قد يقصد التمتع بالاختصاص فيكون احد اسباب التماسر والتشاجر ولا فيكون احد اسباب المحبة و
 والتعاون ولكن لا يخفى انه ليس كل من يتعلق به لغرض ويستوفى منه الحاجة محبوبا فان المحبة حالة تميل و
 التجذاب فرما تميل الباطن الى الغرض والحاجة ولا يلتفت الى صاحبها لفتة اللهم الا ان يسمى محبوبا بالغرض
 والمجاز وذلك لمن يبيع امره مطلوبا فيرغب في الامر ولا يرغب الى صاحبه معرفة فضلا عن محبة وكل ذلك
 واضح عند الاستقراء وايضا قد يعنى للنفس معها اختبار رغب^(٢) وبيع فسر اكلها الاحكام الشرعية الخمسة وقد لا يعنى
 يبيع عليها^(٣)

الشعبة الخامسة :-

(٢) في "ش" فتر اكلها ١٢

(١) في "ش" لغرض ١٢

(٣) في "ش" يبيع ١٢

فمن أصولها ان من التحصيل عند الحاصلين ان الاستفاضة بقدر المناسبة ومعلوم ان الانسان العامي
 مجال مشاعروني المحسوسات ومجال عقلة الغريزي في المعاني المجانسة لها والمنتزعة منها والحق جل شانها
 بما هو هو منزله عن جميع ذلك ووراءه فوق الورد فوجب عليه طلب دليل موصل اليه طلب تنبيه على
 دلالة الدليل وكيفية الاستدلال به ولا شيء في التنبيه مثل الانسان من بيته حذاته في وجوده لتفهيم من
 النطق الفصح والاشارات الواضحة والحكاية المطابقة ونصب القرائن وتأثير الهمته والتحرير عن الحالى عليه
 لما ارتكز في النفوس من داعية لتقليد في الناقص بالكمال والفاقد الطالب لفضيلة للواجد لها من بنى
 نوعه وجهته حسن معرفته بطرق الاشكال والشبهات والعوائق وبانحازاتها بالمماثلة الوجدانية و
 كذلك لا دليل على الحق سبحانه مثل الانسان من جهة كونه منظر كماله وجامع شيوخاته وآثاره وكشانه
 تجرده مع قيوميته وفهم دقائق خطابه مع شركة لغيره من الكائنات في ابانة آتلا القدرة والحكمة و
 غيرها ولا سيما الكمل منهم فانهم المراد بالمشاهدة جماله وجوارحه في خوارق تصرفاته والحبائل لجذبه واجتباؤه
 واتصل ذلك بما معهم من قرب الحق سبحانه منهم وحبته لهم وترغيبه على محبتهم واستصحاب ذلك محبة
 ما فيهم من محامد الاخلاق ومحاسن اشكال واقترن ذلك بما يتعلق بهم من الاغراض الفاضلة و
 الحاجات العاجلة والاجلة وبما في متابعيتهم من انتظام الروابط الوثيقة والمعاونات الصالحة و أكد
 ذلك ما في جبلتهم من ان محب اشيى يحب محبوبه ومحبة حتى صار الكمل منهم الوارث للحق كيشكوة فيها
 مِصْبَاحُ الْمِصْبَاحِ فِي زُرْجَانَةٍ الزُّجَاجَةِ كَانَتْهَا كَوْكَبٌ دَرِيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ
 زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ
 فقرب الحق سبحانه منهم نار وصفاتهم الكاملة زجاجة وحسن شأنهم قبل وجودهم في البشارات و

(١) في "ش" ان من التحصيل " " (٢) في "ش" التفهيم " "

(٣) في "ش" وللعائد للطالب لفضيلة للواجد لها (٤) في "ش" مع شركته " "

بعد وجودهم في السير الصالحات مشكوة وما يتعلق بهم من الاغراض الشريفة زيت والاحكام الجبلية الدنية
الى تقايدهم وترويج آثارهم زيتونة وهم مصابيح الهدى فهم نور من نور ونور في نور ونور على نور وبهم
تمت المناسبة مع الحق سبحانه في استفاضة الكلمات الطاهرة والباطنة فوجب التوسل بهم في معرفة
الحق وسلوك سبيله واقتدار رضائه ولقد راجت بحصل الانتباه لهم والانصباع بهم فيكميل الانتفاع ويتم
الاستمتاع فصار خبهم اشرف الاغراض عقلاً وطبعاً كما كان كذلك شرعاً واجمعها للفوائد وادومها في
الدايين واثق الوسائل الى الكمال المطلق الحقيقي حتى كان المقصود بعد المقصود ولا جهم توتر محبة من
تعين وتفرغ لمحبتهم والتشبه بهم وكفى به فضلاً عظيماً وفوزاً مبيناً.

ولهذه الشبهة اصول تستنبط من اصول جزئياتها ويختص النظر فيها من وجوه
احد اهل مراتب انتسابها الى الحق جل شاناه فاعلاماً ما كان بوجود الحق في محله كما ورد كنت
سمعه وبصره ولا بد في مثل هذا من التمييز بينه وبين الحلول الذي يعتقد النصارى واليهود وتحصل
ذلك بان مخلوق الله سبحانه لا عينه ولا يورح ذلك بمثال وهو استوار اشراق الشمس من كبد السماء على قطع
من نزاجبة ومن عيني ومن تحذف ومن مدد ومن فحم وتساوي وصفها من الجميع مع اختلاف ظهور آثارها
بواسطة صفاء الجوهر وكثرة قبول لفيض بدون التغيير والنزول والممازجة والاختصار وما اسن ما قال

ولما تجلى من احب تكرماً
واشهدني ذاك الجناح المعظما
تعرف لي حتى تيقنت اني
اراه بعيني جبهة لا توهمها
وفي كل شيء اجليليه ولم ينزل
على طور قلبي حيث كنت ومكلمها
وما هووني وصلي بمتصل ولا
بنفصل عني وحاشاه منها

(٢) في ش مجلاه ١٢

(٣) في ش والمتزل ١٢

(١) في ش وتشبه بهم ١٢

(٣) في ش التمييز ١٢

وما قدر شئ ان يحيط بمثلهم و ابن التري من رفعة البدر اما
اشابهه في صور سرى فاجتلى جمالا تعالى عزه ان يقسما
كما ان بدرا ينظر وجهه بوسط غدير وهو في افق السماء

ولان ابن علي جدي طال بقاره ان اتى ال عظيم لا يستغنى عنه القائل بالوحدة والضرورة المتميز
بين احكام المطاهر ولا ينكر منكرها لكونه من احكام جهة الغيرية وعندى فيه كلام بسوط وبعد ذلك انه
موصول الى الله وكاشف للحجب تبصره همتهم وتفهم دقائق طريقه وبالترغيب على الدخول فيه وحمل مشاقته
وبعد ذلك ان الله يامر ويرضى بحبته وبعد ذلك انه محبوب الله او حبه فهذه محبات اصلية في بابها
وبعد ذلك انه يعينه في امر الله بالمرافقة والصحبة او بالاباحة والانشاد وبعد ذلك انه يفرغه لطاعة
الله تجمله مؤنة مجيشته او مؤنة خدمته او مؤنة حمايته او مؤنة من يعينه فيها وهذه محبات طبيعية في بابها
وثانيها امر ان تب قوتها فاضعفها فخر والاستحسان والذكر الجليل والدعوة الصالحة والفرح باصانة
الخير والتاسف على ضده ثم ما يبعث على المواساة والاحسان ثم ما يبعث على اللقار ثم الملازمة فان كان
المحبوب كمال فالتمس به ثم لتلقن منه ثم التشبه به عملا وحالا ثم التبتل اليه عن محبة غيره ثم بذل كل
ما في يده من النفس والعرض والمال عليه وان كان نقص فالشفقة عليه وتربية بيته وحفاظته وتكميله على
حسب استعداده ثم استخلافه ثم تمكينه في ما يحرم في البذل ثم ادراجه في ضمنه في نصب عليه ما نصب عليه
وليعرج به الى ما عرج اليه وعلى الى القاضي غلام نجي الدين وكان من اصحاب جدي رضي الله عنه وكان على
جادة قومية من التقوى والمجاهدة وحفظ الآداب انه مكث يومين ونصف يوم لا يجدي في انانية غير شيخة

(٢) في "ش" مشاققة ١٢

(٣) في "ش" او بالاباحة ١٢

(٤) في "ش" الخبر ١٢

(١) في "ش" بوحدة الوجود ١٢

(٣) في "ش" بعينه ١٢

(٥) في "ش" والانشاد ١٢

(٤) في "ش" انانية ١٢

ثالثها في فوائد ما وهى آمانى الدنيا في الباطن والظاهر معا اذ في احدهما كما فهمت من مراتب قوتها
من تحصيل الكمالات والاعانات وآمانى الآخرة وعنده الله فقد ورد ابن المتحابون في جلالى لهم منا بمن
نورهم لنبين والشهداء ورد وخرج رجل زائر اخاله في الدفارسى الله على مدرجة ملكا فلما لقيه
سأله الملك ابن تيريد؛ فقال اريد قرينة كذا اريد اخالى في الله قال بنى منكم نسب او ذمة قال لا الا
انى احبه فى الله قال فان الله ارسلنى اليك ان الله يحبك ورد افضل الايمان المحب فى الله والبغض
فى الله ورد ان احد السبعة الذين يظلمهم الله فى طلبه يوم لا ظل الاظلة المتحابان فى الله اجتماع عليه
وتفرق عليه وورد ان التيسل العبد ما اذا عملت لى فيقول صليت لك وصمت وتصدق فتقول هذا
كله لك فما ذالى بل اجبت لى احدا وورد المراد مع من احب

رابعها شرط حصول فائدتها عزيمية الاتباع والغلبة حتى ياخذ بمجامع القلب لا يزال نصب
العين والمحبة بشرط اصل الاتباع مستقلة بالفوائد وورد فوائد كمال الاتباع والالم يكن لها فضيلة الا
كونها مجرد وسيلة للمتابعة مع ان مورد الحديث والفاضة تبنى ذلك ففى رواية اش من ان اعرابيا سأل رسول
الله صلى الله عليه وسلم متى الساعة فقال ويلىك ما اعدت لها قال والله ما اعدت لها كثير صلوة ولا
صيام الا انى احب الله ورسوله فقال المراد مع من احب قال اش فما فرحوا بعد الاسلام مثل فرحهم بهذا
وفى رواية ابى ذر "اريت رجلا احب قوما ولم يعمل بعملهم فقال المراد مع من احب وانت مع من
احببت" وفى رواية غيرهما كيف بمن احب قوما ولم يلحق بهم قال المراد مع من احب وقصص نعيان
معروفة مشهورة نعم ترتب الفوائد فى الدنيا مشروط بالصحة وحسن الظن وعظم الطلب بواسطة او
بلا واسطة كما ذكره فى المحبة بالذات وبالمتع.

خامسها ليس المراد بالمعينة مع المحبوب فى الحديث المعينة فى الرتبة والمكانة لحصول التفاوت

بالاصالة والتبعية وليس لخواص المحبوبين شراكة معه صلى الله عليه وسلم في النبوة والخاتمته والمقام المحمود
 والوسيلة فضلا عن خواص المحبين وعمومهم بل في المكان وليس في مكان الدنيا بالضرورة لظهور البعد
 المكاني والزمانى بين المحبوبين والمحبين بل في منزل الآخرة ويلزمها الشركة في مواهبها من التعميم
 والكرامة ولو مع التفاوت بالكثره والقلة وقد اوضحه حديث آخر فيه "كان معي في درجتي في الجنة"
 وسياتى! وسر ذلك ان المحب الاستحسان انما هو للشركة في أصل الوارد والقصور في استحكامه و
 سبوغه لاستحكام العوائق الصارفة البدئية والعلائق المانعة النفسانية عن كمال المتابعة والمحقق
 فعند النقط اعجابها بنجيب السراى ما هو له ويفوز بنيل مرغوبه والحمد لله^(١) ونوح الشركة المكانيه والمواهبية
 مع عدم التساوى في المرتبة بمثابة الاول من رعية الملك الاكلين من رزقه والساكنين في ارضه
 والامنين بحمايته والمتمثلين للمره ونهيه من لا يلقاه الا في سوق او مسجد او منتزه او مصاد^(٢) والمعززون
 منهم عنده قد يقون في منازلهم زائرا لهم وضييفا عليهم واهل الاختصاص منهم عنده يزورونه في منزله
 وداره ولكن في دار الملك المختصة به منازل بعضها للورد والعوام وبعضها للورد والخواص وبعضها للخلوة
 مع الخواص وبعضها لخواص خدمه وبعضها لخواص حريمه وبعضها للجلال المعظمة وبعضها للخلوة معهم و
 كل ذلك خالص منزله ومنفرد داره ولا يلزم من الشركة في جميع منازل ولا في ذلك المنزل على وجه
 التملك والاستبدال والتصرف والثانى ان الخادم يتبعون السادة في الضيافة فيشاركونهم في السير لنظري
 والقدى والرزق^(٣) ولكن يقومون حيث جلسوا وطعمون اذا فضلوا فلا يتوهم منهم التساوى معهم في المرتبة وفي
 الجاه والمنصب اصلا والله يهدي الى السبيل الاقوم -

سادسها النفوس الكاملة الفانية في الله الباقية به فنار لاعلميا فقط بل بنوع لطيف من العيني

(٢) في "ش" وتوضيح ١٢

(٣) مصاد شكارگاه ١٢ من ش

(٤) في "ش" والذوقى ١٢

(١) في "ش" الى ماموله ١٢

(٢) سيرگاه ١٢ من ش

(٣) في "ش" للخلال ج خلية زن ١٢

ايضا الذين انقطعت نسبهم في نسبة الله يكون جهنم لطبي بل الغرض الديني ايضا داخل في هذا التقسم ومنه
 حجة يعقوب يوسف عليهما السلام وعلى مثل ذلك يحل قوله صلعم حاكيا عن ربه تبارك وتعالى اسطخمتك فلم تطعمني
 استسقيتك فلم تسقني ومرضت فلم تعدني فحجة الناس معهم نافعة للناس البتة على قدر المحبة ومنه انتفاع
 ابي لهب يوم الاثنين بسورته بولادة النبي صلى الله عليه وسلم من اجل انه ابن اخيه وانتفاع ابي طالب
 بنصرته وحمايته صلى الله عليه وسلم.

واما محبتهم مع الناس فانما ينفع الناس بشرط الاقياد لهم كما يظهر من عدم تاثير استغفار ابراهيم
 لابيه ونهى نبينا صلى الله عليه وسلم عن استغفار المشركين ولو كانوا اولي قربي وتسلية صلى الله عليه
 وسلم بقوله "انك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء" وقوله لنوح
 عليه السلام "انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح" وقد سبق منا ان حكم المحبة نافذ في المحب
 كما وفي المحبوب احتمالا

سألبها قد تبين ان ههنا امرين المحب في الله والتحاب في الله والاول لا يستلزم الثاني لعدم
 وجوب التعاكس كما يستفاد ذلك من حديث نذرا جبرئيل عليه السلام فان الذين وضع قبولهم في الاصل
 كثيرا لا يعرفون احبا بهم واتباعهم في الشرق والغرب والقرون المتعاقبة مثلا وفي الثاني لا يجب
 التساوي من الجانبين وكل ظاهري ولكن لها آداب حفظ وادب ائمة لا يغني لطلبها وممارستها الغفلة
 عنها وهي معرفة اسمهم ونسبهم ومسكنهم والاقدام على المحبة بعد بصيرة فيه وتمتع لحواله واعلامه بحبته
 والتفقد لسواخ سروره وهم وحزنه والمشاركة له في ذلك وترك طلب المكافاة منه فان ذلك
 من الله الذي هو المحبوب الحقيقي وفيه فتح باب الشكاية والية الاشارة في قوله تعالى ذلك ادنى
 ان تقرا عينهن ولا يحزنن ويرضين بما آتيتن كلهن وترك لفضيل عليه والقول لقوله
 وعدم الاستنكاف عن نصحه وعدم الاصغاء الى من يلقى سوراظن عنه حتى تثبتة بتحقيق وايقان والاقالة

من عشراته، وحمل مثله على حمل صحيح، فإن لم يكن فبالاستفسار عنه وعدم ضمارة شكايته والبذل له و
 الاحتراز عن الاصرار على مكرهه وعلامه لعذر ما اذا وقع والامساك عنه بعد انخراط^(۱) عن عبادة
 المستقيمة مع الاصرار عليه من غير ايدار له وحفظ مسره في حالتي الرضا والسخط الا ما فيه ضرر العامة
 والحفظ عن مضار المخوف بلا اشاعة، ومن ترقى الى مرتبة عالية من المحبة قليلا تزم هذه الآداب
 على قدر ذلك -

ثامنها للانسان احوال متضادة لا يخلو عنها كصحة ومرض، وغنى وفقير، ورضا وسخط، وانسلاط
 وتكلف، وجلوة وخلوة، وقدرة وعجز، وسفر وحضر، ومعاملة مع الاهل والاتباع، ومعاملة مع الاثقال
 والشركاء، ومعاملة مع النافرين والاعداء، ومعاملة مع الاجانب والغريباء، فمن وجد فيها يرجح حقوق
 الله على حظوظ نفسه ويقدم صلاح العامة على صلاح خاصته فليغتنمها للحب في الشفاعة الاهل و
 الاثقال لذلك -

تاسعها المحبة مع الاحياء الحاضرين نافعة عاجلا واجلا واما مع الاموات فنافعة في الآجل البتة
 بشرط الاهلية والايان، واما في العاجل فبشرط دوام التوجه وتخليّة القلب معه في الخلوات و
 مداومة ذكره، وكثرة النداء له والير معه بارسال الثواب اليه والاحسان الى اهله فذلك كثير ما يفتح
 باب الاويسية ويعطي منفعة الصحة، واما مع الغائبين فبشرط الموافقة لهم واعلامهم باحوالهم فلا يفتن
 للطالب العفلة عن هذه الشروط وامثالها -

(۲) في "ش" مع الاجبار ۱۲

(۱) في "ش" بعد انخراطه ۱۳

ع لفظ نداء سے استمداد و استعانت وغیرہ ہرگز مراد نہیں جیسا کہ بعض کوتاہ فہم اہل بدعت خواہ خواہی
 عبارات سے یہ سمجھ لگتے ہیں بلکہ اس سے مراد محض یاد اور ذکر ہے اور کسی تنوینی بزرگ کو عقیدت اور محبت سے
 یاد کرنا اور اس کا ذکر کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ نزول رحمت خداوندی کا ذریعہ بھی ہے (عند ذکر الصالحین تنزل
 الرحمة) جیسا کہ حافظ ابن عبد البر المالکی اور امام النووی الشافعی وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے (باقی برہم)

عاشراً قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يخذوكم من نعمته واحبوني لاني رسول
الله ابيكم واحبوا اهل بيتي لحي وقال من احبني واحب هذين يعني حسنا وحسينا و اباهما و
ابهما كان معي في درجتي في الجنة وقال ان الله فرض عليكم حب ابى بكر وعمر وعثمان وعلى كما فرض
عليكم الصلوة والزكوة والصيام والحج فمن انكر فضله لم يقبل له صلوة ولا زكوة ولا صيام و
لا حج وقال لهم انتم خلاف نبوتى وعقدة ذمتى وحجتى على امتى قد اخذ الله يثاقكم فى ام
الكتاب لا يحبكم الا مؤمن ولا يبغضكم الا فاجر كذا فى رياض النضرة وتصحيح معناه شواهد و
وقال فى عموم الصحابة من احبهم فحبى احبهم ومن ابغضهم فببغضى ابغضهم فهو لاراحق من
يحبون الله ولا يعتد بحب غيرهم الله الا بعد المحبة معهم لله والرسول اللهم ارزقنا حبك و
حب جيبك وحب من يحبك وحب عمل يقربنا الى حبك آمين

بذما سمح به لغهم القاصر والفكر الفاتر مع تشتت البال لعل العليل وقلة الفرصة من الاشغال

(بقية حاشیہ ص ۷۱) بجائے اس کے کہ ہم نداء کے معنی ذکر اور یاد کرنے کے لئے بہت سے حوالجات
پیش کریں زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اہل بدعت حضرات ہی کی ایک مرکزی کتاب "انوار ساطعہ" کا
حوالہ عرض کر دیں جس پر ان کے دیگر علماء کی تقریظوں کے علاوہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی
تقریظ و تصدیق بھی ثبت ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "اود جو کوئی فقط یہ لفظ کہے یا رسول اللہ اس کی نسبت
ہم یہ کہتے ہیں کہ تشریح ملا اور غایتہ تحقیق وغیرہ میں ہے کہ لفظ یا بمعنی ادعو ہے اور ادعو کے معنی ہیں
ہندی میں کہ میں پکارتا ہوں پس جس نے کہا یا رسول اللہ اس کے معنی قاعدہ عربی سے یہ ہوئے کہ
پکارتا ہوں رسول اللہ کو یعنی ان کو یاد کرتا ہوں ان کا نام لیتا ہوں کہو اس میں کیا شرک کیا کفر
ہو گیا"

(انوار ساطعہ ص ۲۳ طبع اشرفی کتب خانہ اندرون دہلی مددوازہ لاہور) ۱۲ سواتی

(۲) شواہدہ ۱۲ مولانا اعظمی

(۱) فی "ش" من نعمتہ ۱۲

(۳) فی "ش" سنخ ۱۲

وسور حال الارباع بالضعف والاختلال بلامراجعة كتاب واقوال والمرجو في جناب الولى الحميم
ان ينظر وافية بعين الرحمة والرضا

فعين الرضا عن كل عيب كليله
ولكن عين السخط تبرى المساويا
والله سبحانه واهب التوفيق ومن جنابه افاضته لتحقيق -



پندرہ

فيه ذكر سبب تأليف هذه الرسالة ومراسلات المصنف ومكاتباته مع
 خواججه حسن كهنوي التي تشمل على ذكر المحبة وحقوق الصحبة واشتراط نفع المحبة
 للطرفين. وبيان اثبات محبة الله للكفار وبيان نقص في الكفار للتقصا محبة بهم بالله تعالى
 وحمل المعية "في هو معكم" على المعية بالمحبة وهي ذاتية وحمل للمعية في
 قوله عليه السلام المرز مع من احب" على الاطلاق وان الصحبة تقيد وان اللاد
 الآخرة دار حياة ذراكية يدرك فيها ما في نفس الامر وحكم المختص بالمحبة الروحية
 هو الاطاعة وبالمحبة الروحية صار سلمان من اهل البيت وبيان معنى تطهير اهل
 البيت وتشريح قول ابي علي الدقاق وبيان ولاية عرفانية وصاحبها ومن ادعى
 للمحبة بالاولياء بغير اقتداء بهم فهو بطل كذاب وخواص المحبة الالهية و
 صفات الاولياء وذكر امام المحبة الطبيعية وغيرها - ع
 تفرد بالاحكام في اهله المعوي
 (سواني)

التقريب (١)

المحرک تخريب الرسالة ان ورد على من مودودي المودودي للكهنوي الحبيب اللبيب و
الحبيب التيب الفهم لفظن^(٢) و افصح اللسن نواجه حسن متعه الله بالمنن ومنعه عن المحن رسالة
اشار فيها الى عدة من فوائد با و اقسامها فخر كني ذلك الى تحرير جوابها ولما اتفق ان جرى كلامي بجرى
الجواب توقف الاحاطة به على الاطلاع بما في السؤال فاستحنت جمعها في هذه الوراق ازالة للحيرة
والاغلاق وقد ضم الحبيب الموصوف هذا الفقير في الخطاب مع جناب استاده وهي هذه هو اعلى الاكبر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أحمد اليك الله الذي لا اله الا هو وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى آله لا يؤمن احدكم
حتى يحب لانيه ما يحب لنفسه وانا احب بجنابكما ما احب لنفسى من الخيرات والחסنات لان صلاح
جنابكما يؤثر في فان في صلاح خدامكما صلاحى ولى غير ذلك غير ذلك ولكنه لا يفيد فائدة تامة لانا
ولاكم فلا اذا تحبان لى و احب لكما ولذلك ترى اكثر الناس من الناقصين لقوا على التقص من نقص
محبة الله مع ان الحق سبحانه يحبهم اشد من حب آبائهم وامهاتهم لهم وانه لذلك صار معهم حيث
قال وهو معكم اي ما كنتم ونحن اقرب اليه اى مطلق الانسان من حبيل الوريد
واليه الاشارة في قوله عليه السلام المر مع من احب فباحب الكامل تحقق المعية وقد علم بعدم تخصيص
بداية ما من الدارين ان المعية بين المحب وجيبه يكون في الدارين وليس ذلك الا بالرتبة والمكانة لا
بالمحل والمكان فالحبة باهل الله مثل جنابكما توجب المعية بهم رتبة ومكانة لا مكانا فقط كما هو ظاهر

(٢) في شـ الفهم ١٢

(١) سبب تاليف هذه الرسالة ١٢

(٣) في شـ نجته ١٢

(٣) في شـ نرى ١٢

وَأَن فَرَضَ فَالْمَعِينَةُ بِالْمَكَانِ أَعْنَى بَدَارِ الدُّنْيَا يَثْمُرُ ثَمَرَةً عَلَيْهِ ٥

(١)

يَكْ زَمَانَهُ صَحَبَتْ بِأَوَّلِيَّارٍ بَهْتِ رَازِ صَدِّ سَالَهُ بُوْدُونَ دَرَلَقَا

فَالصَّبْرَةُ عَلَى تَوْعِينِ صَوْرِيَّةٍ وَمَعْنَوِيَّةٍ فَيَتَحَقَّقُ هُنَاكَ الثَّانِيَّةُ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ يَتَحَقَّقُ الْأَوَّلُ أَوْ كِلَاهُمَا

وَقَدْ صَرَّحَ بَعْضُهُمْ أَنَّ الصَّحْبَةَ مَعَ الْفَنَاءِ عَنِ الْخَطْوِظِ تَقْيِيدٌ وَكَذَلِكَ عَنِ النَّفْسِ وَالنَّفْسَانِيَّةِ وَالْأَفْعَدُ تَحَقَّقَتْ

بَيْنَ رَسُولِنَا وَكَثْرِ الْكُفَّارِ وَلَمْ تَقْدُرْ وَأَنَّ عُنَى دَارِ الْآخِرَةِ فَانْهَالًا تَكُونُ الْأَقْبَرِيَّةُ الْحَالُ وَالرَّتْبَةُ إِلَّا نَهَا قَدْ يَكُونُ

بِجَهْلِهِ وَلِذَا ذَهَبَ لِبَعْضٍ مِنْ حَضَرَاتِ النُّقُشْبَنْدِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ إِلَى أَنَّ فِي الْوَلَايَاتِ وَوَلَايَةِ قَدَّمَ

وَلِي لَمْ يَعْرِفْ نَفْسَهُ بَانَهُ وُلِي وَيُكْشَفُ لَهُ ذَلِكَ بِعُنَايَةِ اللَّهِ سَجَانَهُ فِي دَارِ الْآخِرَةِ الَّتِي هِيَ دَارُ الْحَيَاةِ أَيْ

ذَاتِ حَيَاةٍ دَرَاكِيَّةٍ يَدْرِكُ بِهَا كُلَّمَا هُوَ نَفْسٌ لِأَمْرِ فَالْمَحَبَّةُ تَوْجِبُ الْمَعِيَّةَ أَيْةً مَحَبَّةً كَانَتْ الْأَتْرَى لِقَيْسٍ كَيْفَ

صَارَ مَعَ سَلَى فِي الْحَكْمِ بِحَيْثُ لَمَّا فَصَدَّتْ جَارُ الدِّمِ مِنْ نَقِيْسٍ وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا فِي الْمَحَبَّةِ الطَّبِيعَةِ الَّتِي هِيَ أَدْنَى

دَرَجَةٍ مِنَ الْمَحَبَّةِ الرُّوحِيَّةِ فَتَرْتَبُ بِذَلِكَ الْحَالِ فِي تِلْكَ الْمَحَبَّةِ يَكُونُ عَلَى فِضَى دَرَجَةٍ مِنْ مَدَارِجِ الْمَحَبَّةِ لِأَنَّ مِنْ

حُكْمِهَا الْمُخْتَصَّةُ بِهَا صَيْرُورَةُ الْمَحَبِّ مَطِيعًا لِلْحَبِيبِ وَبِذَلِكَ صَارَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ زَمْرَةِ أَهْلِ الْبَيْتِ

الطَّاهِرَاتِ حَيْثُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَلْمَانُ مَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ "فَأَنَّ بَاطِعَتَهُ لَهُمْ صَارَ مِنْهُمْ حُكْمًا وَرَتْبَةً فَمَا يَضَافُ

إِلَيْهِمْ يَضَافُ إِلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَدَنِ الْأَمْرِيَّةِ وَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الشَّيْخِ أَبِي عَلِيٍّ الدِّقَاقِ حَيْثُ قَالَ قَدَسَ

سِرُّهُ ٥

تَعَصَى الْإِلَاهُ وَأَنْتَ تُنْظِرُ رَجَبَهُ هَذَا وَرَبِّي فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعُ

لَوْ كَانَ حَبِيبًا صَادِقًا لِاطْعَتِهِ إِنْ الْمَحَبِّ مَنْ يَجِبُ مَطِيعُ

وَأَسَى الدَّرَجَةَ مِنَ الْإِطَاعَةِ فِي الْحَالِ وَقَدْ يَثْمُرُ ذَلِكَ الْحَالُ فِي الْإِطَاعَةِ بِالْأَفْعَالِ فَعَلِمَ مِنْ هَذَا الْبَيَانِ

أَنَّ مَجْتَنَابِجْنَا بِكُمْ نَاقِصَةٌ مِنْ أَدْعَى مَحَبَّةِ أَهْلِ اللَّهِ وَلَمْ يَحْمِ حَوْلَ فَعَالِهِمْ وَتَوَالِهِمْ فَهُوَ بَطَالٌ كَذَابٌ لِلَّهِمْ

(١) فِي "ش" دَرَقَتِي ١٢

وفقنا على تحصيل مرضاته بحمد النبي و طهارته عليه و عليهم الصلوة والسلام و هذا الحال هو الذي توجب المعية لنا من نعمة وهي التي بها يحصل الخلق باخلاق الحبيب بل ليست تلك للعتيلايين الخلق المذكور والله سبحانه اعلم بحقيقة الحال و سلمكم الله و من معكم من الصغار و الكبار و لعلم ولى و فقك الله ان محبة اشئ يجعل المحب عين المحبوب اما بالذات و اما بالصفات و اما بالاحكام و لا ولى من جملة خواص المحبة الالهية بالنسبة الى مكنات المعشوقية له علما و عينا و لذا سار عينها عينا و ذاتا غيبا و شهادة وهي تشتمل احكام الشانية و الثالثة و اما الثانية فهي توجب الاتحاد في الصفات وهي المحبة الروحية و لذا ترى اولياء الله المتصفين بصفات سبحانه من الحيوة و العلم و الارادة و غير با فانهم اصحاب تلك المحبة و اما الثالثة فهي المحبة الطبيعية و اهم اهل هذه المحبة لقيس و قدمت في اكثر الحيوانات و هذا مقام يطلب التطويل و يقتضى الاطالة في الكلام و السلام عليكما و على من لديكما انتهت الرسالة و قد كتب بعد ما سطورا في الفارسية يتضمن شكاية عن عدم ارسال جواب الرقمة السابقة فلما طالعت كتابه و فهمت خطابه و اردت جوابه قمت بين يدي الله سائلا و بهذه العبارة قائلا .

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله المحيط القيم لنفس الامر و الصلوة على جبيه محمد الذي حاز كل فخار و لا فخر و على آله و اصحابه عظماء القدر و الاجرة
 ثم انا محمد تعالى على توالى نعمه علينا و عليكم و ندعو الله ان يصلح احوالنا و احوالكم و نسأل الله ان يديم المحبة و المصافة بيننا و بينكم و نرتجى من الله ان ينفع بها ايانا و اياكم و نعوذ بالله ان نجيب لسي و يفوت الرضا عن اعمالنا و اعمالكم و نشكو الى الله عدم وصول احوالنا اليكم و اما ما افدتم من عمل بالحديث النبوي من قوله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يحب لاجبيه ما يحب لنفسه فنحن بتوفيق الله تعالى

(١) في "ش" مرضياته ١٢
 (٢) في "ش" الخلق ١٢
 (٣) في "ش" وليي ١٢
 (٤) في "ش" المعشوقه له ١٢

منمندة ونخب لكم انخب النفس اولاً لئلا تضالعة غير نافعة ولا مفيدة بل نرجو فيها من الله سبحانه اجوراً ثلثة
 اجراً الامثال للسته واجر الحب في الله واجر الدار للشيخ المسلم لظهور الغيب واما الشكاية عن نقصانها فامر
 لا ستره فيه ولا حاجته الى الاستدلال عليه ولا سبيل الى الكاره ولا وجه سوى التكلف الى ادعاء خلافه لمن تعرف^(١)
 مراتب شدة المحبة ولكننا مع ذلك نختمه فان باليدرك كلك لا يترك كلك ويستعظم من عاجل فوائده مرسله مثلكم من الكلام
 ومطالعة ما يشرق من قبلكم كاللالي المنتظمة في سلك سواد الارقام ويتهزلسا عنها اذان الغلب المستهائم و
 يزداد بها الشوق والعزم ولا ينكس^(٢) ان منشي الله تعالى اسباب القوتها كما انشأ لاصلها انه ولي التوفيق و
 الانعام واما ما انتمم به واطرتمم ويحيوننا وذكركم من اقسام المحبة وشروط قاندها فانذرى نعتقه و
 بخرم به انه لا ريب ان المحبة صهر قاسم غلب وشان عظيم الهى كلما يقال في الانباء عن شانه والاستيفار
 لبيانهم فهو عن حقيقتها قاهر وسعة سببها السبيل المدرك حاصر الى اخرا في التحصيل ثم قلت ولما سكن من^(٣)
 قلبى بعض ما باج وركد فيه طوفان الامواج بما سقط من نفثة المصدور للعلاج لا يباع بفض وسخراج^(٤)
 ولا معارضة واحتجاج بل ابانة للحق الواضح المنهاج^(٥) بظن الانعكاس من ضمير كم الامواج ثبتت النظر في
 الكتاب اطفاء لما في من الالتهاب فانست فيه خرايد تنهر الالباب^(٦) ووجدت منه طوائف محجبة بالنقاب
 فلم اتى من خدنة بعضها بكشف الحجاب وازالة القشر عن اللباب وعن التعرض لبعضها بالاستكشاف
 من خدنة عمدة الاشراف لما عرفت من مركاتم اخلاقه نشر اللطاف وشيئة الانصاف وكيف لبعض
 العبد على النفاذ عند الاصطراف وهل احسن المصنف يرفع البدي الاستفهام عن المراد في تصدى

للاستفهام

(٢) في "ش" ولا يس ١٢

(٣) شرط ١٣

(٤) في "ش" بظن ١٢

(٥) في "ش" بنهر ١٣

(١) في "ش" يعرف ١٢

(٢) في "ش" سبيل ١٢

(٣) في "ش" نفثة ١٣

(٤) براء الشرط ١٢

فنهـا اشترط نفع المحبة للطرفين بحبته المحبوب مطلقا وقد ظهر نفع محبته صلى الله عليه وسلم للموحشي الذي
قال له "غيب عني وجهك" ولاشباهاه لاجل المتابعة بالم يظهر لجماعة من اهل قرابته ونصرتة ابقادتها و
حزن عليهم بمقتضى المحبة الطبيعية حتى نزلت التسلية عنه في القرآن المجيد فالحق اذا تفصيل فغنى المحبة الالهية
الحق سبحانه محبا كان او محبوبا لا يشترط بشئ ونفع محبته تعالى لغيره لا يشترط بشئ اصلا فانه القادر على ما
يشاء المفعول لما يريد اما المحبة معه فيشترط نفعها قبوله تعالى ومحبة قطعاً فان لنفع والخير كله بيده وفي
المحبة البشرية يشترط التمتع بالوصول وباستيفاء الغرض من محبوب بانقياده للمحب ولكن ليس كل منقاد محبا
ولا كل مطاع محبوبا وانتفاع المحبوب يتنبى على الجدة للمحب والحاجة للمحبوب وفي المحبة المركبة شيان
انتفاع بالمحبوب وانتفاع بمحبته اما الاول فهو من قبيل المحبة البشرية واما الثاني فهو من قبيل المحبة
الالهية وجاء في الاخبار عن بعض اهل البيت عليهم السلام لو ان احدا احب عبدا لله وليس بذات العبد
الالهية فان الله سبحانه يشيئه بنيتة ولا يضيع عمله ثم ان الانتفاع بكل منهما حيث كان فانما يكون على
حسب المحبة معه قوة وضعفا -

ومنها ابقار النقص في الكفار نقصان محبتهم بالله فان الحق ان المحبة اسم للحالة الانعطافية للقلب و
اما كمال الاتباع والبذل فعوارض مفارقة لها لازمة لبعض مراتبها ونحن نجد في الكفار من هو كثير المحبة بالله
والانقياد له على حسب معتقده وتشايد الانقطاع اليه عن سائر مشتهياتة ومستلذاته كالكبير والناتك واشباهاها
واشياءها ومع ذلك يبقى مخذولا لبارئه على بعض الانبياء وشراعتهم فعدم الاعتناء بهذه المحبة الانتفاع بمحبة
الله اياهم صحيح والحكم بضعفها ونقصانها بعيد صريح -

ومنها اثبات محبة الله تعالى للكفار اشد من محبة اباؤهم وامهاتهم لهم والله يقول "ان الله لا يحب
الكافرين" الله عدو للكافرين وكيف لا دلوا جهم فتعلمهم في طاعة فكانوا من عباده المخلصين

(٢) في "ش" طاعته ١٢

(١) في "ش" بنيتة ١٢

الذين لا سلطان عليهم لشيءطين وايضا قد صح اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب فلو كانوا محبوبين لما كانوا في العذاب خلدن واما ايجاده تعالى وتربيته لهم والعامه بالرزق والجاه عليهم فليس بمقتضى محبته معهم بل باقتضار حكمتهم ولحجته اطهار كما لا اله الا الله القهرية بهم ^د مثل تربيته اليه ليدركوا بطبع وتربيته لشجر لقطع والحرق كما اخبرني كلامه " وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ " سنسند رجمهم من حيث لا يعلمون " واملئ لهم ان كيدى متبين " وبيان هذا المعنى من اهم الهديات الدينية وقع به الاعتقاد في الكتاب والسنة جدا وانشاء الحق سبحانه الى حكمته فقال " وَوَسَّاءُ اللّٰهُ بِمَعَكُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُونُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ " -

واما الناقصون من اهل الايمان فظهور هذه المحبة معهم في الدار الآخرة كما دل عليه حديث ادنى اهل الجنة منزله يقول له الرب تبارك وتعالى " تمن يا عبدى غتمنى حتى اذا قطع امنيتك جعل يذكره الرب تمن من كذا تمن من كذا حتى اذا انقطعت به الاماني قل لك ذلك ومثله معه في رواية ابى هريرة وعشرة امثاله معه في رواية ابى سعيد وانشاء اليه حديث سلف في اول الكتاب ان الله يرحم اهل الجنة بمائة رحمة ما في الدنيا منها الواحدة واما دار الدنيا فانها قاعدة سلطنة صفة الحكمة والرحمة والقدرة لها من صورتيان بدلتها مقيدتان بها ومع ذلك فالابناء مختلفون بالافعال والاحوال والسنين في اشفاق الابوين عليهم كما ورد في تمام الحديث ان الله لا يضل النار الا المار والمتمرد الذي ابى ان يقول لا اله الا الله -

ومنها حمل المعية في قوله تعالى " وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ " و" وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ " على المعية بالمحبة واما هي محبة ذاتية بحسب اقيومية والاحاطة وصفاتية بحسب العلم والقدرة واما التي بحسب المحبة فذكرها بالتخصيص في قوله " لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا " " كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِ " وبالاعتماد في امثال

(۲) في "ش" الاعتقاد ۱۲

(۱) في "ش" لهم ۱۲

(۳) في "ش" معية ۱۲

قوله "إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ" إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ -

ومنها حمل المعية في قوله صلى الله عليه وسلم "المرء مع من أحب" بمقتضى الاطلاق وعدم تخصيص على ما في الدارين وانما هو مقتضى العموم ولم يوجد ثم حصرها في الرتبة والمكانة وقد سبق انه لا شركة معه صلى الله عليه في النبوة والتجانية في الدنيا ولا في المقام المحمود والوسيلة في الآخرة لا المحب ولا المحبوب وان الرب في بعض المواهب والمزايا فلا حاجة الى التقييد بكمال المحبة اذ عوام امته صلى الله عليه وسلم انتفاع بكلامه ونشره وسفاهة سوار كان من اصحابه او من اهل الصغائر او من اهل الكباير بل المراد بالمكان في الآخرة ونعيمها على حسب ما هو صورناه في الشعبة الخامسة في شأن النبي صلى الله عليه وسلم فيقال مثله في سائر اهل الله كما انتم هنا كما نعم قد تكمل المحبة اذا كملت على صحة صورية بالمجانسة^(۱) والمقار ومعنوية بالمتابعة والافتقار وليس ذلك من لوازمها لكل احد مع كل احد -

ومنها ان الصحبة مع الفناء عن المخطوط وكذا عن النفس والنفسانية تقييد فان الحق ان الصحبة مع الانقياد تقييد فناء المخطوط والنفسانية وبعد فناءها تقييد فناء النفس والمقامات العالية والكمالات الغالبة -
ومنها ان الدار الآخرة ذات حياة دراية يدرك بها كلما هو نفس الامر فان الصحيح كلما يدرك بها نفس الامر اذا ادراك كل ما هو نفس الامر خاصة لعلم الالهى -

ومنها ان الحكم المختص بالمحبة الروحية الطاعة فان الطاعة لا يختص بالمحبة فضلا عن المحبة الروحية كما ذكرناه انه ليس كل منقاد محبا ولا كل مطاع محبوبا وكثيرا ما يوجد في الاستيلاء بالقهر ما يذم سب التصنع ويلقى الانقياد ظاهرا وباطنا نعم الطاعة في حالة الاختيار والغيبنة عن علم المطاع انما توجد بالمحبة ولكن لا يختص بالمحبة الروحية فان اهل الجاه والمهابة الذين حسنت اخلاقهم وطابت ثنائهم من الملوك والامراء يطعمهم ذماتهم واعوانهم الذين فازوا بوافر الانعام وامتازوا بمزيد التوقير والاكرام في محياهم ومماتهم بالظاهرو

(۲) في "ش" بالهجاء ۱۲

(۱) في "ش" قد تجمل ۱۲

الباطن بما يحق ان يضرب به الامثال وسيطر في كتب الاحوال تبكيها للمدعي الباطل البطل ودستورا
لصادق في الحال وكذلك في اصحاب لعشق لطبعي بل في الاولاد والماليك والتلاميذ المتادين
بالاداب القائمين بالحقوق ثم ان الاطاعة انما هي حكمها في محبة الاصاغر للاكابر واما في عكسها فحكمه
التربية والتاديب دون الاطاعة والاقبياد كما ذكرناه من قبل -

ومنها ان بالحجة الروحية صار سلمان من اهل البيت فانضاف اليه الطهارة من الادناس
الامكانية فان الطهارة من الادناس المشار اليها في قوله تعالى **اِنَّمَا يَرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا** لم يثبت في حق سلمان عند الفريقين والذين كملت
فيهم المحجة الروحية وتمت لهم الوراثة والنيابة كالشعة من العشرة المبشرة وبلال وعمار وابي ذر و
سائر الافاضل من المهاجرة والانصار واصاروا من اهل البيت بل الحق ان سلمان كان مولى رسول
الله صلى الله عليه وسلم اشتراه فاعتقه وموالي بني هاشم منهم في تحريم الصدقات والاختصاص ببعض
النواع المحجة والحجاية منه صلى الله عليه وسلم -

ومنها انضيايف الطهارة من الادناس الامكانية الى اهل البيت عليهم السلام وانما هي من الادناس
الجماعية وذلك لانه لا يرمى من الادناس الامكانية الممكنة الوجود لحصولها في كل من يستبرأ بالماء و
التراب بل التي ينشأ حصولها طبيعة الامكان وهي بطلان الذاتي والارتباط بالغير و دوام الاقتار و
رق العبودية وانحصار الوجود والحدوث والفناء وخلقية التغير والدوران بين الخوف والرجاء ولا يمكن
لاحد من الكمال تنزه عنها بل الكمال هو وفور النطقن بها والقيام بحقوقها وانما النزاهة عنها اللو اجب الحق
بل ثباته ولكن للادراج بملايسة الاجسام اذناس لاحقة وهي الاحتجاب بها عن الاتصال بمبدعها و
مشاهدة النوره القدسية وتحمل ظلمات معاصي ناشئة من قواها الوهمية والشهوية والغضبانية والانفعال

عن غير ما من نفوس الشيطانية والاستغراق في تدبير البدن عن التشبه بما فوقها وطريان العقلة لاجل لانهاك
 في شغل واحد عن سائر الاشغال وانحصار الحواس في الاوضاع المعتادة وتكدر مراتبها بالصور الالهوية و
 مغلوية قوتها العلمية والعملية لجذب الدواعي السفلية والمصالح العاجلة عن القيام بحقوق الالهية و
 المصالح الآجلة فالكاظمون تيسر لهم تجلية وجه الروح والظهارة والاخلار عن هذه الادناس واثباتها واذ
 احترز عن الغذار الحرام او الشبهة ولازم الطهارة والعبادة الشرعية واجتناب المعاصي العنصرية لم يتعفن بالميت
 بل تطيب وربما تعطروا اذا ارتاض بقلته النوم والاكل وبالرياضة الجيالية والاسماوية فلهطف وترودح قريبا
 تنده على طي الارض والمشى على الماء والطيران في الهواء والنفوذ في الجدران وتبديل الصورة والقامة والتمثل
 في اماكن متعددة كما وقع بجدي والكمون ثم البروز في ذلك المكان كما وقع لوالدي رضي الله عنه او في غيره
 كما وقع لابى الخير التبياني فهذا لهم نوع آخر من الطهارة من الادناس الجسمانية -

منها قول شيخنا ابى على الدقاق ^{١١} تعصى الاله وانت تظهر حبه . هذا وربي في القياس يدع

وانه يجب حمل العصيان فيه على ما كان لعدم المبالاة بالديانة والانهماك في الدنيا والهوى وما كان بطريق التمدد
 وقصد المخالفة ولو في امر الما ذكرنا من وقوع التقصير بتغلبة الحال او الشغل في زمرة من الاولياء ولقد
 اجاد فيما افاد شيخنا العارف الكامل ابو الرضا محمد قدس الله سره ان من الولاية ولاية احسانية شرطها كمال
 تقوى وصاحبها محفوظ وان لم يكن معصوما وله مرتبة الدعوة والاقتدار وبهم الانتقال للخاصة والعامة -

^{١٢} ومنها ولاية عرفانية وصاحبها قادر يكون محفوظا بل مغفورا وليس لهم مقام الاقتدار ^{١٣} منتفح بهم الخاصة
 فقط وقد اسلفناه في الشبهة الثانية وايضا ما استبشر الصحابة بقوله صلى الله عليه وسلم المراد مع من احب
 الارجار لغير نقصان العصاة -

^{١٤} ومنها ان من ادعى المحبة مع اولياء الله ولم يحيم حول افعالهم واحوالهم فهو بطل كذاب فان من
 ادعى المحبة لسانا وبهتان فلا شك انه كذلك واما من ادعا جنانا وايقانا ولم يستعد باحوالهم وافعالهم

فہو مقبول مرحوم بل ہو فی حد من الولاية، و ہومن المتشبهة او من المتشبهين بالمتشبهة فہو ملحق
بہم و متصل معہم کما فصل فی العوارف و غیرہ و فی فصوص الشیخ محی الدین بن العربی ما حاصلہ انما
ینتفع بکلامنا عارف و اصل او من یصدق و فی مثل ہذا ورد المراد مع من احب -

۱۲ و منها ان من خواص المحبة الالهية صبر و رتہ تعالیٰ عین ذات الممکنات المعشوقۃ لہ غیباً و
شہادۃ فان فیہ خلط المذہبین المختلفین فان عند القائلین بوحدة الوجود حقائق الممکنات شیون
و اعتبارات لباطن الوجود کما ان وجوداتہا شیون و اعتبارات لظاہرہ، فلیست ہناک غیریۃ
ینتفی بالمحبة حتی یھیر عیناً و عند المنکرین لہا ما حصلت ہناک بواسطة المحبة عینیۃ و لا انتفت
غیریۃ -

۱۵ و منها ان اولیاء اللہ یتصفون بصفاتہ تعالیٰ من الحيوة و العلم و الارادة و غیرہا بواسطة المحبة
الروحیۃ الیٰ شرتہا الاتحاد فی الصفات فان الاتصاف بہذہ الصفات حاصل لجميع الناس ظلیۃ
من الحق سبحانه لا یختص بالاولیاء و اہل المحبة و ان اربد بالصفات ما یترتب علیہا خسر
العادات فہی تتبع صفاء الجور اما جبلیۃ کالاکما فی الملائکۃ او ناقصاً کما فی الجن، فخوارق
الناس عادات لہم، و اما کسباً فیشارکہم اہل التصفیۃ من الجویۃ و نظائرہم الطالبون للدنیا
بمکاسب معلومیۃ من حبس الانفاس مع الجلسات و التصورات نعم العلوم و التصرفات الفائضۃ
من شعثۃ تجلی الالہی علی نفوسہم من خصائصہم -

ثم ان محبة الاولیاء کما اسلفنا ناشتہ من حضرتہ الفیض الاقدس و حضرتہ العین الثابتہ

(۱) فی "ش" او مومن مصدق ۱۲

(۲) فی "ش" لہا ۱۳

(۳) فی "ش" تتبع ۱۴

عہ قال الشیخ المحدث مولانا القاضی شاد اللہ العثماني المحضی المنظری النقشبندی الغانی فتی زبانی برہم

من فوق المرتبة الروحية ومنتہیة الى ذوق الاعل و تجريد العين الثابتة عن ملبسها وسارية
 فی جوہر نفس والبدن ایضا كما قال العارف اکمل الشیخ ابو سعید ابن ابی الخیر فی جواب
 من سأل اثر ازل و ال باشدیانه عین نمی ماند اثر کجا ماند ثم انشد

جسم همه اشک گشت و چشم بدایت در عشق تو بے جسم همی باید زیست

از من اثرے نماید این عشق از چیست چون من همه معشوق شدم عاشق کیست

وقد ذكرناه في الشجرة الاولى -

ومنها ان امام المحبة الطبيعية نقیص فانه لا يظهر امامة لمن بقیت محبة جاذبة بعيد الموت و
 لا لمن اشتدت به المحبة حتى مات من نظرة و الامن دام و صلة مع المحبوب فطوى ميا دینها و حوی
 جرینها و الله اعلم -

(بقية حاشیه ص ۸۴) المتون سنة ۱۲۲۵ م فی تفسیر المظهری ج ۱ ص ۱۹ "وبصيرة الكشف حاملة بان صفات الله تعالى نقایس
 متمايزة فی مرتبة العلم فنقیض الحياة الموت و نقیض العلم الجهل و نقیض القدرة العجز و نقیض البصر العمى و هكذا ہی اعدام
 اصلية تقررت فی مرتبة العلم بالاضافة الى نقایسها و بصنع الله سبحانه و كمال قدرته انصبغت تلك الاعدام فی تلك
 المرتبة بصبغ نقایسها التي هی صفات الكمال و تلك مخلوطة فی مرتبة العلم سمیت اعيانا ثابتة و انصبغها فی تلك
 المرتبة بصبغ الوجود هو الكون الادل او السبب للكون فی الخارج كما ذكرنا فی تفسیر قوله تعالى كن فيكون فی سورة البقرة
 فالاعيان الثابتة ظلال للصفات و الممكنات فی الخارج انظلي ظلال لها و معنى كون الممكنات ظلال لها ان
 افاضة الوجود و توابعه من المباد الفياض على الممكنات الموجودة فی الخارج ليست الا بتوسط تلك الاعيان الثابتة
 كما ان نور المصباح الذي فی الزجاجية ينسبط على الاشياء بتوسط الزجاجية و اشیر الى ذلك فی تفسیر قوله تعالى
 مثل نوره مكشوة فيها مصباح المصباح فی زجاجة

ثم اعلم ان توسط الاعيان الثابتة بين الصفات و الممكنات انما هو فی دار الدنيا و اما فی الآخرة فيكون
 افاضة الوجود و توابعه من الصفات بلا توسط الاعيان و هذا هو الوجه الطريان الفناء على الممكنات فی الدنيا
 لا فی الآخرة - ۱۲ سوانی

(۲) فی "ش" ابو سعید ابن ابی الخیر ۱۳

(۱) فی "ش" الازل ۱۳

وإذا وقع النظر السامى عليه فالماحول من الجناب الشريف ان يحيلوا ذلك على صرف المحبة و
 لمبايعة دون مطالبته الجواب والمنافضة بل اطالة للكلام مع الاجتهاد وتشوقاً الى الاطالة المكنونة
 في الضمير المنير بالبهاء وتشوقاً لما يبرحى وروده من البيان الفصيح اللذيذ الاداء فان فخلصكم بكرة
 ان يشوش اوقات اهل الفضل والكمال او يحيل على الخطار كلام السابقين سابق اهل المحبة والوصول
 وفي خاطري لكلام الشريف محامل صحيحة ومعاني صالحة بالاجمال والله يهدي الى سواد السبيل و
 ويطفي اوام الغليل ويشفي صدر الغليل فله الحمد باطناً وظاهراً وعلى جيبه الصلوة اولاً و آخراً ومنه
 يبرحى العفو لئلا يفهموا قولا وخاطراً -



تفصیل
ف

فيه تشریح وتفصیل وایضاح لبعض ابجاث اجمدت وابهمت فی الشعب
المذكورة وتفصیل درجات المجة بان ادناها ما يتعلق بالاعیان الجردية ثم ما يتبع
الشعور ثم ما يتبع الاعیان الشاعرة ثم ما يتبع الحس وتفصیل بعض حضرات الاسماء
الالهية وتوضیح بعض مراتب السالكين ولوا صدين وایضاح بعض اسرار المجة فی
الشعبة الاولى وبيان شرح شواهد التجارب بعد الموت وقصص وحكايات غريبة و
اسرارها الغامضة وشرح حقيقة القوى وتفصیل اسرار شهادة قلب المحب و
قصة فصل نبلي، واسرارها، وشرح تأثير الهممة وتفسير الهممة على ما بينه النبي
الاکبر محي الدين ابن عربي وتفسير بعض آيات القصيدة للمصنف في رد قصيدة
ابن سينا فی حقيقة النفس تشریح اخلاص الخواص وتفصیل قصص نجان و
تشریح ان الانبياء اشد الناس محبة لله تعالى وبيان مراتب المجة للخمسة اولى
العزم من الرسل وبيان اسباب توجه الشئ الى امرها وشرحها وبعض ابجاث
غامضة، - (سواني)

ولما ختمت الجواب اجبت ان اوضح بعض ما ابهت او اجملت في بعض الشعب المذكورة مما
يخاطب به الحبيب الموصوف فنظمت في نكات

أحدتها قدر الطوى في اثناء الكلام ايما الى ان للمجبة درجات اربعا اعمها ما يتبع الوجود بوصف به
الاعيان الجمادية ايضا والمعاني وهو معنى دقيق لا يعرف الا الخواص ذكرتها في نطقن الاذكيار ثم ما يتبع الشعور
يوصف بها الاحياء فقط وهو المعنى المتعارف في الخواص والعموم ذكرتها في حيطرة المحبة الغرضية ويتعلق
بالاعيان الشاعرة والجمادية والمعاني جميعها ثم ما يتخص بالاعيان الشاعرة وهي التي اغتنبت منها
بالشعب الخمس ثم ما يتبع الحسن (٢) يبلغ حدا يعلق المسمى بالعشق ويختص من الناس بمن له سماحة نفس
ورقة قلب وذكاء حسن وغلبة وهم ويميزت صادقها من كاذبها في المحبة الغرضية وزيتها من شينها في
المحبة الطبيعية فليفهم -

وثانيتها التي كنت ذكرت في الاصل الاول من الشعبه الاولى ان من كليات حضرات الاسماء الالهية
حضرة الالهية وحضرة الربوبية والفرق بينهما غير متعارف عند اكثر الناس فاردت حله وهو ان للاقسام
السبعة للاسماء الالهية وهي المأخوذة من الصفات النفسية والصفات الحقيقية والصفات الخلقية والصفات
الرتبية والصفات الفعلية والصفات الاضافية المحضة والصفات السلبية من حيث بيئتها المجموعية
مراتب اربعا (٣) اولى اثبات اسولها في عين الذات واستغناؤها عن المتعلقات المخصوصة وابتهاج الذات
بها في نفسها والثانية توجيهها الى ايجاد اسول العالم وكلياته وما في حكمها من الامور محفوظة بالاستمرار
باقتضاء حقائقها واني اعطاه حقتها بابدار آثارها وان تضمن ذلك وجود الافراد في الجملة من حيث ان
الكليات لا وجودها الا في ضمن الجزئيات فهاتان المبتتان نسيمها مرتبة الالهية والثالثة توجيهها الى

(٢) في "ش" الحسن ١٢

(١) في "ش" جميعا ١٢

(٣) اسم ان ١٢ من ش

جزئيات العالم الواقعة في الاستحالات والالتفاتات من حيث استنباطها من الكلبيات على وجه لا يفقد
الخير الغالب وحسن الانتظام لكل منها ومن حيث درج القوى والاستعدادات فيها والرابعة توجيهها الى
الجزئيات من حيث ابراز مكنوناتها وايقار مقتضياتها بالابقار والحفظ والتكميل فهاتان المرتبتان نسبيهما
حضرة الربوبية ولا يخالفنا متكلم ولا حكيم ولا صوفي في هذه المراتب بهذا القدر وانما خالفتم ايانا مثل
خالفة الكلامي لفلسفي في الادراك وصدور الآثار فالكلامي لا ينكر ادراك شيء من الصور والمعاني
شهوذا وغيبية وانما ينكر ان يكون ذلك بجواس باطنية وكذا لا ينكر ان النار جوهر حار يابس لطيف
محرق وانما ينكر ان يكون ذلك بصورة نوعية في المادة فذلك امتياز المرتبتين عندهم انما هو بحسب
المخاطب والفهم لا يربح الى مرتبة وجودية والذي تذهب اليه ان للحق سبحانه في كل مرتبة كلية تجليا خارجيا
به انتظام تلك النشأة فلما وجد اول ما وجد العماء الذي هو المادة الامكانية فوق المواد الجسمانية كان
للحق جل شاناه فيه تجلي هو اعظم التجليات وسينوع^(٢) سائرها كما ورد "كان في عمار ما فوقه هواء وما تحته هواء"
فانفجر من هناك فيض الخلق والايجاد بامر كن للحقائق المتقدمة الروحانية والنفوس الشائخة والصور
النوعية ثم لما تم بناء العالم كان للحق تبارك وتعالى تجلي عظيم آخر معتد على قوة هي برزخ جامع بين
وسم الشخص الاكبر وخياله وتصرفته وعازمته كما ورد "خلق السموات والارض في ستة ايام
ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ" وانفجر منه فيض التيسير والتشريع والهداية فالتجلى الاول عندنا
يسمى مرتبة الالوهية ومن كان توجيهه وشهوذا ووصوله وقبوله والفتاء فيه والبقا به الى هذا التجلي قلنا ان
محبته ناشئة من مقام الالوهية من اجل جذبها اليه وكشفه عليه والتجلى الثاني يسمى مرتبة الربوبية ومن كان
توجيهه وشهوذا ووصوله وقبوله والفتاء فيه والبقا به الى هذا التجلي قلنا ان محبته ناشئة من مقام الربوبية
من اجل جذبها اليه وكشفه عليه ولما كان التجلي الثاني من شعوب الاول لم يجعله منفردا بل قلنا بانضمام حكمه

(٢) في "ش" وبتنوع سائر ١٢

(١) في "ش" بالايضاد ١٣

الى تحلي الاول فافهم واعلم ان والدي رضي الله عنه قد اشبع القول في بيان المرتبتين في التفهيمات و
 تلمحات وخصوصاً المرتبة الثانية في السطحات والهوامح -

تألفتها اني كنت ذكرت في الاصل الثالث من الشجيرة الاولى مراتب ترقيات السالكين والواصلين
 بعبارة سوى اسمائها المتعارفة فحسبت ان لا يفهمها اكثر الناظرين فاروت الایمار الى اسمائها ههنا، فاعلم
 ان نزول تحلي الجبروتى الخارجى على النفس ومرتبه في قواها النفسانية يسمى قرب النوافل ونزولها الى ماتحتها
 من القوى يسمى بمقام القربة ونفوذها في جوهر النفس يسمى ذوق الازل ووراثه النبوة وفي الحصة الحاملة
 للحقيقة الانسانية يسمى قرب الفرائض ووراثه الرسالة وفي الحصة الحاملة للحقيقة الحيوانية يسمى وراثه الغزبية
 وفي الحصة الحاملة للحقيقة المعدنية يسمى قرب الملكوت وفي جواهر العناصر مرتبتي اللطافة والكثافة يسمى الفوقية
 وكالات الاصلية والفائض على الهيئة الجامعة يسمى الكمال الحقيقي ثم يزاد هذا تحلي الكمال متانة ونساراً و
 اتساعاً على حسب اتساع الاسماء الالهية المدبرة للعالم من خصوص الى عموم فيسير بالتقدم فيما صار قبله بالنظر و
 يتمتع بالاصالة بما تمتع به بالتبعية وعبارة الافصاح عنها قاصرة لاستطرادية المقام وتبين من هذا ان يسلك
 مبنى على حركات ثلث الاولى تركية المدركة عن بصور الكونية وترقيتها الى حقيقة الحقائق وتخليتها عن غيرها
 من الحظرات والهواجس حتى تستوعب النفس وتنتهي على حسب ما قدر للسالك بنزول تحلي الخارجى عليها والثانية
 يتبدى من نفوذ هذا تحلي في مراتب وجود السالك وينتهي الى حصول الكمال المطلق الحقيقي والثالثة يتبدى
 من متانته ونسارته الى حيث ما اشار الله ولا يغيب عنك ان الفاضل الجبروتى اكثر ما يكون من الذكر
 والصلوة والسلاوة والفاضل المملوكى عن غيرهما من اصناف الطاعات وان ما يتبدى منه امر الكمال
 وينتهي اليه ليس سوارى لكل ففى نوع من الانواع يتحقق كمال الولاية وفي نوع يتحقق كمال النبوة وان
 بعد انتهاز الكمال المقدر يجب ان يقرب مرتبة من هذه المراتب على مقتضى طبع السالك والاسم المرئى له

والامر بقصودني عناية ابارى حل مجده منة فايك ان تزعم النبوة طرفا واثر امن الولاية او حكم على حصر مراتب
الكاملين من مشاهدة بعض الآثار فتقع في ظنون سيئة في التفاضل بينهم -

رابعتهما اني اريد ان اوضح السر الذي ابهتته في اول الشعبة الثالثة مستكشفا عن المحيب الموصوف
وبيانه ان كل من الجنس والفصل وان كان جزرا للماهية ولكن لفصل حيث ما كان بازار الصورة التي بها
فعليتها فهو الذي به الماهية هي والجنس ان كان مأخوذا عن المادة فانما هو منصته ظهوره وحباله صطبا به
وان كان مأخوذا لها فانما هو طفاضة سبوعه وشعاعة طلوعه ومن غفلة المتفكرين ان الاعراض باسرها بساط
خارجية لا يمتاز منها ما بالقوة عن ما بالفعل كدليل الحق ان المادة والصورة في الجواهر لاجل كونها طبائع مستقلة
انما يقرر باعتبار سببيتها للآثار المرتبة عموما وخصوصا وفي الاعراض لاجل كونها طبائع ناعية انما يمتاز
باعتبار ان المنتهى^(٢) والمنتشا لها طبائع مرتبة في العموم والخصوص فمنتشا اللون والمنتهى له^(٣) كثافة الجسم منتشا
البياض ما في الثلج دون الفحم وفي العظم دون اللحم وبالجملة فمتى كان الامر كذلك فنوعا جنس واحد يتناهيان
لذاتيهما وان تحد منصتهما او طفاحتهما فكان بينهما غاية الخلاف ونوعا جنسين لا يربح تنافهما الى ما هو بمنزلة
الذات بل الى تخالف جهات ابهامية ولو في شيء واحد كالخلاوة واللبن والسواد والاسطوانية في التمر
واما الشواهد الاستقرائية فحل جملتهما ان المحبة ضد وهو البعض والصدان لكونها نوعي جنس واحد يتشارك
في احكامه فيرتبان على المعرفة وتواردان محلا واحدا وله مثلها شعب واقسام ومراتب واسباب وتأثير
اسباب المحبة مشروط بانتقاد اسباب ضدها فاذا تعارض سببا محبة وبغض فالحكم للغالب كما في سائر المتعاضات
وسنوح اسباب البعض من حيث يرجح المحبة من اسباب قوتها وتغلبت في الصور المذكورة اسباب البعض
فالمتشاركان في المطلب والمنصب اذا فوت احدهما محبوبا شديدا المحبة للاخر كان تقوية احدى سبببية

(٢) ان المنتهى ١٢

(١) في شئ تنفره ١٢

(٣) ان المنتهى ١٢

للبعض من سببية الشريعة للمجته بخلاف ما إذا كان معيناً فيه أو مفقوتاً لغرض غير ذي بال والسنى إنما
 يتعصب للمعادى أو لياردة وإجباراً أكثر من الذى لما يخاف من سيئه وطمعته واضماره بكيدة دينية
 ما لا يخاف من الذى والمبالغة فى ذم المحبوب أقوى سببية للبعض من الشركة الدينية المتكلمة
 بتضليل كل الأخر للمجته وتجنب الصوفية عن الفقهاء إنما من مخشى منه الأثكار والاعتراض فى اسارة
 الظن فى اليانته والبلوغ الى حد التكفير وليس ذلك فى العوام وهو أقوى فى الشارح لبعض من
 الشركة فى معرفة الأحكام للحب وتحاسد العلماء بينهم لما يبرح منهم من القدر فى الجاه وصرف الناس عنه
 من الجهة التى بها جابته وبجسبها الحاجة اليه والجاه من اعظم المحبوبات وسلبه من أقوى اسباب
 البعض وعلى هذا يتالى القياس فى غير ما من النظائر والنظن اذا تامل فيما تلونا عرف ان لبعض
 ايضا قد يكون من الله وقد يكون مع الله وقد يكون لله وقد يكون للذات طبعى من الحجة والادى
 السابق وشكاسة الاخلاق ودماجة الوجبة وكرامة الصوت والاسباب العقلية والعادية والمزاجية والقربة
 وقد يكون للمزاجية فى عرض حالاً او توقفاً او تصور النفع فيه وقد ذكر وال مراتب سبعة الوقفة و
 الاعراض والحجاب وسلب المزيد وسلب القديم والتسلى عنه والحدوة له وايضاً سرعان فى
 الاسماء المتضادة وارباب الانواع وفى الاوضاع الكوكبية والطبايع العنصرية والمعادن و
 النباتات وهو فى الحيوانات والجن والانس ظاهراً فيقولون ان له مع المجته مجارة فى فضائلها ومكانة
 فى منافعها فيجب ان يحى ذلك الوهم ويعلم ان المجته لها سبق الذاتى فان المبدأ الحق جل شأنه
 واحد حقيقى واسمائه متوحدة بالذات متعاونة فى الاثار متراخلة بالحيثيات فى اللواتق كما تتعلل
 والتداني والتزوية والتشبية والرحمة والقهر وامتثالها وصدور المعلومات بسلسلتها انما هو من

(٢) بد مزاجى ١٢ من ش

(٣) فى ش" الوقفية ١٢

(١) فى ش" وبحث ١٢

(٣) فى ش" ودماجة ١٢

(٥) فى ش" الاعراض ١٢

جهة الملائكة لذوات العلى وانبجاس كما لها لا من جهة دفعها المنافر لها عن ذواتها وايضا من
 جهة نوع من الاتصال لذاتى بها لا من الخروج عن محيطتها والاقطار عنها وان غلبت جهة
 الوحدة هي مبدأ المحبة ويجب ايضا ان يعلم ان المحبة لها اشرف الذاتى لانها الواصلة الى نظام
 الروابط وجلب المنافع والمحرك الى الترقيات فى الارين والسبب الغالب فى حصول الكرامة
 والبغض انما هو فوات المحبوب فهو ايضا من فروعها والبغض من حيث هو بغض لا انفقاع به
 نعم البغض مع الاعداد قد يلحق فى تحصيل المحبة مع محبة الاولياء كما ان المحبة معهم قد يلحق فى
 ايجاب البغض مع بغض الاحبار كما ورد لا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وورد من عادى لى وليا فقد بازرت
 بالرب قال بغض لا يجارى المحبة فى مواطن فضلها ونفعها والله اعلم -

وخامستها شرح ما ذكرت من سماع شواهد التجاذب بعد الموت سماع وقوف لاسماع وثوق
 فتمها ما اشرت اليه من قصة بشرقانه عشق ليلى الايبلية واشتد به الغرام ولم يأن له ان الوصال
 حتى اشرف على الموت فقال لبيتين المذكورين ومات وسمعها احد بنى اعماها ولما ذهب النهار اخبرها
 بنجر يستهزأ بقوله ثم انها مرت بعد يريته بقبره واراوت امتحانه مع ممانعة زوجها وابها اظها الصدق
 ومحبة زيارته فقامت عنده وقالت السلام عليك يا بشر يا قاتل الهوى يا حريق الكبد من الجوى
 يا من سبته لعين النجلى فرجف قبره والنشق وخرج منه طائر خضر وقال بلسان فصيح و عليك السلام
 يا ليلى ووثب فارتدت وخرت ميتة ودفنت بجنبه ونبئت من القبرين شجرتان بالتكل
 واحارة الى الاخرى والتوتا وتداخلت اغصانها ولا تزالان خضرا وان من لذة الوصل لا يقربها

(۱) امير كرداد را چشم كشاده و فراخ ۱۲ من ش (۲) فى ش و ذهب ۱۲

(۳) فى ش خضراوين ۱۲ (۴) فى ش لا يعترها ۱۲

میں ولاتہافت اوراق -

وہی بعض میں وفد علینا من مکان مکة المعظمة ان ہذا سنا کہ مشہور وان بقبرین عند مسجد
الذکور الواقع علی طریقۃ الشام من الحرمین المحترمین -

ومنہا انہ کان فی مغلبورۃ التورانیۃ من بلدنا الدہلی رجل یمتہ شیر بیگ علی طریقۃ الصغین
تبرک بہ عشائرہ وکان لہ ہناک دار بقربہا بستان ووقع فیہ قبرہ وکان فی اولادہ خوان بیکنان
بیٹا و احار اولد للاصغر غلام وللاکبر بعدہ بسنتین جاریۃ فخطبا بالہ والنساء معالایقارقان لیللا و لانیار
الی ان بلغت عشرًا اتفق بین امیہما نزاع و جال و آثریت امہا الصرم والنتہاجر و اقامت بینہما
جدرا و منعت اللقار و قطعت الخطبۃ وجعلتہا غیرہ و لکن کان کنیف الہاجرۃ الی الجار و کان یقول
عن جنبیہ و تزکمان ویستأنسان حتی اذا دنا التزوج بعائین جلسوا فی المخرج و منعوا عن الخروج
و وضعوا عندہما سکینا علی الرتم لمعہود فی عامۃ البلد و کانت حاضنتہ الجاریۃ فاطنۃ بان محبتہما لیست
کجنتہ الاقارب والازراب بل کل واحد منہما لا یتطیع الصبر عن الآخر اصلا و کانت تبلغ الرمالۃ بینہما
فقال لہا العلام اریہ ان توصلنی الیہا حتی الاقیہا لقا المودع و اقر عینی بأخیریوتہا فقا ست مالان
فلا یکن ذلک و لکنہا تاتی زیارۃ جدہا عشیۃ الیوم الذی یتلوہ لیلۃ التزوج فکن فی البستان حتی
ادعواک الیہا فلما جار الوقت حملوا علی فحل المناکب و ارسلوا مع الحاضنتہ الی مزار شیر بیگ فانزلت
من المحل و اخرجت الحمتہ^{۳۱} و اغلقت باب البستان و انت بالجاریۃ علی مزار شیر بیگ و فحمت طعام
النذر و لما خرجت نادت بالعلام تعال و دعہا فجار کالسران و اعنقہا و جعل یرطق زعقۃ بعد زعقۃ و
الجاریۃ ساکتہ خافضۃ الطرف قائمۃ لا تحرک حتی انخفض صوتہ و خر علیہا فانخرجت الحاضنتہ بجاریۃ تنین
تختہ و من بین یدیہ و حرکتہ فاذا ہومیت فحانت من شیوع موتہ فساد السور و وجرتہ الی حفرة و

(۱) فی شمس مسجد الذکر ۱۲ (۲) ہندی ڈولی ۱۲ من شمس (۳) معنی کہارن ۱۲ من شمس

فتمت عليه الاوراق والحشاش وكتمت نعشه واركت الحارثية مدسوشة حائرة وانت بها لها و
 جعل الناس يطلبون العلام بلبس لباس السور وكثير العرس فلم يجدوه ولنوا انه خرج فانرا غالطا
 الى بيت بعض الاصدقاء حيث كانت تحلو تبه وغل لليل والعقد مجلس النكاح والطعام والنعشاء
 وزيوا الحارثية وهي كذلك وظنوا مستحبة فلما اركبوا الى بيت الزوج اخذت اسكين تحت البطباو
 وطبت فلما اصبحوا طلبوا العلام ووجدوه في حفرة ميتا فخرنوا وكوا وتخلوا انه لاجل الحمية اكل سما ودفنه
 في جوار حدة ولما است الحارثية حين الليل اجسروا في الاركية خاليتها وجار الزوج وذهب يرفع رجله الى
 الاركية فاوته جيرا على خلاف عادة العروس وقالت اياك ان تقرني فاني ست لك بزوجة وما رصيت
 بنكاحك ولم استطع رد قول الابوين جيا فحين اخرجوني بالتزوج وزال عنى هم الصبار دوت فان
 قربتني فهدا اسكين اقلك به ثم قتل نفسه فجلس الزوج تحت الاركية وحمل بلاطنها ولا تسمع ولا تبالى
 به حتى نام وخرج عند الصبح واذا غلقت البلية الثمانية عار فعاوت حتى اذا كان اليوم الثالث اريدوا
 الى بيت الابوين على الرسم وراح الزوج باهله ايضا الى بيتها فذعت الحاضنة فقالت لها انك لو اهلتي
 ساعة حين ما كان في الارض ميتا معناه والآن فبنتي والدي اني لا ارضى بالزوج وان ارسلتوني
 معه فمري فقلته وقتلت نفسي وكان الزوج منقبضا وخاف من الوعيد ابله فتركوا ورجعوا الى بيتهم
 خائبين واحمال الابوان انا فخصيها في ايام ذرسل الى بيتكم فلما ذهبوا تركت الطعام والشراب و
 استخرت في ذكر المحبوب حتى لو شيتا بعد احد وعشرين يوما فدفنوا بجانبه فلما دنا الموت ارجون يوما فتوا
 قبره ليمنوه بالآجر والحبس فلم يجدوا في القبر شيئا ثم لما حان الارجون لموتها فتوا قبرها فوجدوا متعاقبين
 اشدا لا تغناق لا يمكن تفريقها اصلا فتركوها كذلك ودعوا لها بالرحمة وندموا حيث لا ينفع الندم وانه
 القصة حكى لي حضرة استاذي بالله تظلمه سمع عن رجل من اهل تلك الحلة ثم صدقة جماعة منهم -

ومنها انه كان في عظيم آباد وسومن كبار البلاد بين الجنوب المشرق من بلدنا الذي عندهم
 من الفتياد الهنود عازيز لالههم اسمه پرس رام بارع في الجمال فلما يوجد مثل ذلك وكان قد أتى بحبل من
 المسلمين في زمني الفقراء فصار يناديهم ولا يفارقهم واستأش بهم پرس رام جدا فلما بلغ النكاح
 زوج بكفو فالتقت الجمال مثل وقوع بينهما غاية المحبة وعلق بهما وداو شغفها حبا حتى شق عليها المفارقة
 ساعة وانقطع عن صحبتها لفقير مدة فاعتم الفقير لذلك ودعا يوما وجلس معه ليشتكو اليه نسيان العمود
 وايتار الصدود فاعتذر پرس رام ان زوجته لا تستطيع الصبر عنه اصلا فقال الفقير هذا من اكاذيب
 النساء لتسخر الازواج قليد سبب للامتحان رجل خيرا بموتك وانظرا اذا فعل فلما اخبرت بذلك
 طفق اهل البيت بنوحون ويحز عيون وخرت ابي مغشية عليها فداها هم عم على عزم وتوجهوا لعلاجها
 فاذا هي ميتة وسمع پرس رام بذلك فاشتد اليها ذاهب لعقل فاذا لصبر كاطم الدم فحرق لغم و
 رفع الناس عشتها وحرقوها على دينهم عند ساحل النهر جامع الانهار وجمع الحزن على پرس رام وذل
 عن الطعام والشراب وصحبة الاحباب وغدا ملتحق بالصواري والخراب وتبوش عن الاحباب والارباب
 ويرود به الحنون والاضطراب فيمنما هو قائم على شط النهر عند بيت صيا والسمك اذا زوجته تلومته على
 ترك الاضطراب واللبالي وتشكى اليه حقوق الضر والفقر ذلك فقال الصيا وانما تركته خوفا على نفسي لانه
 ينزل كل ليلة من الجو على حرق امرأة شعلته فتدور في كل ناحية وترد على الماء لسمع منها صوت نجيب
 فتقول يا پرس رام احرقني بالجوى حتى صرت نظري طلبتك في الازواج فلم اهدك اليك لئلا يسهل لي اميك
 وتكلم بالقلوب الصدر ويقطع نياط القلب ونمكش كذلك برهة طويلة ثم تخيب فلما سمع پرس رام
 صله في نفسه وبيت الى الفقير وذكر له اني عقدت ان القضاء لا يرد ولا نفع في سر والاحزان وان

(٢) في "ش" وينزو ١٢

(١) في "ش" يشكو ٢

(٣) في "ش" في سرد ١٣

تكدير الحياة غاية السفاينة فبترت من الجنون والصلالة والبيدان افرح طبعي وائل تشغل نفسي بشربة حريان النهر
 فاصحبتنا الى السائل نسي الهموم دفع الغم فرأى معه ابقير في طائفية من اترابه فرحين وجلسوا على سفينة
 موقفة بالسط مسورين حتى اذا جن الليل اذا اشعلت من السمار نزلت ننادى بذلك فوثب برس رام اليها
 وقال انا برس رام لمي يا حبيبة فانا اليك بالاشواق فجارت اشعلت وقامت بجذائه وتكلم ساعة و
 الناس ينظرون اليها ولا يفهمون من البعد ما تيري بينهما فاذا اشعلت قد احاطت به وشملت عليه وارقت^(١)
 في الهوار ولم يبق على الارض الا راديسير فرجع الفقير والرفقة مبهورين ناديين وشارع الخمر في الناس جميعين
 ومنها انه كان في طريق الطبع جميل لشكل حزيرين القلب طلوع الحسن ينظر الحسان في الدكاكين
 والطرقت والابواب والعرفان فان لم يي بعينه نزل خائرا مغموما وان وجد لم يبرح اياها يملق شادا
 ويحزن غائبا فيبينها هو ينظر يمينا وشمالا اذ لقيت عينه عين امرأة حسنا في عرفة كأنها فلقه قمر فوق
 لحظة حتى امتلا من لذة الحسن ثم خر مغشيا عليه وعرفت ذلك منه ونهضت من العرفة محتجة حتى اذا افاق
 لم يره بافلازم بابها يبكي تارة وتياوه اخرى وتيزمزم بهرات العشق مرة ويستعرق في بحر الحيرة اخرى
 فتظن الناس حاله وتيقن اهلها ببلاده وصار يري له الصديق ويفقد لطعامه شرابه الرقيق اشفق
 فاضطرب في اولياها عرق الغيرة وسولت لهم نفوسهم احاطة الحزري وحجوم الذلثة وشاوروا في قتله وطردوا
 وخافوا لائمة الناس ومواخذة الحكام في جسمه وضربه فاستقر ائيم على ان يرسلوا بالحسن خفية الى بيت
 صديق من وراة النهر لا يشعر به محرق الصدود اصحبوا بخادمية حافظة منكرة الجمل والخذ ولما مر محمل
 المناكب بين يديه تظن بشهادة القلب ان معشوقته اطلت عليه فوثب يسعي من وراة المحمل ويشكو اليها
 من وراة الحجاب ما كان يزوره في نفسه منذ دهر من عرض مرارة العشق والساخ المشكل فلما رأت
 الكارة ذلك سكنته ظن القول ومواعيد الوصل وعجلت باوخالها السفينة وظنت ان تفارقه

(٢) في "ش" متكبرة ١٣

(١) في "ش" وارتفعت ١٣

بهذه الحيلة وجعل الفتى يشد ويعد وحتى ركب معها في السفينة فانتظرت المكاراة حتى اذا وصلت المحطة
 اقلت نعل المحبوبة في الماد وقالت يا صادق الحبيب لم بهذه لنعل اترضى ان تمشي بحبوتك حافية
 في شوك الصحراء وبيت الاقرباء؟ فغيرته وبيته حتى وثب الفتى في الماد وعرق ما كان هناك حميم له
 ليغم لاجله ويخرج نعشه فسلت نفسها من قبله وجلست فارغة الخاطر واخرت المحملة الى السائل الآخر
 وبلغتها حيث امرت وكانت الحمار سمعت منه ما جرى على قلبه في شدا الحبيب ورات منه الصدق
 في محبتها وبذل الروح لاجلها فنقد حبه في قلبها نفوذ السهم الغائر فمكثت هناك سبعة اوقات للحافظة
 انى قد فارقت داري واهلي وارى قلبى لا يستانس بشئ ويضطرب في الصدر واخاف على نفسى الجنون
 من طغيان الوحشة فنجلى^(١) الى اهل لا يعتريني دار عضال لا يدوى وقد زال المانع فقالت حبا وكريمة
 ودعت بالحمل وذهبت بها حتى اذا ركبت السفينة قالت لها فتحي لي الحجاب عن الماد على نفسى و
 ازيل حشيتي فمثل هذا لا تيسر للنساء الا نادرا وجعلت تذكر الفتى بسور وتقول اينى اين القيت على و
 واين عرق الذى اخرجتني من داري واهلي وفضحتني بين شركاني واهل معرفتي فلما ارتها المكان وثبت
 الحناء والقت نفسها حيث القى نفسه وبلغ الخبر الى اهلها فاجتمعوا وتحسوا عن نعشها فاذا هي والفتى
 متعانقان تعانقا شديدا لا يمكن انفكاكهما الا بالقطع وقا حفظ الله بنيت^(٢) عن اسالة الماد وتحليله
 واكل الحيوانات وجذبهم وجمع بينه وبين جيبته انه لعباده روف رحيم وودود كريم
 واما ان الحكايات كنت سمعتها من افواه الناس باختلاف نقلتها منها من المتنوى الهندي
 للمير تقى والعهدة في ذلك عليه والله يعلم الصدق والكذب مما فرح به كل حزب
 سادسها كنت ذكرت في الشعبة الثالثة للقوى الثلاث الشهوية والغضبية والوهمية لصلابة
 والرخاوة مرة والقوة والضعف اخرى وتوصيف الكيفيات والقوى بالقوة والضعف متعارف بالصدقا

(٢) في "ش" بدنه ١٢

(١) في "ش" فتعجلى ١٢

والرخاذة غير متعارف لا يفهمه كثير من الناس فاردت كشفه ههنا -

وذلك ان زيادة شهوة على شهوة وغضب على غضب ووجع على وجع فمثلا على ما وجدت

يرجع الى هذه الاربعة -

الاولى زيادة الاثر وقلته فمن لا يكتفى الا بالطعام الكثير والجماع الكثير اقوى شهوة ممن لا يكتفى

بالقليل منها ومن لا يكتفى الا بالضرب والجرخ اقوى غضبا من الذي يكتفى بالسب الزجر ومن لا يكتفى

عند نومهم الخوف الا بالفرار اقوى وهما من الذي يكتفى بالاصفرار -

وثانيها بالهيج لادنى سبب وعدم ابراج به فمن تحرك باسبه بالنظر اقوى من الذي لا يتحرك الا

باللمس ومن يسقط بحكاية شتم اقوى غضبا من الذي لا يثور الا بالمشافهة بمثله ومن يقع في التوهم بخر

وام اقوى توها من الذي لا يقع فيه الا بالتحقيق وتثبيت فهذان الوجهان نسيهما بالقوة والضعف و

ذلك ظاهر -

وثالثها امكان حبسه ومنعه عن الفعل بزجر العقل او التشريع او الرسم بعد التهيج وعدم امكان ذلك -

ورابعها سرعة زواله عن الباطن بعد التمسكين اما بالحبس او باستيفاء مقتضى وطول بقائى

القلب لا يزال يترشح اثره من لفظه وادنى فعل وهذا الوجهان نسيهما بالصلابة والرخاذة فان اللين

الصلابة يكون غسرة الكسر اللطائف طويبة الاستداد والبقار وهذه قسمه نافعة للناظر في الاخلاق

مطلقاتها ولطالب الخذر عند المعاملة مع الناس فاحفظها -

سابعها انى ذكرت في الشعبة الثالثة في بعض مراتب المحبة شهادة قلب المحب بمخاضه المحبوب

وظاهرة وان يرجع الى الفراسة والحس لاجل القرآن ولكن له سر اذق وهو ان لنفوس بجملتها

(٢) في "ش" بالتهيج ١٢

(١) في "ش" بالتهيج ١٤

(٣) في "ش" بتحقيق ١٢

كالمرآة قابلة للصورة وإنما يصد ما عن الطباع بعضها المران انتفاء الصفات وانتفاء المحاذاة والاول يحصل
بالصدر والرين وهو تشتت الهموم وانبعاث الهواجر وسيلان الخطرات والثاني بحصول الغفلة الاصلية او
الطلبية او العناد فلا يوجد التوجيها لصح القوي فاذا زال المانعان يجمع الهمية على الشيء وخلق القلب عن
غيره وروام التوجيه اليه وذلك من لوازم تلك المراتب من المحبة حصل المطلوب قطعاً
وقد وقع لبعض اصحابنا انه عشتق ليجاء للام فيه كثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم فاكسب حظاً
من الصغار حتى كان يعرف محبوبه غائباً اين هو وماذا يفعل؟

وذكر لي مولوي غلام جيلاني وهو من افضل بلدة رام پور للافاغنة ان رجلاً من قدم من بلادهم على
انه خلف في قرية رجل وامرأة تحت غيره تعاشقاً بلفساد وتعدو لوصول بينهما بلعاً من توحيد الازالة ان
يفعل كل ما يفعل الآخر واخبرانه مصعباً يوماً شجرة عالية لاجته فاذا بالرجل خرج من القرية بالثأر وجلس
تحتها فخرجت الى ناحية اخرى وجلست تحت شجرة ثم ان الرجل قام ومديده متطياً فقامت وبت يدها
لكذلك فقال له الصاعد ارم هذا الحجر الى بعيد فرمى به فرفعت المرأة حجراً ورمت به قال وكلفتها بشيء امتحاناً
فرايت توافقها وكان بينهما حائل لاتراءيان به وكنت من العلوارها جميعاً وهذا من العجائب التي قلما
سمعت مثلها -

ثالثها اني كنت ذكرت في قصة الفصد ان ليلى طعنت فخرج الدم من فمها على ما وقع في رسالتي جيبنا
خواجر حسن فلما راجعت الى القصة تبين لي ان الامر بالعكس فان قبساً دعي الى الفصد بعلاج الجنون
فاخذت بانحاء ليلى معه وانه يخاف من وقوع جرحه عليها فاستهزأ به الناس وما اعتنوا بابطال وجهه
ولو لا ذلك الوهم ما وقع ما وقع فلما طعنوه خرج الدم من عرق ليلى وهي غائبة وعرفت ان قبساً قد فصد
فان صح هذا الخبر فله دلائل مثالة سرغامض وهو ان النفس كما تفعل في بدنها شائعاً كثيراً كذلك
تفعل في غير بدنها نادراً قليلاً واذا وقع مثل هذا من غير علم بالاشرف قصد اليه كما في الاصابة

بالعين لطائفه والنحوسته على اللابل لطائفه تمنع اعانة العلم والقصد اولى وقد ذكر في الملل والنحل انه كان
في الهند اصحاب الوهم يفعلون بالهتة غرائب من حل المشكلات ودفع البليات وهزيمة الجنود وامطار
الغيوث وامثال ذلك -

وتأثير الهتة عندى بنى على اهلين الاول ان فيضان الصور المتداوية من الصور الجسمية والمنطقية
انما هو من حضرة التجرد والاطلاق وما هى الاجهات الكمالات الوجودية المسماة بحضرة الاسماء الالهية او
هم افاضل الملكوت الاعلى المسماة بالجواهر العقلية المقدسية فاذا اكتسبت لنفس قوة جبروتية او ملكوتية
اقتدت على قلب الاعيان والرتق والفتق والابرار والكتم وتبديل الصفات فى الاجسام ولو فى
صنف من الآثار اذا انجست^(١) واجتبتها من تلك القوة لا من اللادة البشرية وهذا محقق بالنفوس
الكاملة على اختلاف بينهم فى تختار وما ذون ومغلوب لا استعدادات راجعة لهم وتعنى بالناسوت فيما
سوى الاجسام كل روحانية متممة بانتياز الانائية عن حضرة الحق واردة المخالفة لارادته وبالملكوت
كل روحانية متممة بانتياز الانائية دون ارادة المخالفة وبالجبروت كل روحانية غير متممة بانتياز
الانائية كالبدن مع الروح وجميعها من المراتب الحلقية لا ترجع الى حلول ولا اتحاد

قال الشيخ الاكبر محي الدين ابن العربي فى بعض الاسماقي بالوهم خلق كل انسان فى قوة خيالية ما
لا وجود له الا فيها وهذا هو الامر العام والعارف يخلق بهتة ما يكون له وجود من خارج مثل الهتة ولكن لا يزال
الهتة تحفظه اى ذلك المخلوق ولا يعود اى لا يتقل الهتة محفوظ ما خلقه فمتى طرأ على العارف غفلة من حفظ
ما خلقه عدم ذلك المخلوق الا ان يكون العارف قد ضبط جميع الحضرات فهو لا يخلط مطلقا بل لا بد له من
حضرة يشهد بها فاذا خلق العارف بهتة ما خلق وله بهتة الاطاعة ظهر بصورته فى كل حضرة وصارت الصور
تحفظ بعضها بعضا الى آخر ما قال ولا يخفى ان اطلاق المخلوق عليه مجاز كما فى سائر الافعال الاختيارية

(٢) فى شق قوة خياله ۛ

(١) اى انجست ۛ من ش

بالباشرة والتوليد مثل قوله تعالى "يَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ" واما حقيقة الخلق اى اخراج
الاي من صرف الليس فخاصة الحق جل مجدده لا شريك فيه له والثانى ان العالم انسان كبير كما ان
الانسان عالم صغير والانسان لم يرث القوى الا من الشخص الاكبر وراثته البذر قواه من شجرة فلا بد فيه
من قوة وهمية وخيالية تسمى بعالم المثال كطلي للاعلى والسفل وقد حاصم قوله اهل العقل بالاعتراض بالنفوس
المجردة والمنطبعة للافلاك والعالم العنصرى ايضا لم يجر منها اذ تكلف الى الوباب الجواد عز مجده فلهذه
النفوس المتكفلة بالعناصر اتصال بالنفوس الجزئية اتصال الاقم بالبحنين بل اتصال حى مشترك مع
الجواس المنتشرة فى الكفاف البدن فربما تؤدى نفس الجزئية صورة اكيذة خيالية من متانة جوهرها او
ضطرار حالها او مزج الاسماء الالهية معها او معاونة شى من القوى العقلية لها او لايرسوا بها من امتثالها
فتتبع نفس الكبرى الى ان تحدث بنظم الاسباب الطبيعية او بصرف الهمية بالتخصيبها هذه نفس الجزئية
وهذا غير مختص بطائفة فيقع لا فاضل النفوس فيما يصدر عن قوتهم القدسية ومن دونهم من النفوس
الصالحة والنفوس القوية المتراحة ولذوات الاقبال كثير والنفوس العالمة عند المغويات قليلا وهذا
اصل عظيم فى باب الخوارق على طريقة الحكماء ونحن نمدح هذا التفصيل فى كلمة جامعة بفرعها واغصانها
وهى ما اشار الله كان قال الشيخ ابو على سينافى كتاب المبدأ والمعاد فى فصل الثامن من المقالة الثانية
فيجب ان يكون اى تدبير الكائنات الارضية والانواع اغير المحفوظة لمبدأ بعد ما اى بعد صريح العقول
وهو انفس منبثثة فى عالم الكون والفساد واما نفس سماوية ويشبه ان يكون رأى الاثر انفس متولدة
عن نفس فلک الشمس والفلک المائل فانه يدبر لما تحت القمر بمعاضد الاجسام السماوية وسطوع نور
العقل الى ان قال ويقال ان النفس المعيشة للداعين والمنذرة بالاحلام وغير ذلك هذه ويشبه ان

(٢) فى "ش" بالجواس ١٣

دا، فى "ش" بالاعتراض بالنفوس ١٢

(٣) فى "ش" عند المعونات قليلا ١٢

(٣) فى "ش" العامية ١٢

يكون ذلك حقا ثم عقد فصلاني ان هذا المبدأ كيف يعلم ما بينتنا في الحال والمستقبل وكيف يؤثر مثل فيه لقضية
طبيب كلف كشف صورة جارية عظيمة عند الملك فرسها ربح منع الانتصاب فنهضت فيها حرارة
قوية حطت الريح وبرأتني ساعتها والله اعلم وتأثير الهمة اصل ثالث اهملها المحققون من قبلنا يجب
علينا ذكره عملا بقول القائل "نفى حكمت لمن ازهر دل عامي چند و هي الهيم الشيطانية الجنية والانسية
ومنها الامداد للسحرة والدجاجلة وهي ناشئة منهم لا من النفس الفلكية وهي ليست من الانوار الملكوتية و
لا من السجات الجبروتية ونحقيق ذلك ان الله سبحانه ربى ابليس اولاديه وطولته بمعرفة الاسماء الالهية
والانوار العبادات والقوة الملكوتية المكتسبة من صحبتهم حتى عرف نفسه مستحقا للخلافة الالهية ولما بدت حقيقتها
ثم لما استخلف سبحانه وتعالى آدم عليه السلام وحده ابليس ولم يسجد له لعنه لعنا شديدا وطرده عن خير الرحمة
خلع عنه الانوار الملكوتية والجبروتية ومع ذلك لم يمنع عن حضرة الخاطبة وساطة بعض الملائكة ومع
المعائنة والايانة ولم يسلبه تلك القوى بالكلية لتكون عوناً له على ما قبض عليه من ابتلاء المكلفين وغواهم
ويتقوى بها على السلطنة العظمى شرقاً وغرباً في ذلك الى آلاف سنين بل بقي فيه مثل ما تبقى النار لو اذافرت
الجسم الكثيف فيه من الفحمة او الرمادية فتولد فيها تأثير عجيب لم يكن في المعدن والنبات مثلاً ثم جعل له
اعواناً وحبوراً يرتون منه تلك القوى ويستنبطون منها اقسام الكيود والرقى من شياطين الانس والجن كالجوالا
والهنومان وسدو والبرته والوف من امثالهم وكذلك جين طرد باروت وماروت وسلبهم الاسم العظيم ابدل
لهامنة قوة ظلمانية مولدة للسحر بالهمة دون مزاولة الاعمال والخاص واجاز تعليمه لمن يريد الكفر والسفاهة
بنفسه حفظاً لعاقبتها الابدية فهذان القسمان وما كان من جنسها مما اشار اليه سبحانه بقوله "مكلاً فمدا هو لاء
وهو لاء من عطاء ربك وما كان عطاء ربك محظوراً" من خصائص الارواح الناسوتية لمنهكة

(١) في "ش" سورة جارية ١٢ (٢) في "ش" عن خير الرحمة ١٣ (٣) في "ش" : لو بواسطة ١٤

(٤) في "ش" فيها ١٢ (٥) في "ش" وما كان جنسها ١٥ (٦) محظوراً اي ممنوعاً ١٢ من "ش"

(٧) في "ش" من خير خصائص ١٢

فی الفسق والفجور -

وقد اوضحت سرنا فی قصيدة اجبت بها السوال المنظوم للبی علی ابن سینا عن الحكمة فی بیوط
النفس^(۱) الی الابدان حیث قلت -

وتری بناجیة المثال علی شفا الدنیا من اوضاع الخمس لمصنع
ومن الدواهی والشور تشجت ظلماء عن سنن الصواب كافتع
هی للفساد خزانة جلالة^(۲) وعلی عناد البر ذات مذعزع

ونظیر مرآة تریک الشیء منکوسا لاحکام صوارق نصیح
وکزمن الاداء فی احشائها هو منذر بغنائها وتبضع
ورسوخها ونفوذها بزوا من مدد من الدار الدنیة مسرع
وهی التي بسطت جناحها علی جند الشیاطین اللیام لقیح

قالنا صغ المنیر والمراد به الكواكب المشار الیه فی قوله تعالیٰ "وَمِنْ شَرِّ عَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ"
والدواهی والشور هی المشار الیه فی قوله "مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" والآفدع منکوس الیه الی تحت من
الرسغ والمراد المنحرف والذعزعة بالذالین المعجمتین النشر والاعلان والناصع الخالص وهو یهینا
من تلبیس الوهم وغیره من اسباب الضلال والتبضع التفریق وصیورته بضعة بضعة والقبور
صوت الخنزیر من الالف والقیح فاعلوه فآثرت لقبولی بناجیة المثال علی شفاء الدنیا الی موطن تكونها
وقرارها وبالادضاع الخمسة للكواكب والدواهی والشور فی عالم الكون والفساد الی مادتها وظلماء منحرف

(۱) فی "ش" النفوس ۱۲

(۲) فی "ش" خزانة جلالة ۱۲ فی القصيدة الآنیة جلایة ذی ص - خزنة جلایة ۱۲ مولانا عظمی

عن سنن الصواب الى صورتها -

ثم ذكرت بعد هذه الاحكام الثلاثة خمسة احكام آخر لتوضيح حالها -

الاول هي للفساد وخراب جلالة اي يُعدّهم ويقبي ابيهم الظلم وقتل النفوس وسلب الاموال وتبكيك

الاعراض وفضيحة المحرمات (۲) -

والثاني وعلى عناد البرذات مذعزع اي على ترك الطاعات والانهك في الشهوات تكذيب

الرسول والآيات ذات نشر وترويج -

والثالث ونظير مرآة الى آخر البيت اي هي خزنة للمعقولات الكاذبة وليس اختزانها بجبارة

التصورات والتصديقات باسرها في ذاتها بل بان الصورة اذا انعكست من خزنة المعقولات بحقة

بمداخلتها وتوسطها الى النفس انعكست على خلاف ما هنا وخلاف ما في الواقع بتبديل الايجاب سلبا وبالعكس

ويتضح حاله بمثالين صوري ومعنوي احدهما انعكاس الصورة من المرآة الفاسدة الى البصر معكوسا وليس

في المرآة جميع الصور وثانيهما من مجلس حذاء المدعي على قصد الجدل فلا يحضر في نفسه شئ من

التصورات والاحكام ولكن اذا تكلم المدعي عقد المجادل قضية مخالفة لها بالانكار والتكذيب على طرفه -

والرابع انها تعد الدنيا للقيامه الكبرى بابطال النوع البشري قصدا وسائر الانواع تبعاً

تنذيراً بهلاك العالم (۳) فهي الداء المزمن في احتشاء الطبيعة العنصرية يمنع عنها فيوض الملكوت و

عنايات الجبروت ولا يزال تزود شيئاً فشيئاً بامتداد الدنيا واهلها بمدد حاصل منهم ومن دارهم فيهي

للحرمان مطلقاً عن التوجه الى الحق والاستغراق في مساحطه وتوابعهم للغضب وسلب المدد الوجودي

البيستي على موافقة المصلحة الكلية عن حضرة اللاهوت -

(۲) في "ش" المحرمات ۱۲

(۱) في "ش" خزنة جلالة ۱۳

(۳) في "ش" العام ۱۲

(۳) في "ش" عناد ۱۲

والخامسة انها التي منها الحفظ والاعانة والاصابع والتكثير كما وكيف النفوس الخبيثة الشيطانية
وهو قولنا وهي التي بسطت جناحها الى اخره وهذا سر عظيم لباب لفتن وله تفصيل بالغ مذکور في كتاب
الخبر كثير وابدور البازغة لوالدي رضي الله تعالى عنه -

ويظهر منه انه كما ان الموت امر طبعي للشخص الاصغر كذلك القيامة امر طبعي للشخص الاكبر و
غير ذلك من الاسرار هذا وقد عرفني الحق سبحانه ان غاية امتداد بقا هذه الحقيقة الى توجه الحق سبحانه
وتجليه بمضمون قوله "وقدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا" فحينئذ تسطل
الهمم الشيطانية وتدخل ماوتها في بطن الحميم ويجذب معها اعوانها واتباعها فيصيرون وقود النار في
عذاب اليم والتدخل مجده باسراء عليهم وفي افعاله حكيم -

تاسعتها ذكرت في ضمن فصد ليلى احتلام الحواس وهو امر غير متعارف انما وقع في كتاب
فيوض الحرمين لوالدي رضي الله عنه فاروت ازالة مخفائه وبيان ان المشاهدة العانية خاصة للحس
المشترك فقط والاختزان لمحض من غير التفات خاصة الخيال فقط وحالة التذكرة خاصة برزخ بينهما
يجمع فيه اثر الخيال والحس المشترك معا والصورة كما ترفع من الخارج الى الحس المشترك ومنه الى
الخيال شائعا كثيرا كذلك قد ينزل^(٣) من الخيال الى الحس المشترك ومنه الى الخارج في المنام نادرا
قليلا وفي اليقظة اندروا قل وهو الاحتلام وهو في اللامسة في اليقظة كما في الاشد بالغدغثة
وفي الذائقة نزول المار في الفهم بذكر المحوثة وفي الشامة تغذية اللانف وتعبس الوجه عند ذكر لنتن
وفي الباصرة احمرار العين وترقرق المار فيها من لذة ذكر الحبيب وفي السامعة سد الصماخ باليد
عند تذكر الفحش لتشنج القولى وبالجملة اذا اورث^(٤) ملاحظة المحزون حالة بدنية فهو الاحتلام وانما

(٢) في "ش" العيانية ١٢

(٣) في "ش" اذا اورث ١٢

(١) في "ش" والتكثير ١٢

(٤) في "ش" تنزل ١٢

يكون في اليقظة لبعض الناس في بعض الأحيان فانهم -

عاشرتها ذكرت في شعبية الخامسة اشتهر بقصص النعيمان وانما هو عند اهل الحديث فاروت

ذكر ما علمت منها الغير بم ان نعيمان بن عمرو بن رفاعته كان من الانصار من بني النجار وكان من القراء

الصحابه المخلصين المحبين للرسول وشهيد بدارا وكانت فيه دعابة زائدة يلقب بالحمار وله اخبار

منها ما كان لا يدخل المدينة رسل ولا طرفه الا اشترى منها ثم جاره الى رسول الله صلى الله

عليه وسلم فقال يا رسول الله هذه هدية لك فاذا جاز صاحبها لطلب ثمنه من النعيمان جاره الى رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقال اعط ثمن هذا فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تهده لي فيقول

يا رسول الله لم يكن عندي ثمنه واجبت ان تاكله فيضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ويأمر لصاحبه ثمنه

ومن جاز اعرابي الى رسول الله صلعم فدخل المسجد وانا خ راحلته بفناء فقال بعض اصحاب النبي

صلعم لنعيمان لو نخرتها فاكلنا بافاننا قرنا اللحم ويخبرم رسول الله صلعم ثمنها فخر بالنعيمان فخرج الاربالي

ورأى راحلته فصاح واعقره يا محمد فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال من فعل هذا قالوا النعيمان فاتبعه

يسأل عنه فوجده في دار ضباغة بنت الزبير بن عبد المطلب قد اتى في خندق وجعل عليه الحجر يد و

السيف فاشار اليه جيل ورفح صوته ما رآته يا رسول الله و اشار باصبعه حيث هو فاشترى رسول الله

صلعم وقد تغير وجهه بالسيف الذي سقط عليه فقال له ما حملك على ما صنعت قال الذين دتوك

علي يا رسول الله هم الذين امروني به فجعل رسول الله صلعم يمسح عن وجهه ويضحك ثم غررها

رسول الله صلى الله عليه وسلم -

ومنها كان يصيب الشراب فيوتى به الى رسول الله صلعم فيضربه بنعله ويأمر اصحابه فيضربونه

(۱) الرسل نحرمة تقطع من كل شئ والابل والقطيع من لغنم وبالسكر اللبن وذوات اللبن والطرفة بالضم

الاسم من الطريف الى الجريد ۵ مولانا الاعظمي دامت بركاتهم

(۲) في ش تغريم ۱۲ (۳) كذاني الاستيعاب ۳ ۵ مولانا الاعظمي دامت بركاتهم

بنعالمهم ويحتون عليه التراب فلما كثر ذلك منه قال له رجل من اصحابه لعنك الله فقال رسول الله
لا تفعل فانه يحب الله ورسوله وهذا هو المشهور وقيل ان المنهك في الشراب كان ابنه عبد الله و
لعله كان يلقب بالحمار البضا والله اعلم -

ومنها ان ابا بكر الصديق خرج قبل وفاته صلعم اجمام تاجراً الى بصرى ومعه نعيان وسويبط
بن حرملته وكلاهما بصرى وكان سويبط على الزاد فجاره نعيان وقال طعمني فقال لا حتى تاتي ابا بكر فقال
نعيان لا غيظتك فذهب الى ناس حبسوا ظهرا فقال ابتاعوا مني غلاما سوريا قاريا وهو ذو لسان ولعله
يقول انا حر فان كنتم تاركيه لذلك فدعوني لا تفردوا علي غلامي فقالوا بل نبتاعه منك بعشرة قلائص
فقبل بها بسوقها وقبل بالقوم حتى عقلمها ثم قال دونكم هوذا فجار القوم وقالوا قد اشتريناك فقال
سويبط هو كاذب انا رجل حر فقالوا اخبرنا خبرك فطرحوا الحبل في عنقه وذهبوا به فجار ابو بكر الصديق فابخر
بخبره فذهب هو واصحابه اليهم ورد القلائص واخبرهم انه يمزح واخذوا سويبطا فلما قدموا على رسول الله
صلى الله عليه وسلم اخبروه الخبر فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك حولا او اكثر وقد سهي بعض
الرواة فسهي سويبط سليطا (٢٤)

(١) في الاستيعاب حتى ياتي ابو بكر ١٣ مولانا الاعظمي وامت بركا هم (٢) في الاستيعاب قدره ١٢ مولانا اعظمي

(٣) في "ش" يخرج ١٢

(٤) وانخرج ابن ماجه في سننه في باب المزاح عن ام سلمة قالت خرج ابو بكر في تجارة الى بصرى قبل موت النبي صلى
الله عليه وسلم بعام - ومعه نعيان وسويبط بن حرملته وكانا شهدا بديرا وكان نعيان على الزاد وكان سويبط رجلا مزرا فقال
لنعيان طعمني قال حتى يعي ابو بكر فقال فلا غيظتك قال فزوا بالقوم فقال لهم سويبط تشربون مني عبدي؟ قالوا نعم قال
انه عبدا لكلام - وهو قائل لكم اني حر - فان كنتم اذا قال لكم هذه المقالة تركتموه فلا تفردوا علي عبدي قالوا لا بل نشترية
منك - فاشتروه منه بعشرة قلائص ثم اتوا به فباعوه فاني عنقه عامته او جلا فقال نعيان ان هذا يستهزي بكم واني حريست
بعيد فقالوا قد اخبرنا خبرك فانطلقوا به فجار ابو بكر فابخره بذلك قال فابتاع القوم وروى عليهم القلائص واخذ نعيان قال
فلما قدموا على النبي صلى الله عليه وسلم واخبروه قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم وصحابه معه حولا ١٢ سواتي

منہا کان ابو المسور مخزومی بن نوفل القرشي الزہری شیخاً کبیراً عی وبلغ مائتہ و خمس عشرۃ سنۃ فقام
یوماً فی المسجد یرید ان یرول فصاح بہ الناس فاتاہ نعیمان ^{فنداً} فی بہ ناحیۃ من المسجد وقال جلس ہہنا
فاجلسہ و ترکہ فبال وصاح بہ الناس فلما فرغ قال من جابی و حکیم فی ہذا الموضع قالوا نعیمان قال
فعل اللہ بہ فعل اما ان اللہ علی ان ظفرت بہ ان ضربہ بعد صای ہذہ ضربۃ تبلیغ منہ ما بلغت فمکثت
ما اشار اللہ حتی نسی ذلک خمرۃ ثم اتاہ یوماً و عثمان قائم لصلی فی ناحیۃ المسجد و کان عثمان اذا صلی اللیلۃ
فقال لہ بل کفی فی نعیمان قال نعم ابن ہودنی علیہ فاتی بہ حتی وقفہ علی عثمان فقال دونک ہذا ہو
فجمع خمرۃ یدہ بعد صاہ ففرب عثمان ففجہ فقیل لہ انما ضربت امیر المؤمنین عثمان فسمعت بذلک بنوزیرۃ
فاجتمعوا فی ذلک فقال عثمان ^(۳۳) دعوا نعیمان لعن اللہ ان نعیمان شہد بذرک کذافی الاستیعاب -

حادیۃ عشر لا شہبۃ ان الانبیاء علیہم السلام اشد الناس محبۃ لہم عندہ وذلک فضلہم علی ملائکتہ
و اوجب الایمان بہم علی خلقہ و انصرف طاعتہم علی عبادہ و اعطاہم من القرب و الجاہ ما لم یعط احد من بریۃ
و جعل انکارہم کفر ابیہ و حابطاً لعل صاحبہ و میجا لانار الوف من صیغۃ ^(۵) و اولہم خلیفۃ علی خلیقۃ و صفیۃ
من بریۃ و مستوجب تعظیم علی کافۃ رسلہ ابو البشر آدم علیہ السلام و فضلہم خمسۃ منہم اولو العزم نوح و ابراہیم
و موسی و عیسی و محمد صلی اللہ علیہ وسلم و ان لہم مع اللہ سبحانہ معاملتین معاملة عبودیۃ لا لویۃ بہم الخالق
المالک المنعم و یشار کون فیہ سائر المؤمنین و یشارون عنہم بالیاء حقہا بما لم یأت بہ غیرہم علی حسب مرضیۃ
و بالتقدم علی غیرہم بالدعوة الیہ و القیام بہ و لولذلک ما بلغوا ما بلغوا و مرآلۃ جمیۃ خاصۃ لواحد واحد
منہم و اذا تاملنا من ہذا الوجه فیما بینہم و جدنا حاملۃ اللہ سبحانہ معہم مختلفۃ باسنان الجنة و الجویۃ وانی

(۱) فی "ش" فتنی ۱۲ (۲) فی "ش" من جابی و علم ہذا الموضع ۱۲

(۳) فی "ش" دعوا نعیمان لعن اللہ (مفعول دعوا) ای لا تقولوا لعنۃ اللہ او ملعوناً ۱۲ من ش

(۴) و فی الاستیعاب دعوا نعیمان لعن اللہ نعیمان فقد شہد بذرک ^(۳۳) و فیہ ما فیہ ۱۲ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم

(۵) فی "ش" صیغۃ ۱۲

اذكر ما لاح لي بالامعان -

فأقول اما آدم عليه السلام فمشد كمثل رجل عزير كريم سليم الصدر فارغ القلب مطوأن القول في
السكون والخوف ليس له من نفسه تهب ولا قلق اذا حزن غتم واذا سلى سكن واذا شغل بشي مشتغل به اراد حبيب
فائق الحسن والجمال باب الففضل والكمال واسع النعم والافضال ان يجعله ناشقاً عليه مفتوناً به ذنواه بالتعريف
بلا طلب والتجلى بلا شوق والاحسان الجزيل بالنعيم والراحة والرياسة العامة والسكن حتى اذا غضبه وطمن
اليه والتذبه بذلك تنكر له ملزماً عليه خطيبته واحتجب عنه حتى اذا اشتد عليه حزنه وندمه وطل بكاء ووعته و
ضاق به تهر المحبوب والمه واستقر في مقامه المحببة قدمه وتجرع غصصها سلاه بالعفو عن الخطأ واتن عليه
في ذلك بتعليم لتشفع والتوسل بحبيبه الذي له منه النار دسكنه بوعد اللقاة وشغلته بخدمته بما تشار من استخراج
الصنائع واقتناء البهائم وتعمير الصحراء فغاش في ذلك قائماً بمراد المحبوب منظر الوفاء الوعد ساكن الباطن
عن الجزع والوجد -

واما نوح عليه السلام فمثل رجل قومي الجسم قومي القلب عشق رجلاً عظيم الجاه ذا دلال و
عتاب لا يجترى على طلب وصاله ولا يماطل في الاتيان باوامره فاشتبه به المحب حتى ترك الطعام والنساء
للا بالضرورة فكلفه المحبوب بخدمته وتحمل المحب فيها كل سرور من الاستهزاء والشتم والضرب وسرطوبلا و
وما خطر بالبلل تفجر خشية ملال الحبيب الى ان بلغ به الصبر كل مبلغ فشكى اليه نوات حكمته واليهوان على
عبديه والعجز عن نفسه فخار له المحبوب بخيرة عظيمة وكان المحب يغتم ادنى الفة من المحبوب ونظر عنانية
منه اليه ويشكره عند كل لقمة وجرعة ونهته ورقدة وقومته وقعدة ارضاء له وتقرباً اليه ولم يأن له مع
ذلك ان يرفع الحجاب ويهوني جمع ذلك لا يزداد الا قلقاً للحبيب وتشوقاً اليه فلما انتصر له الحبيب نصره

(۱) في "ش" والجزع ۱۲

(۲) في "ش" تشوق ۱۲

(۳) في "ش" مقام المحبة ۱۲

(۴) في "ش" نوات حكمته ۱۲

غیبتہ خارج نفسه باحسن من البسط فسأل المجرب انا وعدتی کذا فها تبہ المحبوب حتی قال لا تسئلن ما
 لیس لک به علم انی اعظک ان تکون من انجاہلین^(۱) فطلق يستغلی جرأته ويعتذر الیه ويسترحمه
 بان یس له سواه ملجأ ولا مهرب وحين فرغ من الخدمه ورأى عظیم عنایة فی الانتصار والعتاب عند
 رسول ایچی حیاء شدیداً والقطع عن الخلق واستغفر فی ذاکره وللازم صرف الظاهر والباطن فی علو دینہ و
 خدمتہ حتی مضی لسبیلہ -^(۳)

و اما ابراهیم علیہ السلام مثله کمثل حل شریف النفس زکی الفهم ظریف الطبع کریم الاخلاق رفیق القلب
 عالی الہمة ثابت الاستقامتہ عتسق بالغائی الحسن والحکمة ومحاسن الاخلاق ومعرفۃ الحقوق وكثرة
 الاحسان الغایة القصوی والدرجۃ العلیا فاما زال یفتن وفضائلہ ویفتخر بہ ویخاصم الناس علیہ فرغب الیه
 المحبوب واستانس به لمتاکلة الغرائز وحیل یظہرہ وانما من آثار جماله ما یزیدہ محبتہ مع ما ارتسخ فی جوہر
 نفس المحب من الوفاء والصفاء ثم ما یرج یتلیہ فی دعوی المحبتہ بمجاورة الملك الجبار والاحراق بالنار
 والانقطاع عن الالہ والوطن والوهم بحزنی من البدن وذبح الابن الفریق والمحتة فی بنار البیت
 الشارح لشخصہ الوحید والخروج عن الالہ والمال لذكر الحبيب والوفاء بالعہود فی البعید والقرب فوجد
 سیار الانقیاد ولا یتدکما اصلاً فی الامثال فتمکن صدق محبتہ فی قلبہ وتمکن بالیة للانبساط الیه وایثار
 محبتہ وحیل یحفظہ وحسن الیه ویکافیہ ویزید علیہ ویغنیہ عن غیرہ فیما یحتاج الیه وعقدینہ وبنہ عقد
 الخلة وتمع صل الخالفة بتاسیس المصادقة وقال کمالہ توثر علی اعدا فلا اوثرن علیک ایداً فحصر اجتنابہ
 فیہ و فی بیئہ ولم یرض الا من ذریئہ و قبیعیہ و سہام حزیہ وخاصتہ عبادہ وجعلہ اماماً للمحبین من بعدہ

(۱) فی "ش" یتعلن ۱۲

(۲) فی "ش" یتعلن ۱۲

(۳) فی "ش" بسبیلہ ۱۲

(۴) فی "ش" ما یزید محبتہ الی محبتہ مع ما ارتسخ ۱۲

(۵) فی "ش" بشخصہ ۱۲

(۶) فی "ش" یتعلن ۱۲

(۷) فی "ش" کثیرة ۱۲

(۸) فی "ش" مجزؤ ۱۲

(۹) فی "ش" تمکن ۱۲

وَمَا الْفِكَ يَلْطَفُ وَيُؤَدُّ فِي ذِكْرِهِ مِنْ خَلْفِهِ وَقَدِّسِينَ مِنْ هَذَا أَنْ هُوَ لِأَنَّ التَّمَثُّةَ الْكَبِيرَةَ مِنَ الْخَائِضِينَ فِي بَحْرِ
الْحُبَّةِ وَلَكِنْ كَانَ آدَمُ فِي سَاعِلِ الْمَدْخَلِ وَنُوحٌ فِي اللَّجَّةِ وَطَلْحَمُ الْأَمْوَاجِ وَأَبْرَاهِيمُ فِي سَاعِلِ الْمَخْرَجِ الْبَالِغِ إِلَى
اسْتِحْقَاقِ الْمَحْبُوبَةِ -

وَأَمَّا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَشَلَّ كَمَثَلِ حَكِيمٍ خَالِصٍ الْفِطْنَةَ صَلَاقِ الْفِرَاسَةِ حَاذِقِ الصَّنْعَةِ عَزَمَ عَلَى كَسْرِ دَوْلَةِ
قَوْمِ جِبَارِينَ وَاسْتَحْلَافِ طَائِفَةِ مُسْتَضْعَفِينَ وَأَطْهَرَ غُرَابِ الصَّنْعَةِ وَعَلَى أَقْلَمَةِ النِّظَامِ الْفَاعِلِ إِلَى الدَّهْرِ الْمُنْتَطَاوَةِ
فَنظَرَ إِلَى أَطْفَالِ كَثِيرَةٍ فَلَمْ يَجِدْ لِذَلِكَ إِهْلًا إِلَّا الْاَطْفَالَ وَاحِدًا فَاجِبُهُ حُبًّا شَدِيدًا وَأَصْطَنَعَهُ لِنَفْسِهِ وَاتَّقَى عَلَيْهِ طَلْسَمًا مِنْ
مُحِبَّتِهِ فَرِيَاهُ فِي بَيْتِ عَدُوِّهِ أَمِنًا مِنْ مَضَرَّتِهِ وَغِذَاهُ وَكَسَاهُ بِطَعَامِ الْمَلُوكِ وَلَبَّاسَهُمْ وَعَلَّمَهُ ضَوَابِطَ السِّيَاسَةِ فِي
صَحْبَتِهِمْ حَتَّى إِذَا بَلَغَ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَخْرَجَهُ مِنْ بَيْنِهِمْ خَائِفًا مَدْعُورًا حَتَّى لَا يَرِغَبَ فِي الرَّجُوعِ إِلَيْهِمْ وَفُوضَهُ إِلَى الْمَعْلُومِ عَلَيْهِ
أَدَابِ خِدْمَتِهِ فَلَمَّا اسْتَكْمَلَ مَبْنَاكَ عَشْرَ سِنِينَ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِمُحِبَّةِ الْحَكِيمِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ مَعَهُ بِأَدَاةِ الْبَاطِلِ مِنْ غَيْرِ طَلِبٍ وَ
الْقَادِرِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِعٍ وَالْمَكَالِمَةِ مِنْ دُونَ سَفِيرٍ وَأَطْهَرَ عَلَيْهِ شِغْفَهُ وَوَكَلَهُ عَلَى مَرَادِهِ وَكَانَ لَصْبِي نَشْأَةً طَاهِرًا الْبَاطِنِ
خَاشِعًا الْقَلْبَ قَوِيَّ الْجَبَاشِ قَوِيَّ الْجِسْمِ شَدِيدَ الصَّدْقِ وَالْإِمَانَةِ قَصَادَ الْحَكِيمِ الْمَحْبُوبِ يُعْطِيهِ عَجَابًا بَعْدَ عَجَبٍ وَيَزِيدُهُ
فَضْلًا عَنْ فَضْلٍ وَتَقَرُّبًا عَنِ التَّقَرُّبِ وَيَجَارُهُ وَيَتَصَرُّ لَاجِلُهُ مِنْ غَيْرِ ابْتِلَاءٍ لَهُ وَامْتِحَانٍ عَلَيْهِ وَآدَامُ الْمَكَالِمَةِ
مَعَهُ وَالتَّنْزِيلِ إِلَيْهِ وَالْمَصَاحِبَةِ مَعَهُ وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ أَخْلَاقُهُ تَنَاسُبَ أَخْلَاقِ الْحَكِيمِ الْمَحْبُوبِ فَكَانَ الْمَحْبُوبُ قَدْ تَضَخَّرَ
وَيَعَاتَبُ وَقَدْ يَطَاوَعُ وَيَتَأَدَّبُ وَالْحَكِيمُ تَحْمِلُ كُلَّ ذَلِكَ مِنْهُ وَلَكِنْ لِيُظْهِرَ عَلَيْهِ تَارَةً أَنْ مَنْ عَبِيدَهُ مِنْ هُوَ عِلْمُ مَنْ
وَتَارَةً أَنْ مَنْ عَبِيدَهُ مِنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْهُ وَتَارَةً أَنْ مَنْ عَبِيدَهُ مِنْ هُوَ فَضْلُ مَنْهُ فَإِذَا تَقَافَا مَشَافَهَةً شَهْرًا
اعْتَدَرَ إِلَيْهِ بَصْنَفَهُ وَتَسْتَرَعَنَهُ وَمَعَ ذَلِكَ يَأْخُذُ مِنْهُ مَرَادُهُ مِنْ كِبَرِ الْجَبَابِرَةِ وَتَرْبِيَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَتَسْجِيرِ قَوْمِ عِظَامِ
الْحُوزَةِ أَوْ أَلَى الْهَمَّةِ صَعَابِ الرِّقْبَةِ بِلَيْدِي الذَّمَنِ كَثِيرِي الْجَبَنِ حَتَّى إِذَا قَامَ بِالْأَمْرِ غَايَةً مَا يَنْبَغِي جَعَلَهُ قَدْرَةً

(۲) فِي شَسٍّ مِنْ غَيْرِ ابْتِلَاءٍ وَامْتِحَانٍ عَلَيْهِ ۛ

(۱) فِي شَسٍّ غَائِضٍ ۛ

(۳) فِي شَسٍّ وَالتَّنْزِيلِ إِلَيْهِ ۛ

لاہل اجتنابہ و اسوۃ لالوف من مقربہ و مثلاً و عبرۃ بصنوف من مخلصینہ و مخلصینہ -

آما عیسیٰ علیہ السلام فمثله کمثل ملک کثیر التعلیٰ عظیم الاقتدار نافذ الحکم شدید المہابۃ لہ صنفان من الجنود والخدم صنف اہل الحرم والخباء وصنف اہل المعترک والفضاء آما الثانی فانہم ظاہرون علی الناس یخالطونہم فہم اہل الملامۃ والعتاب اہل التکایہ والعتاب لا یصلون الی الملک بانفسہم و آما الاول فہم اہل الاطاعۃ والرضاء والمحبۃ والصفاء لا ملام علیہ ولا عتاب لا یلاقون الناس ولا یتراؤن لہم ہم وسائل الرسالۃ بین الملک والصنف الثانی وشفعائہم عندہ والموکلون من قبلہ علی مصالحہم ومرافقہم والصنفان متخالقان بینہم بالطعام واللباس والحلی والصنائع والاعادات فاتفق ان الملک اخذ عرض الفرق الثانی واصطفیٰ منہم ولداً فادخلہ فی اہل الحرم ورباہ عندہ دہوراً طویلۃ ورزقہ من طعامہم ونزلہ بلباسہم وزینہ بحلیہم وخذقہ فی شیء من صنائعہم وآخی بینه و بین صنایعہم وکنہ فی اعانہم ثم بعدین اراد ان ینزلہ فی قومہ وبتعمہم بفیضہ وصنعتہ فقطع لہ کسوتہ من لباسہم وعودہ بطعامہم واعدائہم وكان یظن الیہ کل لحظۃ نظر محبتہ ومودۃ وتذکر للعہد القدیم معہ منذ مدۃ ویکرمہ بما یرید کانه محبتہ طبیعیۃ بلا عوض ولا عرض وموانسۃ سابقۃ بلا اكتساب وخدمۃ بحقی اذا استعد اعداءہ لاداءہ رفع بہ الی مقعرہ وماواہ وودعہ السلطان لمبین علیہم والنصر بخاصۃ عبیدہ عند الرجوع الیہم وحصول فیضہ والانتقال بہ الیہم وابقی فی رفقائہ مدۃ ما لقی الیہم وخلفہ فیہم زماناً بما دعا لہم -

وآما محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ فمثله کمثل ملک جامع الفضائل تامہا سابع الفواضل تامہا فکر فی نفسہ کیف ینغی ان یکون غایۃ محبوبہ علیہ من الصفات والاحوال فلما تم تصویبہ فی نفسہ وکان لہ علم بما سیکون عرف انہ لیس علی ہذہ السمات الشخص واحد فالقی علیہ جملۃ محبتہ وکل عشقہ

(۲) ای اعطاه ۳ من ش

(۴) فی ش غایۃ محبوب علیہ ۱۲

(۱) فی ش علیہم ۱۳

(۳) فی ش خلقہ ۱۴

واشاع ذكره في خواصه واهل جنابه وقد ان يعطيه من المعالي والمناقب كذا وان يستعمله على الافعال
 المهمة للملك على كذا وان يختار له من الاعوان والاتباع كذا ومهد له في القرون السابقة على وجوده
 عز كبيراً وفضلاً كثيراً ثم لما فرق عبده فرقتين جعله في افضلها حتى اذا كان حين قدومه ارحب به
 الملوك ونكس له الاباطيل واخصت به الخلق ونطق به الشواهد وعرضه على صنابير مملكته تعريفاً به لهم و
 ما ساع للملك ان يكون لغيره منته عليه في تربيته وحافظة ^(۳) وتعليمه فكانا من احسن اليه باضعاف ما صنع
 وعين من اهل جنابه من يحفظه حتى من حرش بالغمم والاستغناء برزق الغيب عن طلب الشراب و
 الطعام ولما نشأ لم يزل يؤمله لاجتنابه بشرح صدره وحشوق قلبه وتنقيته من لوث قومه وقرائنه فاننشأ
 في سخاوة كاملة وشجاعة تامة وفصاحة بالغة وامانة في غاية وعصمة وافية وبهمة عالية وصدق خارق
 وعقل وذكاء شارح وصبر وحلم وافر ورحمته في نهاية الى غير ذلك من اخلاق فاضلة في كمال
 المشاكلة للافلاق للملك يعرف له منه الاجنبى والقريب ولما بلغ اشده جعل يعرف اليه خاصة اهل جنابه
 ولما استبعدوه شافه به براسلته معه بواسطة شخص خواصه والتقى اليه في ساعة بثلاث غلطات مؤثرة
 في نفسه ونسمة وحبسه ما يلقى الى غيره في اعوام وشهور من اهل اجتنابه وخاطبه بكلام لم يجاوب بمثله
 في الصفاحة ووجاهة الالفاظ وكثرة المعاني وسباق الكرامة والمحبة اح امن اجابته ثم شوقه اليه اشتياقاً
 شديداً تحمل به المجاهدات ويستحق بها الترتيبات وفوض امره لتوسيع باطنه وتعميم فيضه الى شخص من اهل
 الجهاد لتصرف العام في الجهور بل في المملكة بالامانة والاحياء والصعق والافاق حتى اذا تم استعداد
 اسرى به الى سرير سلطنته وقاعدة مملكته وقدمه هناك على جملة مقربيه وكبار حضراته وعرض عليه
 دقات علمه ونفائس صنعتهم وخرائن قهره ورحمته ولقبه شفاهاً جامعاً بين تكليمه ورؤيته وما انعم به

(۱) في "ش" فارق ۱۲ (۲) في "ش" اخصب ۱۲ (۳) في "ش" في تربيتيه محافظته ۱۲

(۴) في "ش" حاق ۱۲ (۵) في "ش" لقبه ۱۲

علی احد من رعیتہ و تفضل علیہ راجعاً بما احب من جلال نعمتہ و لما تم تکمیل باطنہ رفع درجۃ فی ظاہرہ
 و تصرف فی مساکن الصنف الثانی و نصرہ بخواص عبیدہ من الصنفین بما لم یصبر بہ احد من اہل
 اصطفاہ حتی بلغہ علی المناصب فی الارتقاء و فی جمیع ذلک لم یزل یمتحنہ بما یمتحن بہ اہل الخیر و
 الاستقامتہ و یعطیہ ما یرید من الکرامتہ فوجده فوق ما یرجى من احد من اصفیائہ و المحبوب فی کل ہذا
 لم یعال معاملة دلال و حیرة بل معاملة محبة و عبودیتہ کما یحکی اللایزال مع المحمود فلم یبرح بزود تحبباً
 الی تحبباً و تقرب باغبت تقرب حتی اذا لم ینسأ و لم یستبق من اللہ لولہ الامر فی مستقیم اخذہ خلیلاً خلۃ
 المحبوبة فقطع عن جنابہ السبیل الاسبیلہ و لم یرض الا من تمسک بہ و اتبعہ و ختم علیہ اعمالہ القربة الیہ
 و رسالتہ و ضمن لہ ان لا ینسخ عہدہ و ان یخرج الی شفاعتہ یوم العرض الاکبر سائر رعیتہ و اہل حضرتہ
 من تقدم علیہ و الحقہ و ان یقدم علیہم فی موافقہ ایاہ و زمیرتہ و یجعلہ ہناک و سبباً لاہل محبتہ لا یبلغ
 فیضہ و کرامتہ لا حد الا بوساطتہ فیحمل علیہم منہ حتی ہذا ثم علی یدہ مرادہ اشتاق الی لقائہ فطلبہ کراماً
 مطیباً عنده و خلفہ فی حزیہ و تابعیہ حسن خلافتہ فوفی بنصرہم علی الحدی و نشرہم فی اقطار الدنیا
 و اقامتہ لجدوین فہم فی کل عصر و ان یعطیہم ما أعطی جمیع من سلفہم من الفخر و ان یعفی کلمتہ ہاتھ و
 رضائہ فہم و لا یحیط بالذل و الضلال عند فسادہم علیہم و ذلک ہوا لفضل العظیم۔

و قائلین من ہذا ان ہولاء الثلثة العظام خاضوا بحر المحبوبة و لكن محبة موسی تشبہ المحبة الغرضیة
 المستحکمہ و محبة علی تشبہ المحبة الطبیعیة الذاتیة و محبة المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تجمع عدۃ من المعانی لمحبة
 العشقیة لاجل الحسن و المحبة الذاتیة لعقد المحبة معہ من قبل الوجود و المحبة لتشاکل الاخلاق الغریزیة و

(۱) فی ش و تصرف فی مساکن الصنف الاول و بتبلیط فی مساکن الصنف الثانی ۱۲

(۲) فی ش محبتہ و عبودیتہ ۱۳ (۳) فی ش و الامر فی مستقیم ۱۴ (۴) فی ش سبیل ۱۵

(۵) فی ش موافقہ ایاہ ۱۶ (۶) فی ش نقتہ ۱۷ (۷) فوفی ۱۸

(۸) فی ش جمیع عدۃ ۱۹ (۹) فی ش لتشاکل الاخلاق الغریزیة ۲۰

المجته المستحكمة الغرضية لانها ام المهمات الكبرى على يديه وازداد مع هذا الرعاية ادب المجته بدوام الترتي في
 العجب وانتداني في التقرب و بان اعطى بحمه حكم ارواحهم من البركة الظاهرة والطيب و ترويه بالموقع
 في حظ ولا نصيب والتدبني اليه من لثارة ويهدي اليه من ينيب -

ثانية عشرها توجيهي ما الى امر توجيهيا ضروريا وارجح لاجل الاتصال والتلبس به ولاجل انه انفس
 كماله او مفيد كماله او مظهر كماله اسل المجته ومعناها الدقيق الحكمي فاذا داخل هذا المعنى شعور والارادة وشمل الكمال
 لذة قوة من القوى فهو المجته بالمعنى المتبادر العرفي وهذا الحكم يتناول جميع الموجودات من لعل والمعلولات
 والطبائع والآثار بالاجمال وعند تفصيل يظهر ان شئ^(۱) يمكن اذا قيس الى كماله الذي يتوجه اليه فهو اما واجدة
 على سبيل الاستمرار كالضوء والتدوير للشمس واما واجدة على سبيل الترك والانتقال كالارضاء المتواردة عليها
 واما فاقد له متحرك الى تحصيله فالاول كالعاشق الواصل^(۲) لمنتهج محبوبه والثاني كالواجد للوسيلة الطالب للمقصود
 والثالث كالعاشق المهجور المشتاق الى المحبوب -

وبالجملة فمطلوب كل حقيقة هو الفعلية بحسب ما لها من الصفات والآثار التي تقتضيها ضروريا وارجح
 هي معشوقة ولهذا الفعلية الخاصة نسبة الى الفعلية المطلقة من ثلثة وجوه من حيث اطلاقها ومن حيث مبدئيتها
 من حيث شمولها -

اما الاول فلان من خصائص حقيقة لتقرر وفعلية دون ما عداها من الحقائق انها اذا تجردت عن لقيود
 كانت ثم تحصيل واقوى موجودة منها اذا ثبت بقيد زائد على ذاتها اذ كونها تقر محضا وفعلية صرفة لا شابة من
 الابهام والقوة فيها ثابت لها من اجل ذاتها وكونها فعلية شئ خاص اذ جميع الاشياء حثية زائدة على ذاتها و
 بالذات بالذات اقوى مما لها من الامور العارضة المتاخرة عن الذات وان كانت مستندة الى الذات والفعلية
 شيون واعتبارات لها وهي كالجزيئات للكل من حيث الاطلاق والتقليد وعلى عكس ذلك من الابهام^(۳) والتحصيل

(۱) في شئ ان لمية يمكن ۱۲ (۲) يقتضيها ۱۲ (۳) وعلل الصحيح والتفصيل والتدعيم ۱۲ سواتي

ما یبیتانی محله بعدة من البیان ان ارتباط المابیتة مع وجودها الحقیقی ارتباط الموهوم بالموجود و ارتباط المنتزعا بالمتشرع عنه
 واما الثانی فلان الفعلیة المخصوصة انما كانت هی ہی من اجل خصوص علیتها وخصوص تلك العلة لابل
 خصوص علة تلك العلة ویکذا ویتقی سلسلة الععل الی علة بسیطة هی مبدء المبادی واول الاول فکون
 ذلك المبدء البسیط هو هو فی بساطة وحدته هو کون کل شیء موقت مستمر علی ما هو علیہ فی وعاء الدير والواقع لازل
 وابدا فعالم الامکان باسره تفصیل لبساطة وحدة المبدء الاول بما هو هو۔

واما الثالث فلانا اذا وسعنا النظر من فعلیة معينة الی امثالها فی موطنها ومادتها ثم من ذلك الموطن و
 المادة الی الموطن والمواد الی امثالها ویکذا حصلت سلسلة محیطة من الازل والابد من علی الموجودات
 الی اسفلها ولا شک ان الفعلیة المعینة بجزء منها وشرع من جميعها ما یشرع من واحدة منها من معنی
 التحقق والوجود فجزء من هذه السلسلة وان خالف بقية الاجزاء من حیث خصوصه ولكنه مماثل لها فی حقیقة کونه
 فعلیة ما فالحقائق فیها کالامواج فی بحر واحد متصل فعلى جملة الوجوه کل فعلیة معينة شأن من شیون الفعلیة
 المطلقة وقائمة به ومنذ جهة فیها وهی عین الحق جل مجدده فلا معشوق بالحقیقة الا الله وکل شیء فانما اشتاق
 الی شأن من شیون وجهه من جهاته کالماء یتحرك من المشرق والمغرب والشمال والمجنوب الی جهات لا تحصى و
 وبالحقیقة سبیل الی جهة واحدة بسیطة فحسب هو المركز بالقرب منه ما یکن من ای جهة کان فایاک ان تغفل عن المجال
 المطلق بالمجالات الناقصة العاقدة لالوف من صنوف الحسن والجمال والفضل والکمال والله یهدی لمن یشاء (۳)
 وعند هذا انتهى ما کنت اردت ایرادة فی رسالتی هذا رسالة المحبة وقد اتممت منی بعض اهل الصحبة ان
 اسمیه باسم آخر فعرضت علی جناب استاذی اطال الله عمره وازال سقمه سمار عديدة انوار المحبة واطوار المحبة ذاتها
 المحبة واسرار المحبة فاختار لی اسرار المحبة ومن الله ان یجوان لی غفرلی ولاسلانی الکرام المخلصین وبه یختم به لاهل
 اجنابہ وان یصلی علی جمیعه محمد وآله وصحابه واحبابه کما یلین بحال محبة له فی جمیع احواله انه ولی رحیم وتاب کریم۔

(۱) فی ش امثالها ۱۲ (۲) فی ش الشرق والغرب ۱۲ (۳) فی ش یهدی ۱۲ (۴) فی ش غده ۱۲

قصيدة

ابن الرئيس ابى على بن سينا فى اسئوال عن الحكمة



فى بطوط النفوس الى الايدان

الشيخ ابو علي بن عبد الله بن سيدنا ولد سنة ٤٨٠ هـ في قرية نشنة من ضفائف بخارا
 في اسرة ممتازة وتلقى العلوم والفنون لاسيما الفلسفة والطب في بخارا التي كانت مركز
 العلوم وقيامة الاسلام في تلك العصور وحصل الكمال للشيخ في العلوم والفنون و
 امتاز في الطب والمعالجة وارتقى في السياسة حتى وصل الى الوزارة لشمس الدولة
 في همدان رزاق من حلو الحياة ومرها كان فيلسوف عبقرياً وطبيباً ذكياً شبيداً
 اركان الفلسفة اليونانية بعد الفارابي (المعلم الثاني) وصنف ودرس وكتبه في الفلسفة
 والمنطق والطب مثل الشفاء والقانون والاشارات وغيرها شهيرة متداولت
 غنيّة عن التعريف وللشيخ نظرات ثمينة في الفلسفة والارضية في المنطق وتجارب
 مفيدة في الطب بيد انه انحط في فهم بعض المسائل الفلسفية وبعض العقائد
 الدينية والمعتقدات الثابتة كما في مسألة علم الله تعالى بالجزئيات والحشر
 الروحاني ومسئلة القدم والحذوث وغيرها كما يظهر لمن طالع الاشارات
 والشفاء وان لم يكن متعصباً والتوفيق بيد الله تعالى

خليلى قطّاع الفياى الى الحى

كثير وارباب الوصول قلائل

(سوانى)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَبَطَّتْ اَبِيكَ مِنْ اِلْحَالِ الْاَرْبَعِ وَرَقَارِذَاتٍ تَحْزِرُ وَتَمْتَعُ
مَجْبُوبَةٌ عَنْ كُلِّ مَقَلَّةٍ عَارِفٍ وَهِيَ الَّتِي سَفَرَتْ وَلَمْ تَبْرُقْ
وَصَلَّتْ عَلٰى كَرِهٍ اَبِيكَ وَرَبِّهَا كَرِهَتْ فِرَاقَكَ وَهِيَ ذَاتُ تَوْجَعٍ
اَنْفَتُ فَمَا سَدَّتْ فَلَمَّا وَاَصَلَتْ اَفْتَتْ حَاجِرَةَ الْخَرْبِ اَبْلَقُ
وَاطْنَهَا نَسِيتُ عَهْدًا بِالْحَمِي وَمَنَازِلًا بِفِرَاقِهَا لَمْ تَقْنَعُ
حَتّٰى اِذَا اتَّصَلْتِ بِهَا بِطُوبِهَا عَنْ مَيْمِ سِرِّكَ بِذَاتِ الْاَجْرَعِ
عَلَقْتَ بِهَا ثَارَ الثَّقِيلِ فَاَصْبَحْتَ بَيْنَ الْمَعَالِمِ وَالطُّلُوعِ الْخَضَعِ
تَبْكِي وَتَذْكُرْتِ عَهْدًا بِالْحَمِي بِمَدَامِحِ تَهْمِي وَ لَمْ تَقْطَعْ
وَتَنْظُلُ سَاجِدَةً عَلٰى الدُّمَنِ الَّتِي دَرَسَتْ بِنُكْرَارِ الرِّيَاحِ الْاَرْبَعِ
اِذَا عَاقَبَهَا الشَّرْكَ الْكَثِيفُ وَصَدَّهَا تَقْضَى عَنِ الْاَوْجِ الْفَسِيحِ الْمَرْبَعِ^(۵)
حَتّٰى اِذَا قَرَّبَ الْمَسِيرَ مِنَ الْحَمِي وَدَنَا الرَّحِيلَ اِلَى الْفَضَائِرِ الْاَوْسَعِ
وَعَدَتْ مَخَافَةً لِكُلِّ مَخْلَفٍ^(۶) عَنْهَا حَلِيفُ الشَّرْبِ غَيْرِ مَشْتَعِ
رَجَعْتَ وَقَدْ كَشَفَ الْخَطَاةَ فَاَبْصَرْتَ مَا لَيْسَ يَبْصُرُ بِالْعَيُونِ الْاَبْجَعِ
وَعَدَتْ تَغْنِي فَوْقَ ذُرْوَةِ شَاهِقٍ^(۷) وَالْعِلْمُ يَرْفَعُ كُلَّ مَنْ لَمْ يَرْفَعِ

(۱) فی دیوان ابن سینا مطبوعہ فی طهران وایضاً فی جلاء لعینین اشوقیت تفسیح ۲۴ (۲) کذا فی اشوقیات فی جلاء لعینین دیوان ابن سینا واما است ۱۲

(۳) کذا فی جلاء لعینین دیوان ابن سینا و فی اشوقیات واما تفسیح ۳۴ (۴) فی دیوان ابن سینا "ساجدة"

(۵) فی جلاء لعینین المرربع فی دیوان ابن سینا الاربع ۳۴ (۶) فی دیوان "مفارقة"

(۷) فی دیوان ابن سینا سجعت ۱۲ (۸) فی جلاء لعینین دیوان تغرد ۱۴

فلا هي شيء اهدت من موضع
ان كان اهدتها الاله الحكمة
وهو طهرها ان كان ضربة لازب
وتعود غمامة بكل شفينة
وبى التي قطع الزمان طريقها
فكانها برق تالق بالشمى
الغم برد جواب انا فاحص

سام الى تقصير الخفيض الاوضع
طويت عن لفظن اللبيب الاربع
لتكون سامعة لما لم تسمع
في الحسابين فخرتها لم يرتع
حتى لقد عزيت بخير المطلع
ثم انطوى وكأنه لم يبع
عنه فنار لعلم ذات تشعشع



(١) في جلاله "بعينين" من شايخ ناي الى تقصير الخفيض الاوضع ١٢

(٢) في ديوان "جلاله بعينين" عن الفذ اللبيب ١٢ (٣) في ديوان "بعينين المطلع ١٢

قصيدة توحيدية

للساھر رفیع الدین المحدث الدہلوی

قصيدة طويلة بديعة طنانة للشيخ المحقق
 المحدث المتقن الصوفي الحكيم العارف العلامة الشاه محمد
 رفيع الدين بن حكيم الأمة الشاه احمد ولي الله الدهلوي رحمتهما
 الله تعالى اجاب فيها عن سوال الشيخ الرئيس عن حكمة هبوط
 النفوس الى الابدان ورد علي بن سينا و ايان ضعف
 رأيه وعدم بلوغ نظره الى الشرع المتين والى حكمة
 الله تعالى في النوع الانساني - (سواني)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عجبا شیخ فیلسوف المعی
 صلا تفتن ان بعدت لنفس فی
 منها مواطن عامات حکمو
 ولكها حکم وغایات بها
 وجميعها للنفس غایات علی
 لتغالب الامداد فی تلك الانابيب^(۲)
 فسر بما كان المحرك واحدا
 وسواه بین معلون ومقارن
 فاعم غایات الوجود بروزنا
 وشمول اطوار الوقوع مسراوه
 والوجود يانف ان يسمى قاصدا
 ویمن بالتكمیل حیث یمن با
 وقلیل اضرب لدية موثر
 خفیت بعینیه منارة مستشرق^(۱)
 الابدان ینشأ من مواطن شفع
 مختصة مترتبات الموقع
 تستوجب التخصیص فی المنفرع
 ان التفاوت بینها لم يمنع
 التي فسارت بغور ینبع
 اجلی واولی بانتاب مفرع
 لولاه انفکت عسری لم تجرع
 فی روضة الامکان یدخل یرتعی
 الا الذی قال النظام له درع
 عن سائل هو مفصح فی عین علی
 التکوین ان وسع الفضالتوسع
 ان كان بخلا بخیر اذیع

(۱) فی "جلد العینین" بعینیه ۱۲ (۲) فی "جلد العینین" الاشاره ذیح شدد والمراد عالم العناصر واللہ علم،
 تضمنت هذه الفصیلة الجواب عن السؤال المذكور بسبعة اوجه الاول بالنظر فی فیض اقتضائه والثانی بالنظر فی فیض
 القدر والثالث بالنظر فی صفات التشریح والكلام والرابع بالنظر فی صفات التدبیر وحسن الانتظام والخامس بالنظر فی اقتضائه
 النشأة الدنیاء والسادس بالنظر فی اقتضائه النشأة العقبیة والسابع بالنظر فی طبائع النفوس نفسها وبعض هذه الوجوده بسبعة اشتمل
 علی عدة وجوه جزئیة فی ضمنها فهذا تفصیل لقوله فی مواطن شفع واللہ سبحانه علم وحکم ۱۲ من "جلد العینین"

و لذلك الآلام والآثام والآفات عن ابوابه لم يدفع
 وعدادها شرا لديه انما هو حيث يدعو بالعدم ليرجع
 او كان يعدو بأسه في لا صق
 فاذا اخلت عنه فتلك قباحتها
 وجميع ما يبلى بها في اولها
 والفيض لا يرضى تخلف ما به
 كسطوا فح الآفلاك في حركاتها
 ومدبرات في معارج نزاهة
 ونفوس انسان وحن اُفعمت^(۱)
 ولها سياق ينقش^(۲) فسر عن الاصل بحليل الاول^(۳) سح
 وكفى كمالا للفروع بانه
 ودراره^(۴) طبع العناصر يقتضى
 فاذا اكتشت من اعتدال خلعة
 والنفس تسقط نحوها بتعشق
 فتناسب المعنى بهج ميلها
 كالظهير^(۵) وى ان راى في فحة

من همة تطفى شديدة مفرع
 من صرمة درأت وجوه^(۱) مشنع
 حقت دوائى كونه بالجمع
 ورواى شخ الانواع في المستنقع
 من صولة التأثيرات تفضلع
 من همة تطفى شديدة مفرع
 اصل بحليل الاول^(۳) سح
 يونى لها حق لاصل ابرع
 ان يرتقى عن كل وضع اوضع
 جذبت لها نفسا لاجل تمتع
 لتناسب المعنى العديم المدفع
 للجسم لا سمح لما لم يسمع
 حبا ولا يدري مكيد الجند^(۴)

(۱) في جلال العينين و نفوس انسان و حن انعمت - من همة تطفى شديدة مفرع ۱۲

(۲) وفي جلال العينين ولها سياق ينقش الجزى عن الاصل بحليل مستمر الاصح ۱۲ (۳) في جلال العينين به ۱۲

(۴) وفي جلال العينين و دراره في الخلق دورى - تعبير ما عند الاله ارفع ۱۲

(۵) النسخ المصيبة والجمع فخا بالكرس و فوخ بالضم كذا في مختار الصحاح ۱۲ سواتى (۴) في جلال العينين ولا يدري مكيدة اطلع ۱۲

و لقانص فيه منافع جمّة
 فلبثهم فيها عمارتها ارتجى
 في مطعم او مشرب او ملبس
 او منظر او غيرها من لذة
 و رقي و محرفية تخيير للدولح
 و دفاتر فيها علوم جمّة
 بتصرف فيها و في مولودها
 و كمالها بتصرف و تمسك
 و تعاون لعلائق و حوائج
 و قوى و اخلاق و آراء و لا
 و تفاوت الدرجات و الاحوال فيها
 فاذا رأت بأساعن المطلوب كرت
 و استصجبت منها التراث فكانت
 و لها طريف العيش او كتلاوة^(۱)
 و تقدم نفس الطبيعة و العنيدة
 و كذا نفوس الضالعين فرما
 او ليس حتر نوابت الاغصان
 و المحرفي يوم يضعف في غد

كالاكل او جلب لمسال ليتع
 بصنائح الآلاف الف افرع
 او مسكن او مسركب او مسمع
 و صنوف الآت ذوات لقطع
 كرام او عنلاظ ضنع
 بشوارق الاسرار مثل لمطلع
 محسرو حيوان و بنت مكرع؟
 و تجارب و تمسك لم قطع
 مع دوات و سياستة لم تدوع
 يحصى تشعبها لاجل تصور
 حافل لهم الى مستمتع
 و هي ترعب في جوار المبدع
 المرعاة لا استشرافه في الخدع
 او حسرة من فعلها المتضع
 كالمعد كمال نفس تنع
 تقضى بقوة لائق و تمنع
 للتشهير من عادات قوم زرع
 تخين ضوء الشمس عند تقشع

(۱) في تجارة العينين او مالوفه ۱۲

و سواها في الخلق دور يعنى
 او ماترى لو لم تكن في دارنا
 وانظر لكثرة اختلاف هواهم
 او ليس اسبح ثم اطول مدة
 فانظر بوسعتهما وكثرة ما بهما
 ولئن سمي العسرفان فيك تراهما
 بل يرتضى جود الحكيم ليحرمها
 فمصائب ذابت بهما لحيوتها
 وضروب اعمال عليها اعزبت
 ووفاتهما من قوة جذابة
 وشدايد لحقت بها بعد اسلى
 او ليس فيما يفتدى ما يستحيل
 فكما هناك ذخائر للانبياء
 و منائح تعطى بايمان فانعال
 وفضائح للاشقياء الضالين
 فكذا نصيب الساذجات ونيله
 و من اعظم الاجناد عند الله في
 جند الملكة المتسيرة طينة
 معصومة ما اضمرت عصيانه

تعبيرها عند الاله الارفع
 هذا اناس كان مثل اسلقت
 فيه اقاموا السيف للمتطلع
 للعيش من دنياك ودار المرزح
 من طيب لذات وهول منقطع
 ملكين تدراهما على ارض
 متطلبين عن الغدار المشع
 طبع لها للمضغ او تجرع
 كتوابل مزيت بجودة منع
 بهما و تروح لاجتراء اسلقت
 كما بهضم يعرض في بطون الجوع
 باعين او طفرة للاصبع
 والصالحين وجميع اهل تطوع
 و احوال كصدق تخشع
 بجهلهم و عتوهم في المبع
 من بعد استعدادها المتوقع
 عدي و في عدو الى الجذم او عي
 الفاضلين اطالعين الخضع
 مثل الجوارح تحت قلب اشع

لا یسبقون مقالۃ تفخیم
ولہم عزائم نافذات مع قوی
وہم علی زسر منصورت الی
وموکل بافامۃ الانواع والاثار
ومقربون ہم قوائم عرش تد
والذائقون لذائد البرکات فی
والخادمون بیاکل الاسماء والمشرودۃ الاعمال للمطوع
ومعلقون تکتونوا من احراف
قد کان قطاً وانس من قد ہم
فاراد تکمیلہم من سلاہم
واذا ہو الانسان من متخوض
فیہم تجددت المشاغل بینہم
واستعملوا عمالہم بحکومتہ
قاموا علیہم حافظین وکاتبین
ومبشرین ومنعہین وناصرین وجالبین الرزق حسب الجزع
ومعذبین وحاذلین وممرضین وسالبین قوی الشدید الاصرع
ومفتشین دقائق الاعمال والنیات فی اقلب الہلوع الاجزع
ومصویرین وناخی ارواہم
والما سحین منازل العشاق
لا یترکون الحرف مما قبلہ
متکاملات والعلوم الوسع
رحم و منہوم ببطش مصلقع
فی عسرات بید الموع
بیر ومیزاب ایفوض الترع
انزال تکین علی المنصرع
صدرت من اقلب النطیف الاصرع
ماد ایدیہم الیہ ولا سعی
ابداع نوع فی الخطوط موع
فی شدۃ او غیۃ و متصع
واثبتوا صنعا لما لم یصنع
العدل الہیمن للخطیب لمصنع
وشاہدین وشانعین کالاطمع
القابلضین لہا او ان تقلع
للرحمن اذ وقعوا کطیر و وقع

والصاعدين اليها بطين بكسبهم
 وعلى الصغار المنقذين كمشفق
 وبنوا مساكنهم واسقوا زرعتهم
 وسواه مما يعلم الحذاق من
 وكذاك هم يسعون عند معادهم
 كربوا على اقدارهم احسلاهم
 فالناس قتلهم لاجل عبادة
 وكدولة سمحت بها اقدارهم
 وللاجله خسروا لهم في سجدة
 وباختلاف الناس فازشنتهم
 ولو انهم كانوا سوار ظلمت
 فيه يتم التعمية العظمى لهم
 ولربك الاعلى اليك تقاويل
 وجميع انفسنا هنالك لم تنزل
 واثارها دون الحجاب ليبتلى
 واناخ فيهم انفسا مخطومة
 ولهم بهم ربط متبين لنج لا
 فتقر عينهم ويكثر حزنهم

او روحهم او بالقضاء المهرع
 يخذون تربية لهم كالمريض
 ويعلمونهم اصول تشرع
 اصحاب تحقيق وان لم صدرع
 في دار تنعيم ودار نجح
 ما استنكفوا من اصلع او اجدع
 وشرايح لتقرب وترفع
 زياتهم لحبلى وعطر افتح؟
 بتملقات الفتانتين الركع
 بروا صا او عذار الرضع
 قوام منهم واجبين بمقدع
 ونجبا هم اسنى مقاصد روع
 ويجب اعذارا لعذر المدعى
 من حفظها عهد المحبة تدعى
 فا الصدق عن ذى الاختلاف الاخذع
 لزيارة ايفتين او لتشفع؟
 ينفك طول الدهر بالموت النعى
 بهم وحزنهم على المتصنع

(۱) وفى جلاله عينين واناخ فيهم انفسا مخطوفة - لزيادة التفات او لتشفع ۱۳

وله خطاب بالتلطف نحوهم
 ولئن تقل بنزولها لتعدد
 مثل الهداية والتكامل وانتهاء
 او طرد جان او تكفير الخطا
 او خلة منه لتقصير الى
 فلها هناك موافق وتكاتف
 وحديث ابليس و آدم عبرة
 والفكر يرشدك المعارف جملة
 وله تعالى من صفات كماله
 او ليس عطيتها وكف المشتبه
 وهو الشديد لبطش غفار الجفا
 فاحب تجرية العباد بمستقبل
 ولجاحد تمننت و
 وحسابهم صنفا وشخصا مثل ما
 وهو الخبير بظاهرو وضمائره
 فيعلمهم حيث ارتقى مركزهم
 فغسى تراهم كالرقوم على بساط
 اوضاعها بتناسب وجهاتها
 او مثل عد في بيوت الوفق

في البسط اطنب من كتاب مشبع
 غراض لست عن اصواب بمطع
 افضل وابتدال متفتح؟
 او سبق وعدوا اختفاء الابح
 ما ليس مذكورا وذا تجسرع
 ومعاملات شرحها لم يصدع
 لك ان تكن من ذى اعيون لجمع
 ان كنت تنظر فيه نظرة صريح
 ما يقتضى آثارها بتنوع
 عنها بشر ذى فساد اشبع
 الشاكر المفضل لاني لمطمع
 مذهب و بحسن مستوزع؟
 لم ينجح التحذير ليس بانفع؟
 فيه ارتوار الطامى المتجرع
 وبمستحق دون لب اللوذعي
 وغدا فيبدي السر للمتبع
 ذات الوان عن رائب صنوع
 بتقابل في ضابط كمرصع
 كسرت ثم سيرة فاستوى بتوزع؟

قلو انقلبتم بواحد لطل النظام
 ولعل ظنك في طباع الانس ان
 كلا قذالك روضته كلبية
 وكأنه للكون مرآة من الاقصى
 فلذا ترى فسردا كآلاف من
 وترى نفوسا منه شيطانية
 وعلى سمات الوحش و الاطيار
 وطبا عهم كمعادين وفعالهم
 وترى به الاملاك في طبقاتها
 وترى قلوبا مثل عرش الله في
 واللوح والكرسي حيث ذخائر
 ولقد سمعت بان في تصويره
 فهو النموذج للاله بما يقتضى
 فاعرف لهذا النوع رفته قدره
 واذا شمتت من الحقيقة نفحة
 لما اراد الله نشر كماله المطسوى في التوحيد كما المتقنع
 الواهبات الخيرة ذات تبرع
 شرف الجواهر والمعاني التي
 علما وحالا محتلى في مدرع

فالحال تو حید فحالی له
 وان لم کشف احاطة للحسن والتنزیه شوق.....؟
 ان نالها طرف الیه یرزح
 فی فسادا همها و تصدع؟
 تبسده وای القوام فلا یحی
 وضعت لتقلب تحت ایدی لصنع
 والقدس لایحکی لكشف مزح
 و تقومت بزاحیم مستدفع
 تبقى التفرق دائما ان تسطع
 متانیات کلها ان تجمع
 نذیر من الاطوار نذر الموضع
 مضع
 نهما یصادف من ضعیف یصرع
 عن حیث یتجلی بنور اصرع
 ترخی حجابات تقال الخصرع
 یتمتعا فی طاعة و تورع
 ملا علی افق اعلو سمندع؟
 الا لیبرز بالکمال الاسنع؟
 وشفاهه علنا بغیب مقرر صع

فالحال تو حید فحالی له
 وان لم کشف احاطة للحسن والتنزیه شوق.....؟
 ان نالها طرف الیه یرزح
 فی فسادا همها و تصدع؟
 تبسده وای القوام فلا یحی
 وضعت لتقلب تحت ایدی لصنع
 والقدس لایحکی لكشف مزح
 و تقومت بزاحیم مستدفع
 تبقى التفرق دائما ان تسطع
 متانیات کلها ان تجمع
 نذیر من الاطوار نذر الموضع
 مضع
 نهما یصادف من ضعیف یصرع
 عن حیث یتجلی بنور اصرع
 ترخی حجابات تقال الخصرع
 یتمتعا فی طاعة و تورع
 ملا علی افق اعلو سمندع؟
 الا لیبرز بالکمال الاسنع؟
 وشفاهه علنا بغیب مقرر صع

ويجعل التخليط بين شرورها
 مقياس تميز لها مستوعبا
 وجوارها بالنفس يعطيها من
 وترى بناحية المثال على شفا
 ومن الدواهي والشرور تشجوت
 هي للفساد خزنة جلابة
 ونظير امرأة تريك اشئ منكو
 وكمن الا دوار في احشائها
 ورسوخها ولفوذها يزود من
 وهي التي بطنت جناحيها على
 فامام هذا النوع لما كان كالمرأة للمقدمات
 مستجلبا من ربه اسماء
 وخليفة في ملكه مستنبطا
 فيوم ما يأتي على عقبه في
 ليكون مجموع العوالم وحده
 استوجب التفريق في افراده
 منهم فريق لا يزال محجبا
 وله مع المعبود حذو جميعها
 فخياريهم ليجوا بصقع القدس من
 وتعيها ومشاركات الاشنع
 كها تعد لموطن مستنبح
 صباغ قانون الجزاء اللينع
 الدنيا من اوضاع الخوس المصع
 ظلمار عن سنن الصواب كاذع
 وعلى عناد البسرات مذعزع
 سالا احكام صواق نصع
 هو منذر بفنائها وتضع
 يد من الدار الدنية مسرع
 جند الشياطين الليام لقيع
 كالمرة للمقدمات
 طراد مشحونا بها بتوقع
 لغواير فيه من المستوعب
 غيب و مرأي فارغ او مفرع
 ومدار جود عسم كل المبدع
 صنيع الخيار وصنيف قوم سوء
 وجماعة تزكوا بصوب الهمع
 درك لشان خالص بتضرع
 حيث استبانة ما هنا بتضعع

وتمسكوا بولاية الملك الودود
 وذوو الحجاب بهم و بناهم
 واستوكرت وهماها فيهم وصار
 اما الذين سحاب فضل الله زكاهم وهم اتباع قوم افوع؟
 فهم كنظم الخير نقعا في الحجاب
 هم كالذين عزوا عن الطرفين من
 او كالذين وبصهم مستكدر
 فالاولون الى ابيولى اميل
 اوليس في خير النظام نفائس
 ووسائل ما هيئت الا لنفع
 والالف باللوعات ويدن عاشق
 فعلى طباق القوم جاء وما اقتنى
 ولئن دريت حياتها ومماتها
 لعرفت ان نفس قبل حلوها
 والبذر مختلف القوام سلامة
 وثمارها متفاوتة و صنوفها
 وجميع قوتها بها مكنونة
 ماشأنها الا شعور مجمل
 وبها احاط بها وشاكل لونها
 وعروة وثقى بغير تزعزع
 في وهمهم جوا وكبر مفتح؟
 وخانها الجلباب للمتذرع
 وبهجة لتداري مستبشع
 تصديق حق او خيال مقدر
 مصعود نفع من طباع انجوع
 والآخرى الى الطباع الاروع
 بالحرق تصلح او بدق المقبع
 الغير ما استوفت جليل لمنفع
 اتعلب للعليار داب الابزع
 منه سوي قرب وفضل شعوع
 والى م نقلتها بسير مسرع
 بالجسم مثل البذر لما يزرع
 وسواها من كل اوصاف تعي
 متكاثر من جنسها المتنوع
 لا خال فوق خدودها لتصنع^(ا)
 بذواتها والمبدأ المترفع
 وجميعها بتوحيد مستجع

ایک ان تری ایہا شذیۃ
 فہناک للقضاء مطیۃ
 وتجاوز بین القوی ذاک الذی
 وطباعہا لا یقتضی الا انتشار
 وحل ہاتیک القوی ہی نسمة
 وروہا من اخصیۃ بدویا
 فیہا استعدت للمعاد محلا
 وبہا لہا السلطان فی العقبی علی
 وہی المطیۃ للترقی فی الکمال
 فہبوطہا فی الجسم سخ کمالہا
 وانظر لما تنتابہ فی عمرہا
 تجد الامور بشعبتین فثبۃ
 فاذا اتاہا سائح لضرورة
 بل لا یزال یقوم فیہا حاکما
 ولہ مراتب مثل فعل ناجس^(۳)
 ولہ رضی وتلذذ فی حکمہ
 ونقوشہا ہی لا تزل تلازم

بتغیر ما عن ان تحمل بمرتع
 کلاک لم تدر غیر تخضع
 افضی بہا الاحزان حین ترعرع
 غصونہا فی سبب توسع
 وجہ لہا یقوی کشل البرقع
 وحدوشہا عند اختلاط الاربع
 وبہا الرحیل الی قضاء المرتع
 استیفاء ما عن وصلہ لم تمنع
 وغیرہا عن حدرہ لم یرفع
 ونوانہ کالبارق المتلمع
 من عبث نعمی وضمویج^(۲)
 بالقصد والاخری کدح ابرج
 فالقلب لا یہدر بغير تطلع
 بقبولہ او لفظہ لتشع
 او عزمیۃ او باجس لم یوقع
 فیہ یصیر کشل ثوب مجزع
 الاشخاص مثل الذب لم یقلع

(۲) فی جلالہ العینین من ۱۲

(۱) فی جلالہ العینین الافراح ۱۲

(۳) فی جلالہ العینین وانظر لما تبلی بہ فی عمرہا من عیشۃ نعمی وضمویج ۱۲ (۴) فی جلالہ العینین نافذ ۱۲

واشدها اثر عقائد و طنت
 و جمع ما تلقی غذا تمایل لها
 و جمع ہائیک القضا یا اصلها
 و عسی تری الانسان فی آوائہ
 فاعرف بان الاشقیاء اذا رأوا
 فلہم اذا شان عجیب نحوہ
 اما النفوس الخالیات ^(۱) ففتنی
 و بلوغها المساوی بغیر تعیل
 و مقام ادلال علی رب الوری
 و الارتقاء بعجلۃ نحو الذی
 و اللہ ان یکشف علیک صمیمہا
 او ما سمعت عنایۃ الباری قبضت
 فہناک فاضت کلہا معقوۃ
 لا یدخل لتعلیل فی تحسیرہا
 و قیامہا ما کان شبہ عوارض
 فله مراتب فی القضا ربانیت
 و العارفون یرونہا اطلال
 فتجاوزت یدی العقول نظامہا

ہا لدوام و کالوعاء المتسرع
 و نتائج عن عرسہا فی المزرع
 من خلقہا و طباعہا المتطوع
 بتحجبا عجبا و لو ذا المنجع
 باسا بلیغا مقنطاع عن مفرع
 سارت نفوسہم بكل تشجع
 انوار نظراتہا بغیر تملق
 و سلامۃ عن جذب ایدی المنزع
 و فکاک امیر مثل ما للخلع
 ہو للنفوس باسرا کا المنبع
 و من این انعقدت لکنت بمنقع
 کل الطباع من وقور تشجع
 قامت بہ ازلا بغیر تکلع
 و کذا اقتصر ان لوازم تم منزع
 بل کاندراج الضور فی المتشجع
 و توحدت فیہ لفسر تصع
 اسماء علی علی المارج سطح
 حتی استقلت کالنجوم اطلع

(۱) فی "جلاء حینین" اما نفوس الساذجین فتفتنی - انوار فطرتہا بغیر تملق ۱۳

تلقى على لوح النفوس شعاعها
فتشعبت آثارها و تركبت
وتميزت اعيانها بجميع ما
ولها الهولي مثل شمعة خاتم
و هل الكمال سوى تحصل ما الطوي
فكمال انواع بدت و صنوفها
ان يكن فرد على ذاك الكمال
و كماله الشخصي ليس بقائت
والرجز والتخريف في ادبائهم
فيسوق كلا نحو ما في جزه
و اذا انتهيت الى هنا فالصمت بي
و هل اللسان بنشر دقائق
لا تنكرن على حيث و جرتي
فالحق اعظم ان يجاز بسلك
فالشيخ قيده نفسه و دماغه

فحكي المراني كل سير مودع
احكامها فبدا الشخص باجمع
ترتاده ابدا بغير المقطع
ارايته انتقشت بما لم يطبع
فيها و كان له الطباع كموع
لا ريب ليس يفوت عند تمزج
كمثل عمى ليس يسمع اقطع
قطعا و ان يطرب له اويجزع
بدقيقة في الناس اجمع لصح
من فسق عاصم و القاء الاطوع
احرى فليست قوة الشعرا معي
في صنع رب قاهر متمتع
لاصول مشايبة لم اتبع
و مرادنا الحق الذي فينا رعى
بعقال فن واحد كالا نطلع

ثم لصلوة على نبي و آله
و الحمد لله الذي الرقيح الا نفع

قصيدة

في معرفة النفس

لاحمد شوقي أمير الشعراء في القرن العشرين
والقرن الرابع عشر

تأثر من قصيدة الشيخ الرئيس ابن سينا الذي عجز عن
 درك حقيقة النفس فسأل عن وجه هبوطها الى الابدان وشوق
 شاعر جديد له شعور دقيق وذوق لطيف ومس بالفلسفة الاجتيا^{عته}
 والعمانيات والسياسة والاخلاق والمذهب تصور النفس وغموضها
 حسب شعوره الشعري فابان خياله -

ومهما كان الرجل فيلسوفاً عبقرياً او شاعراً مجيداً لا يرتقى
 في درك حقيقة النفس سوى انها سر الهى به قوام الانسان و
 عظمتها وكلماتهم لكشف القناع يزداد غموضها بحثاً وتدقيقاً مع قرب
 صلة النفس بالانسان الحقاً هذه القصيدة الى قصيدة الشاه
 رفيع الدين لمناسبة نفس الموضوع ولبعض الفوائد المتوقعة
 والله الموفق الى الصواب - (سواتي)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وقد قال المقتطف في الثامنين رابن سينا وشوقي بعد كلام طويل والاثنان جريا مجرى افلاطون في حساب النفس روحا كانت عند الخالق ثم هبطت ودخلت جسم الانسان الا ان افلاطون تصورنا مخرجة غذاؤها الجمال والحكمة والصلاح فلما هبطت فقدت جناحيها ودخلت جسم الانسان و الفلاسفة يشعرون بشئ لا يستطيعون معرفته ويصفونه كما يتصورونه ويجارهم شعراء في التصور و يفوقونهم في الوصف

عظمي قناتك يا سعاد اور فعي	بذي الحاسن ما خلقن لبرقع ^(۱)
الضاحيات الضاحكات ودونها	ستر الجلال وبعده شاول المطلع ^(۲)
يا دمية لا يستزاد جمالها	زيديه حسن المحسن المتبرع
ماذا على سلطانه من وفقة	للضارين و عطفة للشمع ^(۳)
بل ما يضرك لو سمحت بجلوة	ان العروس كثيرة المتطلع
ليس الحجاب لمن يعز مناله	ان الحجاب لهين لهم يمنع
انت التي اتخذ الجمال لعزه	من منظره و لسهه من موضع ^(۴)
وهو الصانع يصوغ كل دقيقة	وادق منك بنانه لم تصنع
لمستك راحة و مستك رودة	فاتي البديع على مثال البديع

(۱) الخطاب للنفس خاطبها كما يخاطبها فيلسوف علم بهما وبحث عن حقيقتها فزادها تزييدا ثم غموضا كلما زاد تخالفا مع انها اقرب ما يكون اليه

(۲) الضاحيات الظاهرة البارزة وصف بها محاسن النفس وقال انها مع ذلك مظهرها بعيد و جلالها مستور

(۳) (من) زائدة والمعنى ان النفس اتخذها الجمال منظر لعزه وموضع لسهه

(۴) الصانع - الماهر في الصناعة

اللہ فی الاحبار من مہالک
 من کل غاوی فی طویۃ راشد
 یتو تجون و یطفاون کانہم
 علموا فضاک بہم و شق طریقہم
 ذہب (ابن سینا) لم یفریک ساعۃ
 ہذا مقام کل غیر دونہ
 (محمد) لک و (المسیح) ترجملا
 ما بال (احمد) عی عنک بیانہ
 و لسان (موسی) نحل الاعتدۃ
 لما حلت (بآدم) حل الحی
 و اری النبوة فی ذراک تکرمت
 و سقت (قریش) علی لسان (محمد)
 و مشت (بموسی) فی الظلام

لضیو و مہتوک المسوح مصرع^(۱)
 عاصی الظواہر فی سریرۃ کطع
 سرج بمعترک الریح الاربع
 و الجاہلون علی الطریق الممنوع
 و تولت الحکماء لم تتشع
 شمس النهار بمثلہ لم تطع
 و ترجمت شمس النهار (لیوش)^(۲)
 بل ما (عیسی) لم یقل او یدع
 من جانبک علاجہا لم یخج
 و مشی علی الملار السجود الریح^(۳)
 فی (یوسف) و تکلمت فی المرصع^(۴)
 بالبابلی من البیان الممنوع^(۵)
 و حدثتہ فی قلل الجبال الممنوع^(۶)

- (۱) نصب اسم الجلالة علی الاستغناء و الکلام فی الابیات الخمسة بجزءه وصف لما عاناه الاحبار و الفلاسفة من البحث
 عن حقیقة النفس فشق طریقہم کما زادوا و اجتمعا، اما الجاہلون ففی راحۃ سائرون فی المہیج ای الطریق الواسع البین ۱۲
- (۲) الضمیر فی لک یرجع الی النفس ارادہا الجوسر الالہی ۱۲
- (۳) حل الجاہل بنہض و المقصود ہنا تقدیس الروح العالی الذی نفع اللہ فی آدم ۱۲
- (۴) اراد یوسف یوسف الصدیق لما عاف و تکرم و ان النفس بلغت فیہ الکمال و اراد بالمرصع السبیل المہیج ۱۲
- (۵) اراد بالبابلی السحر اشارۃ الی قوله (ان من البیان لسحرا) ۱۲
- (۶) اشارۃ الی الحقیقة الملتہبۃ ۱۲

حتى اذا طويت ورثت خلالها
 فسمت منازلك المحفوظ منزلاً
 وخليّةً بالنخل منك عميرة
 وخطيرة قد اودعت عزز الدمي
 نظر الرئيس الى كمالك نظرة
 فراه منزلة تعترض دونها
 لولا كمالك في الرئيس) ومثله
 اللد ثبت أرضه بدعائم
 لو ان كل اخي يبراع بالغ
 ذهب الكمال سدى وضاع محله

رفع الرقيق و سره لم يرفع^(۱)
 اترعن منك و منزلاً لم تترع
 وخليّة معمورة (بالتبع)^(۲)
 وخطيرة محرومة لم تودع^(۳)
 لم تنخل من بصير اللبيب اللدوع
 قصر الحياة وحال وشك لمصرع
 لم تحسن الدنيا و لم تترع^(۴)
 هم حائط الدنيا وكن للمجمع
 شاور الرئيس اكل صاحب مضع
 في العالم المتفاوت المتنوع



يا نفس مثل الشمس انت اشعة
 فاذا طوى اللد النهار تراجعت
 لما نبيت الى المنازل غودرت
 ضجت عليك معالماً ومعاداً

في عامر واشعة في بلفع
 شتى الاشعة فالتقت في المرح
 دكا ومثلك في المنازل مائعي
 وبكت فراقك بالدموع للمبح^(۵)

(۱) ناعل طويت يعود الى النبوة والحلال الصفات والمزايا التي بقي اثرها كما بقي اثر الخمر بعد ما تزول ۱۲

(۲) التبغ - اعانم نخل اراد بها ملكاته ۱۳

(۳) الدمي - الصود او تماثيل الجبيلة - اشار بها في الايات الثلاثة المتقدمة الى تفاوت نفوس في الناس ۱۴

(۴) اى لولا كبار نفوس لما ارتقى العالم و صلت اللام والمقصود من الكمال هنا بلوغ النفس الكمال في النبوة او ما يقرب من الكمال

(باقى برص ۱۲۴)

في بعض العقبريين من الناس والرئيس منهم ۱۵

آذنتها بنومی فقالت لبيت لم
 ورداء جثمان لبست مرقم
 كم بنت وكم خفيت كانه
 اسمت من دياجه فزرعت
 فزعت وما خفيت عليها غايه
 ضرعت باد معها اليك وما درت
 انت الوفيه لا الذمام لديك مذ
 ارمعت فانهللت دموعك رقة

تصل الحبال وليتها لم تقطع
 بيد الشباب على المشيب مرقع
 ثوب المثل او لباس المرقع
 والخز الكفان اذا لم ينزع
 لكن من يرد القيامة ينزع^(۲)
 ان السفينة اقلعت في الادح
 موم ولا عهد الهوى بمضنع
 ولو استطعت اقامه لم ترمعي

بان الاجبة يوم بينك كلهم
 وذبيت بالماضي وبالمتوقع

~~~~~

(بقية حاشية ص ۱۲۳)

(۵) فاعل ضجت عائد الى المنازل اي الاجسام و معالجها منصوبتان على التمييز اراد بالمعالم ذوى النفوس الصغيرة والمعالم ذوى النفوس الكبيرة ۱۲

(حاشية صفحہ ۱۲۱)

(۱) المرقع - الكرنقال الذي يلبس الناس فيه ثيابا مزوقة ۱۲

(۲) فزعت - تاهبت او تجارت والضمير عائد الى الاجسام و اراد بالقيامة ساعة الموت ۱۲

# تتميم

للشاه ربيع الدين على قصيدة والده  
في حقيقة النفس

نظم الشاه رفيع الدين في هذه القصيدة ان الوجود هبط من المحل  
الارفع (من اللاهوت) وكان في هوية الغيب على الاطلاق، واكتشى نسبة علمية  
ومبارلازماً الحقيقة القسوى كنسبة الزوج الى الاربع وتشعبت الحقائق من موطن  
ثاني (بالتنزل) واكتست كسوة الاعراض، ثم نزلت بشؤون هي كثرة في الظاهر  
وفي نفس الامر وحدة - و اى انه امر واحد يدور شهارة وبرزجنا -

وكما ان النفس الشخصى يؤتى لها فى الدنيا والقبر والمحشر والحياة وترقى  
الى اعلى مدارج السعادة - لا كما ظن الفيلسوف انها كانت كاملة من جميع  
الوجوه هبطت من المحل الارفع وما كانت تريد الاقامة ههنا الا برهة من  
الزمان ثم استقرت بالمكان البلقع في

بل فى ابداع النفس و ابرازها من اللاهوت وتقليبها حكمة الصانع جل  
مجده - لا يعلمها الا الله والحكماء الراستخون -  
(سوانى)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سأل الحکیم عن النفوس الرضع  
وقعت فطارت لم تفرز بالمطعم  
فاجبت اکتشف بسترها عن منبع  
يبط الوجود من المحل الارفع  
مستدرجاً بتجنس و تنوع

قد حل في اطلاق غيب هوية  
عن وصمة التقييد في اية  
حتى اكتفى من نسبة علمية  
لزممت حقائق اولاً بحقيقة

قصوى كمال الزوج عند الابع

فهناك كل كان سماسياً  
عن كسوة التخليط خلواً عارياً  
لصنوف آثار التمثل حاوياً  
ثم اکتست تلك الحقائق ثانياً  
بحقائق الاعراض كالتقنع

في اللوح قد ظلت تظل بجملة  
ما استكن بروزها في وحدة  
من كل معنى تقضييه وصورة  
ثم استقرت كلها بهوية

فيها تشخصت الشيون بجمع

اوقت بها الناسوت حداً حاصراً  
وتجر الآثار فعلاً حاصراً  
ما قد حوته وانسراً او قاصراً  
متكثراً تلك الحقائق طاهراً

توحداً عند اللبيب الاروع

في دور امر واحد في دوره  
بشهادة او برزخ او غيبة  
وقيام عين او تلاحق بيئية  
وإنفس عقد جامع لشيئة

و النفس باطن جنة المنتجع  
 و كما لها لشخصي يوفى بته  
 دنيا و قبرا محشرا او جنة  
 وترى له نوعا و صنفاً وسعة  
 اتظنها رأت الاقامة برة  
 ثم استقرت بالديار البلقع  
 اوفاتها امر نرخص الله  
 اترى الحكيم البر سون غبوسه  
 كلا فان الوهم نكس رأسه  
 اتظن ان الشئ يكره نفسه  
 بهيات ذاك من المحال الا شبع

# قصيدة

للسّاه رفيع الدين

في بيان

مخرج النبي صلى الله عليه وسلم



حقيقة الالفاظ الدقيقة المعاني فيها تليحات و اشارات الى وقعة  
 المعراج الجسداني و كوائف هامة تتعلق بتلك السفارة المباركة و بيان فضائل  
 سيدنا و مولانا محمد صلى الله عليه وسلم و ظهور فطرته السالمة و تكاملته مع  
 الكليد و تخلف روح الامين عند سدرته و وصوله الى مقام القرب و وسأ  
 كساه الله تعالى في مقام القرب من اشعة ذاته و رؤيته بعيني نوره  
 و اعطاه الله دين القويم و غيره من نعم جلائل ما لها عدد و لا حد و فناؤه  
 في ذاته و فناؤه به

(سوانى)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا احمد المختار یا زین العوری  
یا کاشف الدعاء من مستنجید  
ہل کان غیرک فی اللام من ستوی  
وہتمک الروح الایمن رکابہ  
عرضتک لک الدنیا ودائی ملتہ  
فردوہم فی خبیۃ عن قصدہم  
واخترت من لبن و خمر فطرۃ  
فعدت لک الرسل العظام ترقیا  
واقتہم فی القدس بعد تجاوزہ  
وکی "الکلم" لما راک علوتہ  
وتریبت حور الجنان بشائتہ  
خلفت "روح القدس" عند السارۃ  
ادناک ربک فی منازل قرینہ  
و اتم نعمتہ علیک فلم تسئل  
القی الیک کنوز اسرار سمیت  
وسالت فینا العفو منہ شفاعتہ  
حتی اذا تم الدنو فسترت

یا خاتم الرسل ما اعداکا  
یا منجی فی الحشر ما و الا کا  
فوق البراق و جاوز الافلاکا  
فی سیرہ و استخدم الاملاکا  
نجات بنعتک بطامعین ردا کا؟  
اللہ صانک عنہم و وفا کا  
الاسلام بالہدی الیہ ہدا کا  
فعلوت مغبوطاً لہم مسرا کا  
منہم بامر اللہ اذ و لا کا  
و تنافسوک بحق فیہم ذاکا؟  
بک سیدی شوقاً الی تقیا کا  
القصوی یخاف من الجلال ہلا کا؟  
جلت لک الاکوان ثم حیاکا  
ان توثر الارفاق و الاملاکا؟  
عن حیطة الافہام اذنا جا کا  
فاجاب ربک قدر و عہبت مناکا  
منک ہویۃ فی سنا مولا کا؟

فرايته جہراً بعيني نوره  
 فكساك نورا من اشعة ذاته  
 فذاك المناصب السباغة في الوري  
 جعلت لك الاقدار و الانوار  
 اعطاك تخفيفاً وتيسيراً الى  
 وسواه ممن نعم جلالها  
 فرجعت مسروراً بها في الخيمة  
 اجريت دين الله بعد لقبوله؟  
 فلقد اتيتك سيدي مستجدياً  
 يا ليتني قد فزت منك بنظرة  
 ما كان الا الله في مجلاكا  
 انناك عنك اذابه ابقاكا  
 و خلاقته الحسن يا بشر اكا  
 الجنات و النيران في مراكا  
 دين قويم محكم لقراكا  
 عد و حد ينتهي او لاكا  
 وجميع خلق الله قد هتاك  
 و محوت راس الجبل و الاثراكا؟  
 من سيبك المدر احسن و لاكا  
 في بدر وجه نور الاملاك

